

صحة العقيدة والنظر في اخبار المهدي المنتظر
المسمى ب

حضرت امام مهدي

عليه السلام والرضوان

حضرت امام مهدي کا تعارف
قرآن و سنت اور اکابر علماء اور محدثین کے بیانات کی روشنی میں

از قلم

جناب حافظ محمد اقبال رگونی صاحب
مدیر ماہنامہ الهلال مانچسٹر

ملنے کا پتہ

حکیم الامت اکیڈمی مانچسٹر

HAKEEM UL UMMAT ACADEMY
P.O. Box No. 35 - Manchester M16 7AN. U.K.



صحة العقيدة والنظر في اخبار المهدى المنتظر
المسمى ب

امام مهدى

عليه الرحمة والرضوان

حضرت امام مهدى کا تعارف
قرآن و سنت اور اکابر علماء اور محدثین کے بیانات کی روشنی میں
از قلم

حافظ محمد اقبال رنگونی
مدیر ماہنامہ الہلال مانچسٹر
ناشر

حکیم الامت اکیڈمی

P.O. Box No: 36 Manchester M16 7AN (U.K)

اجمالی فہرست

☆..... مقدمہ

☆..... شیعہ عقیدہ میں امام مهدی کا تصور

☆..... قادیانیوں کے ہاں تصور مهدی

☆..... ظہور مهدی کے انکار کی ایک اور راہ

☆..... حضرت امام مهدی اسلامی عقیدے میں

☆..... امام مهدی کہاں اور کب آئیں گے ؟

☆..... ہر مجدوں کا معرکہ

☆..... احادیث مهدی کی حیثیت

☆..... امام بخاری اور امام مسلم نے احادیث مهدی کیوں نہیں لیں

☆..... حدیث لا مهدی الا عیسیٰ کا مطلب

☆..... کسوف و خسوف کی پیشگوئی

صحة العقيدة والنظر في اخبار المهدى المنتظر

مقدمہ

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد

دنیا کے سارے مذاہب کا اس کائنات کے خاتمہ پر اتفاق ہے کہ ایک وقت آئے گا جب اس کا رخانہ عالم کی صف لپیٹ دی جائے گی اور قیامت کا بگل بج جائے گا تاہم اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ کسی مذہب نے اس کا حتمی اور قطعی وقت نہیں بتایا اور اسے خدا کا ہی علم خاص بتلایا البتہ اپنے اپنے دور میں اس وقت کے قریب ہونے والے کچھ اہم واقعات کی خبر ضرور دی ہے

جب حضور اکرم نبی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ پر قرآن کریم اترنا تو آپ نے بھی اس بات کی خبر دی کہ یہ جہاں ایک دن ختم کر دیا جائے گا اور جب کوئی آدمی آپ سے اس کا وقت پوچھتا تو آپ فرما دیتے کہ اس کا حتمی علم سوائے اللہ کے اور کسی کو نہیں ہے

حدیث کی کتابوں میں حدیث جبرئیل بڑی مشہور حدیث ہے ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک انسانی شکل میں تشریف لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام ایمان احسان اور قیامت کے بارے میں سوال کیا اور آپ نے ان کے جوابات دئے محدثین کے بیان کے مطابق یہ واقعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری دنوں میں پیش آیا تھا تا کہ سوال و جواب کی صورت میں دین کا خلاصہ آپ کی امت کے آگے پیش کر دیا جائے اور آخر میں آپ ﷺ نے بتا دیا کہ سائل حضرت جبرئیل تھے ہذا جبرئیل جاء يعلم الناس دينهم (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۲)

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور قیامت کب آئے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

ماالمستول عنها باعلم من السائل

(ترجمہ) جس سے بھی یہ پوچھا جائے وہ بھی پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا

اس میں آنحضرت ﷺ نے واضح کر دیا کہ اس دنیا کی صف کے لپیٹے جانے کی آخری گھڑی کا علم اللہ رب العزت کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہے وہی جانتا ہے کہ اس نے کب اس صف کو لپیٹنا ہے اس کا علم نہ کسی مقرب فرشتے کو ہے نہ کسی نبی مرسل کو اس گھڑی کا پتہ دیا گیا۔

اس واقعہ میں سائل حضرت جبرئیل امین تھے اور مجیب حاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تھے اسی طرح کا ایک واقعہ اس سے بہت پہلے حضرت جبرئیل اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان بھی پیش آچکا تھا فرق یہ تھا کہ اُس واقعہ میں سائل حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے اور مجیب حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے۔ مفسر قرآن حضرت امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ (۶۷۱ھ) لکھتے ہیں

فاما وقتها فلا يعلمه الا الله وفي حديث جبرئيل ماالمستول عنها باعلم من السائل .. الحديث خرجه مسلم وكذلك روى الشعبي قال لقي جبرئيل عيسى عليه السلام فقال له عيسى متى الساعة فانتفض جبرئيل عليه السلام في اجنحته وقال ماالمستول عنها باعلم من السائل ثقلت في السموات والارض لاتاتيكم الا بغتة (التذكرة ج ۲ ص ۳۰۷)

رہا قیامت کا وقت تو اس کا علم اللہ ہی کے پاس ہے حدیث جبرئیل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس سے پوچھتا ہے وہ بھی پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا اسی طرح امام شعبی نے روایت کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت جبرئیل امین سے قیامت کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت جبرئیل نے اپنے پروں کو زور سے ہلایا اور انہوں نے بھی یہی جواب دیا اور فرمایا وہ بھاری بات ہے آسمانوں اور زمین میں جب تم پر آئے گی بے خبری میں آئے گی۔

شارح بخاری حضرت علامہ بدر الدین عینیؒ (۸۵۵ھ) نے بھی شرح بخاری میں یہ روایت نقل کی ہے (دیکھئے عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۱ ص ۲۹۱) اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت جبرئیل باوجودیکہ سید الملائکہ ہیں اور خدا کا بہت ہی زیادہ قرب پائے ہوئے ہیں پھر بھی علم قیامت اور اس کی آخری گھڑی سے ناواقف ہیں اور انہیں یہ کہنے میں کوئی چیز مانع نہیں آئی کہ جس طرح سائل اس سے بے خبر ہے اسی طرح مسئول بھی اس کا علم نہیں رکھتا۔ خود قرآن کریم نے بھی علم قیامت کے بارے میں مختلف مقامات پر اسکی صراحت کی ہے اور صاف لفظوں میں ارشاد فرمایا ہے۔

قل انما العلم عند الله وانما انا نذير مبين (پ ۲۹ الملک ۲۶)

(ترجمہ) آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم اللہ ہی کے پاس ہے اور میرا کام تو ڈرنا دینا ہے کھول کھول کر

قل انما علمها عند ربی لا جلیلیہا لوقتها الا هو (پ ۱۹ الاعراف ۱۸۷)

(ترجمہ) آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہی ہے وہی کھول دکھائے اس کو اپنے وقت پر وہ بھاری بات ہے آسمانوں اور زمین میں جب تم پر آئے گی بے خبری میں آئے گی

ہاں قرآن کریم نے قیامت سے پہلے اور قیامت کے قریب ہونے والے کچھ واقعات و حوادث کا پتہ ضرور دیا ہے اور پھر سرورِ دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی بہت ساری نشانیاں بتلائی ہیں حدیث جبرئیل میں اس سوال کے جواب میں کہ قیامت کی علامات کیا ہیں آپ نے چند علامتوں کو بیان فرمایا پھر آپ مختلف اوقات میں اور بھی علامات سے اپنی امت کو خبردار فرماتے رہے حدیث کی کتابوں میں ”علامات الساعة“ کے عنوان تلے قیامت کی بہت سی علامتیں موجود ہیں ان میں سے کچھ نشانیاں ایسی ہیں جنہیں علامات صغریٰ کہا جاتا ہے اور کچھ علامات ایسی ہیں جنہیں علامات کبریٰ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یہ دونوں قسم کی علامات حدیث کی کتابوں میں پائی جاتی ہیں اور کئی ائمہ حدیث و تفسیر نے ان علامات کو مستقل کتابوں کی صورت میں بھی تالیف کیا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت سے پہلے ہونے والے جن واقعات اور حوادث کی پیشگوئی فرمائی ہے وہ قیامت سے پہلے وجود میں آ کر رہیں گی۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ حضور کی دی پیشگوئی وجود میں نہ آئے اور قیامت آ جائے ایسا ہرگز نہیں ہوگا قیامت سے پہلے یہ ساری پیشگوئیاں (وہ علامات صغریٰ ہوں یا علامات کبریٰ) اپنی پوری شان کے ساتھ سامنے آئیں گی اور جس طرح کی آپ نے پیش گوئی فرمائی ہے ٹھیک اسی طرح وقوع میں آ کر رہے گی۔

لیکن جب قیامت بالکل قریب آ لگے گی اس وقت یہ علامات بالکل قریب قریب ظاہر ہوں گی یہ گویا اس بات کی علامت ہوگی کہ اب وہ وقت جسے قیامت کہا جاتا ہے دور نہیں رہا اور عنقریب کائنات کی صف پٹی جانے والی ہے حدیث میں ان علامتوں کا ذکر بھی ملتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دوسرے کے متصل بتایا ہے

انہی علامتوں میں سے دنیا کے آخر میں ایک امام مہدی حضرت امام مہدی علیہ الرحمۃ والرضوان کا خر و ج و ظہور بھی ہے حضرت امام مہدی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے ایک فرد ہونگے جو قرب قیامت ظاہر ہونگے ان کی علامتیں بھی خود حضور ﷺ نے بتائی ہیں یہ گویا اس بات کا اعلان ہوگا کہ دنیا اب اپنے انجام کو پہنچ رہی ہے حضرت علامہ امام سفاریؒ (۱۱۸۸ھ) آپ کے ظہور کو قیامت کی بڑی نشانیوں میں بیان کرتے ہیں

ای من العلامات العظمیٰ وہی اولها ان یتظہر الامام المقتدی الخاتم للائمة..... محمد المہدی (لوائح الانوار المہدیہ ج ۲ ص ۶۷)

یعنی قیامت کی بڑی اور اولین نشانیوں میں سے پہلی خاتم الامم محمد مہدی کا ظہور ہے حضرت امام مہدی کے بارے میں یہ بیان کسی خیال اور کہانی کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ یہ حضور ﷺ کے متعدد ارشادات کی روشنی میں دیا گیا ہے جو اصولِ محدثین کی رو سے تو اتر کا درجہ رکھتا ہے اور حضور ﷺ کے ان بیانات کو نقل کرنے والے صحابہ کرام کی ایک بڑی تعداد ہے پھر یہ بیانات جب محدثین کے سامنے آئے تو انہوں نے اس کی پوری تحقیق کی اسے ہر پہلو سے پرکھا اور بتایا کہ ظہور مہدی کی احادیث صحیح اور حسن مختلف مراتب کی ہیں بیشک ان روایات میں ایک بڑی تعداد ضعیف احادیث کی بھی ہے تاہم یہ اصولاً لائق قبول ہیں بشرطیکہ ان میں سے کوئی کسی صحیح روایت سے نہ ٹکرائی ہو یا درہے کہ اونچے درجہ کے محدثین نے انہیں اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے اور اس پر کوئی رد و انکار نہیں کیا بلکہ محدثین نے اس پر باب باندھے ہیں اسلئے بقول علامہ سفاریؒ ان پر ایمان لانا واجب ہے محدث شہیر حضرت مولانا سید بدر عالم مہاجر مدنی (۱۳۸۵ھ) علامہ سفاریؒ کے حوالہ سے لکھتے ہیں

امام مہدی کے خر و ج کی روایتیں اتنی کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ اس کو تو اتر معنوی کی حد تک کہا جاسکتا ہے اور یہ بات علماء اہل سنت کے درمیان اس درجہ مشہور ہے کہ اہل سنت کے عقائد میں ایک عقیدے کی حیثیت سے شمار کی گئی ہے ابو نعیم ابوداؤد ترمذی نسائی وغیرہم (جیسے محدثین) نے صحابہ و تابعین سے اس باب میں متعدد روایتیں بیان کیں ہیں جن کے مجموعے سے امام مہدی کی آمد کا قطعی یقین حاصل ہو جاتا ہے لہذا امام مہدی کی تشریف آوری پر حسب بیان علماء اور حسب عقائد اہل سنت والجماعت یقین کرنا ضروری ہے (ترجمان السنۃ جلد ۴ ص ۳۷۷)

شیخ الحدیث و التفسیر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی قدس سرہ اسلامی عقائد کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں اہل سنت والجماعت کے عقائد میں سے ہے کہ امام مہدی کا ظہور اخیر زمانہ میں حق اور صدق ہے اس پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے اس لئے کہ امام مہدی کا ظہور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اگرچہ اس کی بعض تفصیلات اخبار آحاد سے ثابت ہوں عہد و صحابہ و تابعین سے لے کر اس وقت تک امام مہدی کے ظہور کو مشرق و مغرب میں ہر طبقہ کے مسلمان علماء اور صلحاء عوام اور خواص ہر قرن ہر عصر میں نقل کرتے چلے آئے ہیں (عقائد الاسلام ص ۱۲۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دی یہ پیشگوئی کہ قرب قیامت مہدی کا ظہور ہوگا تو اس سے مراد کون ہیں؟ اس کا جواب خود حضور ﷺ نے دے دیا اور ان کا نام و نسب اور حلیہ و عمل سب کچھ بتا دیا مگر پھر بھی بعض لوگ اپنی اغراض کے تحت راہِ صواب سے بھٹک گئے اور اپنے اپنے خیال کے مطابق ایک ایک مہدی بنالائے آپ اگر ان کا تجزیہ کریں اور حضور ﷺ کے ارشاد کی رو سے ان کو جانچیں تو آپ پر یہ حقیقت کھل جائے گی کہ جن لوگوں نے مہدی ہونے کے دعویٰ کئے پانچکے متعلق یہ کہا گیا کہ وہ مہدی تھے آپسے سب دعویٰ غلط تھے اور اس پر عقیدہ کی بناء رکھنا بھی غلط در غلط تھا اس لئے ان کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ واقعی وہی مہدی تھے کسی صورت لائق تسلیم نہیں رہتا اسلئے کہ وہ اس معیار پر پورے نہیں اترتے جو معیار خاتم النبیین ﷺ نے بتایا ہے۔

حضرت امام مہدی کے بارے میں اس وقت چار مختلف عقائد و نظریات ہمارے سامنے ہیں ان میں سے دو گروہ اس عقیدہ پر ہیں کہ مہدی آپکا ہے اسلئے اب

کسی اور مہدی کے انتظار کی کوئی ضرورت نہیں پھر ان میں سے کچھ لوگ امام مہدی کے انتظار میں ایک غار کے باہر ڈیرہ لگائے بیٹھے ہیں ایک تیسرا گروہ مہدی کے ظہور کا منکر ہے اور وہ نہ صرف خود تذبذب میں مبتلا ہے بلکہ عام مسلمانوں میں بھی یہ تذبذب کی فضا قائم کرنا وقت کی ضرورت جانتا ہے جبکہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ان سب سے مختلف ہے اور وہ اپنے اس عقیدہ پر کتاب و سنت کے دلائل کے ساتھ ساتھ اکابرین اسلام کی تصریحات بھی رکھتا ہے آئیے ہم دیکھیں کہ ان میں سے کس کا عقیدہ قرآن و سنت اور نقل و عقل کی رو سے درست ہے اور کون غلط راہ پر جا پڑا ہے۔

فقط..... محمد اقبال عفا اللہ عنہ
(۳ جولائی ۲۰۰۳ء)

شیعہ عقیدہ میں حضرت مہدی کا تصور

شیعہ عقیدہ میں حضرت مہدی کا تصور یہ ہے کہ آپ گیارہویں امام کے ہاں آج سے ۱۳ سو سال قبل پیدا ہوئے اور دو ڈھائی یا پانچ سال کی عمر میں (۲۶۰ھ میں) عراق کے ایک غار میں جا کر غائب ہو گئے اپنی غیبت صغریٰ کے ختم ہونے پر وہ صرف ایک دفعہ باہر آئے اور اب وہ اپنی غیبت کبریٰ کا دور پورا کر رہے ہیں اور آج تک باہر نہیں آ سکے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ وہ غائب ہونے والے مہدی قرب قیامت اس غار سے ظاہر ہونگے اور دنیا کا چارج اپنے ہاتھ میں لے کر دشمنان اہل بیت کا حساب و کتاب کریں گے شیعہ عالم سید آل محمد نقوی مہر جانی امام غائب مہدی کا سلسلہ نسب یہ بتاتے ہیں

محمد بن امام حسن عسکری علیہ السلام بن امام علی نقی بن امام محمد تقی بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر بن امام محمد باقی بن امام زین العابدین بن امام حسین بن حضرت علی علیہ السلام..... علماء نے تاریخ ولادت ۸ شعبان اور بعض نے ۲۳ رمضان اور کچھ نے ۲۵۶ھ بتایا ہے آپ دارالصعلیک (سامرہ) میں اپنے آبائی مکان میں بوقت فجر بروز جمعہ پیدا ہوئے۔ (گوہر یگانہ ص ۱۵ مصدقہ علامہ جزائری محفوظ بک ایچ سی مارٹن روڈ کراچی)

ایران کے شیعہ عالم ڈاکٹر موسیٰ الموسوی لکھتے ہیں

امامیہ شیعہ کا عقیدہ ہے کہ جب ان کے گیارہویں امام (امام حسن عسکری) ۲۶۰ھ میں فوت ہوئے تو ان کا محمد نامی ایک پانچ سالہ بیٹا تھا وہی مہدی منتظر ہے جب کہ بعض دوسری روایات کے مطابق مہدی اپنے والد امام حسن عسکری کی وفات کے بعد پیدا ہوئے حقیقت کچھ بھی ہو مہدی نے منصب امامت اپنے والد کی وفات کے بعد اور انکی تصریح کے مطابق پایا وہ پورے ۶۵ برس کی مدت تک نگاہوں سے پوشیدہ ہی رہے اس دوران شیعہ ان نمائندوں کے ذریعہ ان سے رابطہ قائم کرتے تھے جنہیں خود امام نے اس مقصد کیلئے مقرر کیا ہوا تھا یہ نمائندے عثمان بن سعید العمری انکے بیٹے محمد بن عثمان اور حسین بن روح اور آخر میں علی بن محمد السمری تھے یہ چاروں النواب الخاص (خاص نمائندوں) کے لقب سے ملقب ہوئے اور اس مدت کو غیبت صغریٰ کا زمانہ کہا جاتا ہے ۳۲۹ھ میں علی بن محمد کی وفات سے چند مہینے پہلے پیشتر امام مہدی کے دستخط کے ساتھ اسے یک رقعہ ملا جس میں تحریر تھا

لقد وقعت الغيبة الكبرى فلا ظهور الا بعد ان ياذن الله فمن ادعى رؤيتي فهو كذاب مفتر غيبت واقع ہوگی اب اللہ تعالیٰ کے حکم کے بعد ہی ظہور ہوگا لہذا جو شخص مجھے دیکھنے کا دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا اور فریب خوردہ ہے یہی سال غیبت کبریٰ کا آغاز تھا اس وقت سے شیعہ کا امام کے ساتھ بلا واسطہ اور بالواسطہ رابطہ منقطع ہے حتیٰ کہ اگر کوئی اس کا دعویٰ بھی کرے تو شیعہ امام مہدی کی جانب سے آنے والے آخری خط میں موجود تصریح کے بموجب اسے جھوٹا سمجھتے ہیں

امامیہ شیعہ کے امام مہدی کے متعلق عقیدہ کا یہ خلاصہ ہے اور شیعہ ہر سال پندرہ شعبان کو امام مہدی کی ولادت کے مناسبت سے بہت بڑا جشن مناتے ہیں صرف یہی امام ہیں جن کا شیعہ کے ہاں صرف یوم ولادت منایا جاتا ہے ورنہ دوسرے ائمہ کا یوم ولادت اور یوم وفات دونوں منائے

جاتے ہیں (اصلاح شیعہ ص ۱۱۲-اردو)

علامہ سید آل محمد نقوی نے اپنی کتاب گوہر یگانہ کے ص ۱۸ پر امام مہدی کی آخری توقیع نقل کی ہے جو بقول انکے امام مہدی نے اپنے آخری خاص نائب علی بن محمد سمیری (۳۲۹ھ) کے نام لکھی تھی معروف شیعہ عالم ملا باقر مجلسی نے تذکرہ الائمہ میں امام مہدی کے متعلق لکھا ہے کہ امام حسن عسکری نے اپنے بیٹے کو صرف خاص خاص شیعوں کیلئے ظاہر کیا لوگ ان سے سوال کرتے وہ ان کا جواب دیتے یہ معاملہ تقریباً ۳ سال تک رہا اور اس مدت کو غیبت صغری کہا جاتا ہے اور اسکے بعد سے لے کر انکے ظہور تک کے زمانہ کو غیبت کبری کہا جاتا ہے۔ (دیکھئے تذکرۃ الائمہ ص ۱۱۲۹ از ملا باقر مجلسی)

شیعہ علماء کہتے ہیں کہ امام مہدی اپنے باپ کے انتقال پر سامنے نہ تھے غیبت میں تھے جو نبی جناب حسن عسکری نے وفات پائی اور نماز جنازہ کی باری آئی تو اچانک کہیں سے ایک بچہ نمودار ہو گیا اور اسی نے نماز جنازہ پڑھائی اور پھر فوراً غائب ہو گیا وہ بچہ یہی مہدی تھا شیعہ عالم سید آل محمد نقوی کا یہ بیان دیکھئے۔ ۸ ربیع الاول ۲۶۰ کو زہر معتمد عباس سے بمقام سامرہ امام حسن عسکری نے شہادت پائی معتمد نے ظاہر داری سے خون ناحق چھپانے کیلئے اظہار ملال کیا سامرہ میں یوم غم ہوا ستر ہزار مجمع نماز جنازہ میں شریک ہوا حکم شاہی سے جب قاضی محمود نماز پڑھانے کیلئے بڑھا تو جعفر بن امام علی نقی خود نماز پڑھانے کیلئے صف کے آگے کھڑے ہو گئے ناگاہ ایک کم سن بچہ نے جعفر کی عبا کا دامن پکڑ کر علیحدہ کر دیا چچا بٹنے امام کی نماز امام پڑھا سکتا ہے یہ فرما کر خود نماز پڑھائی اور عصمت سرا میں فوراً چلا گیا (گوہر یگانہ ص ۱۶) تہران سے شائع ہونے والی کتاب چہارہ معصوم کے بیان کے مطابق امام مہدی نے اپنے اس غیبت صغری کے دور میں لوگوں کی طرف سے دئے گئے تحفے تحائف بھی قبول کئے ہیں (چہارہ معصوم ص ۶۰)

اس کا حاصل یہ ہے کہ غائب ہونے والے امام مہدی اپنے بالکل بچپن میں عراق کے ایک غار میں غائب ہو گئے ہیں اور وہ ایک وقت تک تو خاص خاص لوگوں سے ملتے رہے مگر بعد میں یہ ملاقات بھی ختم کر دی گئی اب نہ انہیں کوئی دیکھ سکتا ہے نہ ان سے کسی کو مجال ملاقات ہے آپ اب اپنے ظہور پر ہی لوگوں سے ملیں گے اور انکو شرف زیارت دیں گے۔

شیعہ عقیدہ کی رو سے امام مہدی کا ظہور کب مقدر تھا؟

شیعہ عقیدہ کے مطابق ان کے امام مہدی کا ظہور ۷ ہجری میں ہو جانا تھا مگر ایسا کس لئے نہ ہوا اسے انکی حدیث کی کتاب اصول کافی سے سنئے۔ امام باقر کے نام پر یہ بیان دیا گیا ہے کہ

یا ثابت ان الله تبارك وتعالى قد كان وقت هذا الامر في السبعين فلما قتل الحسين صلوات الله عليه اشتد غضب الله تعالى على اهل الارض فاخره الى اربعين ومائة فحدثنا فاذا عتم الحديث فكشفتهم قناع الستر ولم يجعل الله له بعد ذلك وقتا عندنا (الشافی ترجمہ اصول کافی ج ۲ ص ۳۵۳ کتاب الحجۃ)

(ترجمہ) ۱۷۰ ثابت اللہ نے امام مہدی کے ظہور کا وقت ۷۰ ہجری رکھا تھا مگر جب حضرت حسین کو شہید کر دیا گیا تو اللہ کا غصہ زمین والوں پر ہوا پھر اس کو ۱۴۰ھ تک مؤخر کر دیا پس جب ہم نے تم سے یہ بات کہی تو تم نے اپنے رازوں کو فاش کر دیا اب خدا نے اسکا کوئی وقت معین نہ کیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ امام مہدی کا ظہور حضور ﷺ کے زمانہ سے بالکل قریب رکھا گیا تھا اور خدا کا یہ فیصلہ تھا کہ امام مہدی کو ۷۰ ہجری میں ظاہر کر دیں مگر چونکہ درمیان میں امام حسین کی شہادت کا غمناک واقعہ پیش آ گیا اسلئے اللہ نے ان کے ظہور کو مؤخر کر دیا اور اب معاملہ بایں جارسید کہ کسی کو کچھ پتہ نہیں ہے کہ وہ کب باہر نکلیں گے۔

اصول کافی کے شارح معروف شیعہ عالم ملا خلیل قزوینی لکھتے ہیں

اس قدر معلوم ہے کہ اگر قتل حسین نہ ہوتا تو یہ ظہور ۷۰ھ میں ہوتا اور شیعہ اسرار امامت فاش نہ کرتے تو ۱۴۰ھ میں ہو جاتا (ایضاً ص ۳۵۵) تاہم شیعہ دوستوں کیلئے یہ بات لائق غور طلب ہے کہ اگر امام مہدی کے ظہور کا وقت ۷۰ یا ۱۴۰ ہجری بھی ہو تو کیا انکے والد محترم سے پہلے ان کا ظہور ہونا مقدر تھا کیونکہ انکے والد کی پیدائش ۲۳۲ھ میں ہوئی ہے ظاہر ہے کہ عقل سلیم اسے تسلیم کرنے کیلئے کبھی تیار نہیں۔ بہر حال شیعہ عقیدہ کے مطابق امام مہدی ایک غار میں غائب ہوئے ہیں اور وقت آنے پر ظاہر ہو جائیں گے تاہم سوال یہ ہے کہ امام مہدی کی یہ غیبت کتنا عرصہ رہے گی مسئلہ کی نزاکت کے پیش نظر کسی نے امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ سے پوچھا۔

یا امیر المؤمنین وکم تكون الحيرة والغيبة قال ستة ايام او ستة اشهر او ست سنين (الشافی ترجمہ اصول کافی ج ۲ ص ۲۹۴۔ کتاب الحجۃ فی الغیبة)

(ترجمہ) ۱۷۰ امیر المؤمنین یہ حیرت اور غائب رہنا کتنے دن رہے گا فرمایا ۶ دن یا چھ مہینے یا چھ سال۔ حضرت امام مہدی کی غیبت کے یہ دن بھی ختم ہو چکے آپ کا (اپنے غیبت کبری کے چھ دن ہوں یا چھ ماہ یا) چھ صدیوں کے بعد بھی ظہور نہیں ہوا اس سے پتہ

چلتا ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ کے نام پر چلائی گئی یہ روایت بھی اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتی آپ کے نام پر نہیں منسوب کر دی گئی ہے پھر شیعہ روایات میں حضرت امام باقر کے نام سے یہ بات درج کی گئی ہے کہ ان کا ظہور اس وقت ہوگا جب نفس زکیہ کی شہادت ہوگی لیس بین القائم وقتل النفس الزکیة اکثر من خمس عشرة ليلة (کشف الغمہ ج ۲ ص ۴۶۰ علامات قیام القائد) امام قائم اور نفس زکیہ کی شہادت کے ظہور کے درمیان پندرہ دنوں سے زیادہ کا عرصہ نہ ہوگا۔

شیعہ روایات کے مطابق نفس زکیہ کی شہادت ۱۴۵ھ میں ہو چکی ہے اب اس واقعہ کو بیٹے ہوئے تقریباً ۱۳۰۰ سال ہو رہے ہیں مگر ابھی تک نہ ان کا ظہور ہوا اور نہ کسی شیعہ عالم نے ان کے اس دور میں ظہور کرنے کی خبر اور اطلاع دی ہے اسلئے یہ روایت بھی اپنے اندر کوئی بنیاد نہیں رکھتی

شیعہ کے امام مہدی عراق میں غائب ہو گئے ہیں

شیعہ علماء کا بیان ہے کہ ان کے امام مہدی عراق کے علاقہ سامرا میں اپنے والد امام حسن عسکری کی قبر کے آس پاس ہی کہیں غائب ہوئے ہیں علامہ عماد الدین حسین اصفہانی لکھتے ہیں

در سامرا قبر امامین ہما میں حضرت ہادی و حضرت عسکری متوفی ۲۶۰ھ و سرداب غیبت حجت بن الحسن ع در کنار آں بارگاہ قرار گرفته در سامرا در صحن بزرگ است (چہارده معصوم ج ۲ ص ۶۶۷)

سامرا میں دو بزرگ امام حضرت ہادی اور حضرت امام عسکری کی قبر ہے آپ کے بیٹے حضرت حجت (مہدی) کے غائب ہونے والا تہہ خانہ اسی درگاہ کے قریب میں بڑے صحن کے اندر ہے

بعض شیعہ اس غار کے قریب روزانہ حاضری دیتے ہیں اور یہاں کھڑے کھڑے غائب ہو جانے والے مہدی کو پکارتے ہیں کہ جلدی آجائے بعد ازاں واپس چلے جاتے ہیں ان کا خیال ہے کہ غائب ہونے والے مہدی ان کے اس صدا کو ضرور سنتے ہیں تاہم وہ ابھی باہر آنے کیلئے تیار نہیں ہیں علامہ سید برزنجی (۱۱۰۳ھ) لکھتے ہیں

وہم ينتظرونہ کل يوم ويقفون بالخیل علی السرداب ویصیحون به أن اخرج یا مولانا اخرج یا مولانا ثم يرجعون بالخیبة والحرمان فهذا دأبهم (الاشاعة ص ۱۱۲)

حافظ ابن کثیر (۷۴۷ھ) نے اپنی معروف کتاب البدایہ والنہایہ میں ۶۰۰ ہجری کے حالات بیان کرتے ہوئے بغداد کے ایک ایسے تاجر کا ذکر کیا ہے جو ہر جمعہ کے دن فوجی لباس پہن کر اور اپنے بدن پر ہتھیار سجا کر تیار رہتا تھا کہ ابھی امام مہدی نکلیں گے اور وہ ان کے ساتھ ہو کر جنگ و جدال کرے گا جبکہ دوسرے لوگ جمعہ کی نماز میں ہوتے تھے

التاجر البغدادی الرافضی کان فی کل جمعة یلبس لامة الحرب ویقف خلف باب داره والباب مجاف علیہ والناس فی صلوة الجمعة وهو ان ینتظر ان یرج صاحب الزمان من سرداب سامراء یعنی محمد بن الحسن العسکری لیمیل بسیفہ فی الناس نصرة للمہدی (دیکھئے البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۴۳)

شیعہ روایات کے مطابق امام مہدی کیوں غائب ہو گئے؟

شیعہ کے اثنا عشری لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ان کے امام مہدی کے غائب ہونے کی وجہ ان کا خوف تھا یعنی آپ کو ڈر تھا کہ کہیں لوگ انہیں قتل نہ کر دیں اسلئے ان کا اس قدر طویل عرصہ چھپا رہنا ہی ان کے لئے بہتر ہے امام جعفر صادق کے نام سے یہ روایت پیش کی جاتی ہے کہ

ان للغلام غیبة قبل ان یقوم قال قلت ولم قال یخاف واوما الی بیدہ الی بطنہ ثم قال یا زرارۃ وهو المنتظر (الثانی ج ۲ ص ۲۹۲)

بیشک بچے کیلئے ظاہر ہونے سے پہلے تک غائب رہنا ہی ہے میں نے پوچھا کہ ایسا کیوں کہا کہ خوف ہے اور آپ نے اپنے پیٹ کی جانب اشارہ کیا پھر کہا کہ اے زرارہ وہی (مہدی) منتظر ہے

حاصل اس کا یہ ہے کہ شیعہ عقیدہ کے مطابق حضرت مہدی بالکل بچپن میں دشمنوں کے ڈر اور خوف اور ان کے ہاتھوں قتل ہونے کے ڈر سے عراق کے ایک غار میں جا کر چھپ گئے اور ان کی یہ غیبت کوئی ایک دو سال تک محیط نہیں تیرہ ساڑھے تیرہ سو سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور ان کے ظہور کا اب تک کوئی اتہ پتہ نہیں ہے۔

غائب ہونے والے حضرت مہدی کے پاس قرآن کا اصلی نسخہ ہے

شیعہ روایات اور پھر اسکی رو سے شیعہ عقیدہ یہ ہے کہ انکے امام مہدی جب غائب ہونے لگے تو اپنے ہمراہ خدا کا وہ قرآن لے کر چلے گئے جو بقول ان کے اصلی اور حقیقی تھا اور یہ وہ قرآن تھا جو حضرت جبرئیل حضور کے پاس لے کر آئے تھے یہ اصلی قرآن امام مہدی کے پاس پہنچ گیا چونکہ انہوں نے غائب ہونا تھا اسلئے یہ اصلی قرآن لے کر وہ چلے گئے اب اس اصلی قرآن کی زیارت سے لوگ اس وقت مشرف ہونگے جب وہ خود اسے لے کر ظاہر ہونگے اس سے پہلے کسی کو اصلی قرآن کی زیارت نہ ہو سکے گی۔ یہ کوئی افسانوی قصہ نہیں ہے شیعہ حضرات کے اونچے درجے کی حدیث کی کتاب اصول کافی میں امام جعفر صادق کے نام سے یہ بات لکھی گئی ہے

عن عبد الله عليه السلام قال ان القرآن الذي جاء به جبرئيل الى محمد صلى الله عليه وسلم سبعة عشر الف آيات (الثاني ترجمہ اصول کافی ج ۵ ص ۳۱۲)

جو قرآن حضرت جبرئیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں

ظاہر ہے کہ شیعہ روایت کی رو سے موجودہ قرآن ناقص ہے کامل نہیں کیونکہ اس میں تقریباً ساڑھے دس ہزار آیت کی کمی ہے سواصل قرآن مہدی کے پاس ہی ہے اور وہی اسے لے کر آئیں گے گویا موجودہ قرآن وہ قرآن نہیں ہے جو حضور پر نبییس (23) سال اترتا رہا اور جسے حضور اپنی نمازوں میں پڑھتے رہے

علامہ نعمت اللہ جزائری علامہ طبرسی اور ملا باقر مجلسی نے اس سلسلے میں ائمہ اہل بیت کے نام سے بہت سی روایات نقل کیں ہیں اور بتایا ہے کہ اصلی قرآن حضرت علی مرتضیٰ کے پاس جمع تھا اور انہوں نے اعلان کر دیا تھا کہ اب اس قرآن کو تم لوگ تا ظہور قائم آل محمد نہ دیکھو گے (جلاء العیون مترجم ص ۲۶۷) علامہ جزائری نے آگے یہ لکھا ہے

وفي ذلك القرآن زيادات كثيرة وهو خال عن التحريف (انوار نعمانی ص ۲۳۷)

وہ قرآن جو مہدی کے پاس ہے اس میں بہت سی آیات زیادہ ہیں (جو اس قرآن میں نہیں ہیں) اور وہ تحریف سے پاک ہوگا جس کا معنی یہ ہے کہ موجودہ قرآن تحریف سے پاک نہیں ہے۔ علامہ طبرسی نے تو اس صحیفہ کا عرض و طول بھی لکھا ہے نیز یہ بھی بتایا ہے کہ اسکے علاوہ انکے پاس اور کیا کیا چیزیں ہونگے موصوف لکھتے ہیں

ویکون عنده سلاح رسول الله وسيفه ذو الفقار وتكون عنده صحيفة فيها اسماء شيعته الى يوم القيامة فيها اسماء اعدائه الى يوم القيامة ويكون عنده الجامعة وهي صحيفة طولها سبعون ذراعاً فيها ما يحتاج اليه ولد آدم ويكون عنده الجفر الاكبر والاصغر وهو اهاب كبش فيها جميع العلوم حتى ارش الخراش وحتى الجلدة ونصف الجلدة وثلاث الجلدة ويكون عنده مصحف فاطمة عليها السلام (احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۲۳۱ مطبوعہ ایران) یعنی انکے پاس رسول اللہ کے ہتھیار اور ذوالفقار تلوار ہوگی انکے پاس ایک صحیفہ ہوگا جس میں قیامت تک آنے والے شیعوں کے نام ہونگے نیز ایک اور صحیفہ ہوگا جس میں انکے دشمنوں کے نام ہونگے اور جامعہ نامی صحیفہ ہوگا جس کی لمبائی ستر گز ہوگی اس میں اولاد آدم کے تمام مسائل کا حل ہوگا انکے پاس حفرا کبرا صغرا ہوگا وہ ایک مینڈھا کی کھال ہے جس میں تمام علوم ہونگے حتیٰ کہ خراش کی سزا مکمل حد یا آدھی یا اسکا تہائی حصہ یہ سب لکھا ہوگا اور نیز انکے پاس حضرت فاطمہ کا مصحف ہوگا

شیعہ عقیدہ کی رو سے امام مہدی بلا مغرب پر حکومت کر رہے ہیں

یہاں یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ شیعہ محدثین کے مطابق انکے امام مہدی ایک جزیرے میں موجود ہیں اور وہ وہاں کے لوگوں پر حکومت بھی کرتے ہیں اور انکے نام کا سکہ اور پیسہ بھی باقاعدہ چلتا ہے ملا باقر مجلسی نے نزہۃ الناظر کے حوالہ سے یہ قصہ لکھا ہے کہ امام مہدی کا مکان بلا مغرب کے جزیروں میں سے ایک میں موجود ہے اور انہی جزیروں میں سے ایک پر حضور ﷺ کے بیٹے طاہر اور قاسم بھی حکمراں ہیں اور وہاں ان کی حکومت چلتی ہے امروز مکان حضرت اولوالامرد جزائر مغرب است کہ آنرا علمیه خوانند و ہر یک از اولاد ذکور آنحضرت طاہر و قاسم در جزیرہ از آن جزائر حاکم اند (تذکرۃ الائمہ ص ۱۴۰)

ملا صاحب نے اسکی دلیل میں لکھا ہے کہ ملک شام کے حزیں نامی ایک شہر کے شیعہ سید صالح نے انہیں خود بتایا کہ انہوں نے مکہ کے بازار میں ایک آدمی کو پھرتے دیکھا اسکے پاس سونا تھا وہ بیچنا چاہتا تھا مگر کوئی اسے لینے کیلئے تیار نہ تھا انہوں نے اسے دیکھنے کی خواہش کی وہ درہم تھے ان درہموں پر یہ لکھا ہوا تھا

﴿الله ربنا و محمد نبیینا و المہدی امامنا﴾

میں نے جب یہ بات دیکھی تو میں نے ان سے انکی جگہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ

پادشاہیت کہ نام او مہدی است و ایں سکہ بنام مبارک او است و عمر بسیار دارد و من گفتم کہ کیست ایں مہدی و از کدام طائفہ است انگشت بلب

گزارشت کہ حرف مزین اگر تو شیعہ ای میدانی (تذکرۃ الائمہ ص ۱۴۱)

ہمارے بادشاہ کا نام مہدی ہے اور یہ سکھانے نام سے چلتا ہے انکی عمر بہت زیادہ ہے میں نے کہا کہ وہ کون سے مہدی ہیں اور کس گروہ سے ان کا تعلق ہے اس نے انکی اپنے ہونٹوں پر رکھ دی اور کہا کہ خاموش رہو اگر تو شیعہ ہے تو جان جائے گا صاحب انوار نعمانیہ علامہ نعمت اللہ جزائری نے ملا فتح اللہ کاشانی کے حوالہ سے بھی اس قسم کا ایک قصہ لکھا ہے جس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ غائب ہونے والے امام مہدی کی پانچ اولاد ہیں اور وہ پانچ جگہوں کے حاکم ہیں اور ان علاقوں میں صرف شیعہ ہی رہتے ہیں اور ان میں تبراکا معمول بھی ہے تاہم انکے مسلسل انتظار کے باوجود غائب ہونے والے مہدی کی زیارت سے وہ محروم ہی رہے

لا يوجد في اهل تلك الخطط والضياع غير المؤمن الشيعة الموحد القائل بالبرائة والولاية سلاطينهم اولاد امامهم ... ولو جمع الدنيا لكانوا اكثر عددا منهم على اختلاف الاديان والمذاهب .. فلم يوفقنا الله للنظر اليه (انوار نعمانيہ ج ۲ ص ۶۲)

اس علاقہ میں سوائے شیعہ مؤمن موحد کے اور کوئی نہیں ہیں یہ لوگ تبراکا اور ولایت کے قائل ہیں یہاں کے حکمران امام مہدی کی اولاد ہیں اگر پوری دنیا کے لوگ اختلاف مذاہب کے باوجود ایک جگہ جمع ہو جائیں تو بھی وہ لوگ ان سے زیادہ ہی ہیں ہم نے ان کا سال بھرا انتظار کیا مگر ہم انکی زیارت سے محروم رہے۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ غائب ہونے والے مہدی اتنی بڑی سلطنت کے مالک ہیں اور افرادی قوت بھی انکے پاس یہاں کے لوگوں سے زیادہ ہی ہے انکی اولاد حکمران بھی ہے ان سب کے ہوتے ہوئے انکا یہاں ظہور نہ کرنا ایک عجیب اور حیرت انگیز معاملہ نہیں تو اور کیا ہے شیعہ عالم علامہ احمد بن علی طبرسی (۵۴۸ھ) کے بیان سے پتہ چلتا ہے کہ جب تک انکے تین سو تیرہ مخلص ساتھی تیار نہیں ہونگے انکا ظہور نہیں ہو سکتا یہ تعداد پھر دس ہزار ہو جائے تو وہ تشریف لے آئیں گے

فاذا اجتمعت له هذه العدة (اي عدة اهل بدر ثلاث مائة وثلاثة) من هذه الاخلاص اظهره الله امره فاذا اكمل له العقد وهو عشرة آلاف رجل خرج باذن الله (احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۲۵۰)

غور طلب بات یہ ہے کہ غائب ہونے والے مہدی کے معتقدین کیا ابھی تک تین سو تیرہ بھی نہیں کہ ان کے ظہور کا اعلان ہو سکے انکے ماننے والوں کی تعداد یوں تو ہزاروں لاکھوں میں ہیں لیکن اس روایت کی رو سے واضح ہوتا ہے کہ ان میں دس ہزار بھی ایسے نہیں جو اندر سے مخلص ہوں یہی وجہ ہے کہ غائب ہونے والے مہدی غائب جزیرے پر غائب لوگوں پر حکومت کرنے کیلئے راضی ہیں لیکن ظاہر ہونے کیلئے ابھی تیار نہیں ہو پارہے ہیں اس سے آپ ان واقعات کی حقیقت کا بے بنیاد ہونا معلوم کر لیں

غائب ہونے والے مہدی کا ظہور کس طرح ہوگا؟

شیعہ روایات کی رو سے جب انکے امام مہدی عراق کے غار سے تلوار ہتھیار اور لمبے چوڑے صحائف کے ساتھ ظہور کریں گے تو برہنہ حالت میں ہونگے اور سورج کی ٹکئہ کے سامنے ہونگے یہ گویا اس بات کی علامت ہوگی کہ غائب ہونے والے مہدی یہی ہیں جو اب عرصہ دراز کے بعد ظاہر ہوئے ہیں معروف شیعہ عالم ملا باقر مجلسی اپنی معروف کتاب حق الیقین میں لکھتا ہے

شیخ طوسی و نعمانی از حضرت امام رضا روایت کردہ اند کہ از علامات ظہور حضرت قائم آنت کہ بدن برہنہ در پیش قرص آفتاب ظاہر خواہد شد و منادی ندا خواہد کہ امیر المؤمنین است (حق الیقین ص ۲۱۹ در بیان اثبات رجعت مطبوعہ تہران)

شیخ طوسی اور نعمانی نے امام رضا سے روایت کی ہے کہ امام مہدی کے ظہور کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہوگی کہ وہ سورج کی ٹکئہ کے سامنے برہنہ بدن ظاہر ہونگے اور ایک پکارنے والا پکارے گا کہ یہ امیر المؤمنین ہیں۔

سورج کے سامنے برہنہ بدن ظاہر ہونے میں کیا راز ہے اس پر کسی شیعہ عالم کی تحریر ہماری نظر سے نہیں گذری ہے کسی شیعہ عالم نے اگر اس کی کوئی حکمت بیان کی ہو اور کسی دوست کی نظر سے وہ بیان گزرا ہو تو ازراہ مطلع فرمائیں۔

امام مہدی کے ظہور پر سب سے پہلی بیعت کس کی ہوگی؟

شیعہ علماء اس عقیدہ پر ہیں کہ جب غائب ہونے والے مہدی نکل آئیں گے تو لوگ انکی بیعت کریں گے تاہم سب سے پہلے حضور خاتم النبیین انکی بیعت کریں گے پھر حضرت علی مرتضیٰ کریں گے اسکے بعد دوسروں کی باری آئے گی۔ ملا باقر مجلسی اسی کتاب میں لکھتا ہے

از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کہ چون قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیرون آید خدا اور ایاری کند بملائیکہ اول کسے کہ باو بیعت کند محمد (ص)

باشد و بعد ازاں علی (ع) (حق الیقین ص ۲۱۹)

امام محمد باقر سے مروی ہے کہ جب قائم آل محمد آئیں گے تو اللہ فرشتوں کے ذریعہ ان کی مدد کرے گا اور ان سے سب سے پہلے بیعت کرنے والے حضور ہونگے پھر حضرت علی کی بیعت کریں گے

ملا باقر مجلسی نے اس بات کی کوئی تفصیل نہیں کی کہ امام مہدی کی یہ بیعت جسمانی ہوگی یا روحانی ہوگی کیا حضور ﷺ اور حضرت علی مرتضیٰ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے یا یہ بیعت عالم روحانیت میں کی جائے گی تاہم ان کے ایک دوسرے بیان سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ حضرات زندہ کئے جائیں گے اور وہ امام مہدی کی بیعت کریں گے جس بیان سے ہمارے اس موقف کی تائید ہوتی ہے وہ یہ ہے ملا باقر مجلسی مذکورہ بیان سے کچھ پہلے یہ لکھ آئے ہیں

و در رجعت ایشان را بر دشمنان ایشان غالب خواہم کرد کہ انتقام خود را از ایشان بکشند..... و ممکن واقعا ایشان را در زمین کہ باطل را بر اندازند و حق را ظاہر گردانند و عنما نیم بفرعون و ہامان یعنی ابوبکر و عمر و لشکر ہائے ایشان..... الخ (حق الیقین ص ۲۶۱)

انکے (یعنی مہدی کے) دوبارہ آنے پر ہم انہیں انکے دشمنوں پر غلبہ دیں گے تاکہ وہ ان سے انتقام لے سکیں انہیں زمین پر اقتدار اور قدرت دیں تاکہ باطل کو بھگا کر حق کو ظاہر کریں اور فرعون و ہامان یعنی ابوبکر و عمر اور انکے ساتھیوں کو بتلائیں..... الخ

یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب وہ انہیں دوبارہ زندہ کریں گے اگر وہ انہیں زندہ نہ کریں گے تو پھر یہ صورت جو ملا باقر مجلسی نے بیان کی ہے بے معنی ہو جاتی ہے پھر اسی ملا صاحب نے یہ بھی لکھا ہے

چون قائم نا ظاہر شود عا نشہ راز نہ کند تا بر او حد بزند و انتقام فاطمہ را بکشد (حق الیقین ص ۲۱۹)

جب امام قائم (مہدی) ظاہر ہونگے تو عا نشہ کو زندہ کریں گے تاکہ ان پر حد جاری کریں اور ان سے حضرت فاطمہ کا انتقام لیں یہ بھی اسی صورت میں ہوگا کہ جب وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دوبارہ زندہ کریں گے اگر وہ دوبارہ زندہ نہ کریں تو پھر یہ سب بیان کوئی معنی نہیں رکھتا

مذکورہ بیانات میں اسلام کی مقدس ترین ہستیوں کے بارے میں جو زبان استعمال و اختیار کی گئی ہے وہ آپ کے سامنے ہے اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ کیا کسی مسلمان سے اس کی توقع کی جاسکتی ہے؟ اس وقت ہمارا یہ موضوع نہیں ہے۔

حضرت امام مہدی کے بارے میں شیعہ عقائد و نظریات کا ایک مختصر سا خاکہ ہم نے آپ کے سامنے رکھ دیا یہ حضرات اسی عقیدے پر ہیں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قیامت آنے والے جس مہدی کی خبر دی ہے وہ شیعہ کے تصور مہدی سے قطعاً مختلف ہے حضور بتایا کہ انکا نام میرے نام پر اور انکے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا یعنی محمد بن عبد اللہ ہوگا (اسکی تفصیل آگے آرہی ہے انشاء اللہ) جبکہ شیعہ عقیدہ کی رو سے انکا نام محمد بن حسن العسکری ہے چنانچہ شیعہ علماء اسکا سارا بوجہ علماء اہل سنت پر ڈالتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انہوں نے انکے باپ کا نام بدل دیا تھا گوہر یگانہ کے مصنف سید آل محمد نقوی کا کہنا ہے کہ

اس میں بعض مصلحت اندیش روایوں نے یہ اضافہ اور کر دیا کہ اسکے والد کا نام بھی میرے والد کے نام پر ہوگا (گوہر یگانہ ص ۱۴)

شیعہ حضرات کے ایک اور حجت الاسلام روشن علی قبلہ نجفی صاحب کا کہنا ہے کہ یہاں اہل سنت نے تحریف کر دی ہے حضور نے یہ فرمایا کہ اس کے باپ کا نام میرے بیٹے کے نام پر ہوگا یعنی حسن ہوگا۔ لیجئے قبلہ صاحب کا بیان دیکھئے

اس حدیث (جس میں ہے کہ اسکے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا) میں ترمیم کی گئی ہے اصل حدیث یہ ہے کہ اس کے باپ کا نام میرے بیٹے کا نام ہوگا یعنی حسن چونکہ خط کوئی میں ابنی اور ابی میں کوئی خاص فرق نہیں ہوتا اسلئے یا تو یہ اشتباہ ہے اور یا یہاں جان بوجھ کر یہ تحریف کی گئی ہے (لاکون مع الصادقین - ص ۶۷۱ اردو حاشیہ)

یعنی اہل سنت نے احادیث صحیحہ کی رو سے حضرت مہدی کے والد کے نام کے بارے میں جو نام بیان کیا ہے وہ غلط ہے افسوس ہم ان دوستوں کو اسکے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ

خود بدلے نہیں مہدی کو بدل دیتے ہیں

شیخ الاسلام حضرت علامہ حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں کہ مؤرخین اور ماہرین انساب کا بیان ہے کہ امام حسن عسکری کی کوئی اولاد ہی نہ تھی اسلئے انکے بیٹے کا مہدی ہونے کا تصور ہی غلط ہے

قد ذکر محمد بن جریر الطبری و عبد الباقي بن قانع وغيرهما من اهل العلم بالانساب والتواريخ ان الحسن بن علی العسکری لم یکن له نسل ولا عقب (منہاج السنۃ ج ۳ ص ۸۸)

حافظ ابن کثیر نے بات کھول دی ہے اور لکھا ہے کہ یہ سب بے بنیاد باتیں ہیں ان کا حقیقت کی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہے آپ صحیح احادیث کی رو سے امام مہدی کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں

ولیس هو بالمنتظر الذی ترعہ الرافضة وترتجى ظهوره من سرداب سامراء فان ذلك مالا حقیقة له ولا عین ولا اثر ویزعمون انه محمد بن الحسن بن العسکری وانه دخل السرداب وعمره خمس سنین (علامات یوم القیامۃ ص ۲۷)

(

آپ ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ شیعہ کا یہ عقیدہ کہ امام مہدی سامراء کے غار میں غائب ہو گئے اور وہاں سے نکلیں گے یہ سب جہالت کی باتیں ہیں اور شیطانی خیالات ہیں یہ باتیں نہ تو قرآن و سنت سے ثابت ہیں اور نہ عقل صحیح اسے کبھی تسلیم کر سکتی ہے۔

ویكون ظهوره من بلاد المشرق لا من سرداب سامراء كما تزعمه جبهة الرفض من انه موجود فيه الان وهم ينتظرون خروجه في آخر الزمان فان هذا نوع من الهذيان وقسط كثير من الخذلان وهوس شديد من الشيطان اذ لا دليل عليه ولا برهان لا من كتاب ولا من سنة ولا من معقول صحيح ولا استحسان (النهاية في الفتن والملاحم ص ۲۶ طبع بیروت)

اب یہ فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے کہ شیعہ حضرات نے مہدی کا جو تصور اپنی روایت کی رو سے پیش کیا ہے کیا وہ لائق تسلیم ہے؟

قادیانیوں کا تصور مہدی

مرزا غلام احمد کے معتقدین جو قادیانی گروہ کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ قرب قیامت جس آدمی کے آنے کی خبر حدیث میں دی گئی ہے اس سے مراد قادیان میں پیدا ہونے والا مرزا غلام احمد بن چراغ بی بی ہے اور وہی اس امت کا مہدی ہے مرزا غلام احمد ۱۸۳۹ء میں قادیان میں پیدا ہوا اس کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ تھا جبکہ ماں چراغ بی بی کے نام سے موسوم تھی اس نے اپنا وقت صرف ہندوستان میں گزارا وہاں سے اسے کبھی باہر نکلنے کی ہمت نہ ہوئی آخر کار ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہیضہ کی حالت میں وہ لاہور میں فوت ہو گیا اسکی شہادت اسکے خسر میر نواب ناصر نے دی ہے اور پھر اسے قادیان میں دفن کر دیا گیا۔

مرزا غلام احمد کا دعویٰ مہدویت

مرزا غلام احمد کے معتقدین اسے مہدی سمجھتے ہیں اسکا پتہ اس سے بھی چلتا ہے کہ اس کے بیٹے نے اسکی زندگی پر جو کتاب لکھی اسکا نام سیرت المہدی رکھا اسکے ایک اور معتقد نے تذکرۃ المہدی کے نام سے بھی اسکی ایک سوانح لکھی ہے مرزا غلام احمد خود بھی اس بات کا مدعی رہا کہ وہ اس امت کا مہدی ہے اس نے لکھا

وانا المسيح الموعود والمهدى المعهود من الله على بالوحى والهام وكلمنى كما كلم برسله الكرام (الاستفتاء ص ۲۱ رخ ج ۲۲ ص ۶۴۱)

میں ہی مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں اللہ نے مجھے وحی اور الہام سے نوازا ہے اور میرے ساتھ اسی طرح بات کی جس طرح وہ اپنے معزز رسولوں کے ساتھ بات کرتا ہے

یعنی جس طرح خدا نے حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضور ﷺ سے بات کی ہے اسی طرح خدا مجھ سے بھی ہمکلام ہوا ہے گویا میں بھی اسے درجے کا آدمی ہوں (استغفر اللہ) پھر اس نے یہ بھی لکھا

وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت تقدیر الہی میں مقرر کیا گیا وہ میں ہی ہوں (رخ ج ۲۰ ص ۸۵ انڈکس)

سو مرزا غلام احمد بن چراغ بی بی اپنے بارے میں یہ عقیدہ رکھے ہوئے تھا کہ وہ مہدی ہے تاہم حدیث میں مہدی کی جو علامات اور صفات بیان کی گئی ہیں وہ مرزا غلام احمد پر پوری اترتیں ہاں اس کا کہنا تھا کہ اب ان علامات کی وہی تعبیر لائق قبول ہوگی جو مہدی (یعنی وہ خود) کرے گا اس کے سوا اور کوئی تعبیر

قبول نہ کی جائے گی۔

قادیانی عقیدہ کی رو سے مہدی اہل قلم ہوگا

حدیث پاک میں امام مہدی کے دور میں جہاد کا ذکر ملتا ہے مرزا غلام احمد چونکہ جہاد کا سرے سے قائل ہی نہ تھا اسلئے اس نے حدیث کے بجائے ایک انگریز کا بیان بطور استشہاد پیش کیا کہ آنے والا مہدی اہل قلم ہوگا اسے غزوہ اور جہاد سے کیا کام۔ اس نے لکھا۔
آج ہی پیسہ اخبار میں ایک انگریز کا مضمون تھا کہ مسلمان یہودی اور نصرانی سب کے سب بلا امتیاز انسانی..... مہدی موعود کے آنے کا انتظار دیکھ رہے ہیں جو کہ دیر یا سویر عالم وجود میں آ کر تمام انسانوں کو یگانگت کا رشتہ قائم کر دے گا میں اس مہدی کے متعلق اپنی ذاتی رائے یہ رکھتا ہوں کہ وہ اہل قلم میں سے ہوگا اور اسی زبردست آلہ کے ذریعہ سے اقوام عالم کے دلوں میں تخم یگانگت بوسکے گا (ملفوظات ج ۱۰ ص ۴۴۵)
یہاں تھوڑی دیر ٹھہر کر غور کیجئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو بیک قلم نظر انداز کر کے ایک انگریز کے بیان کو قابل اعتبار بتانا آخر کس چیز کی نشاندہی کرتا ہے نیز یہ بھی بتائیے کہ مرزا غلام احمد کے دور میں کیا اس سے اچھے اور عمدہ اہل قلم موجود نہ تھے؟ پھر یہ بھی سوچئے کہ مرزا غلام احمد قلم کے ذریعہ اقوام عالم کے دلوں میں تخم یگانگت کیا بوتا تھا اس نے مسلمانوں میں ہی تخم تفرق و تشنیت ڈال دیا اور مسلمانوں کی جماعت میں اختلاف کا بیج بو کر کچھ لوگوں کو حلقہ اسلام ہی سے باہر نکال لے گیا۔

قادیانی عقیدہ کہ مہدی کے باپ کا نام اور اس کا خاندان بے اصل باتیں ہیں

مرزا غلام احمد سے کہا گیا کہ انگریزوں کی بات چھوڑ کر حضور کی حدیث بھی دیکھو کیا حضور نے یہ نہیں فرمایا کہ اس کا نام میرے نام پر ہوگا اور وہ میری اولاد میں ہوگا تو اس نے کہا کہ یہ سب بروزی باتیں ہیں نام اور خاندان میں کیا رکھا ہے یہ سب بے اصل باتیں ہیں اس کا یہ بیان دیکھئے
پس مہدی کے متعلق جو یہ کہا گیا ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے نام پر آئے گا اس سے یہی مراد ہے کہ وہ ظلی اور بروزی طور پر حضور کا مظہر ہوگا (ملفوظات ج ۸ ص ۱۴۷)

رہی حضور ﷺ کی یہ حدیث کہ حضرت مہدی بنی فاطمہ سے ہونگے بالکل بے اصل اور وہی بات ہے تم اس کا اعتبار نہ کرو
فاعلموا ان هذا وهم لا اصل له وسهم لا نصل له
(سر الخلافہ ص ۷۰ ر۔ خ ص ۳۸۴ ج ۸)

امت کے سب علماء اور محدثین صحیح احادیث کی رو سے یہ تسلیم کرتے چلے آئے کہ حق اور صحیح بات یہی ہے کہ امام مہدی حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے ہونگے مگر مرزا غلام احمد کہتا ہے کہ یہ بے اصل باتیں ہیں اس کے یہاں اصل بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی مہدی ہے (لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

مرزا غلام احمد کے مہدی ہونے کی پہلی قادیانی دلیل اور اس کا جواب

مرزا غلام احمد کا دعویٰ تھا کہ وہ مہدی ہے اور پھر اس کیلئے اس نے کچھ دلائل بھی تلاش کر لئے آئیے اس کے دلائل پر بھی ایک سرسری نظر ڈالتے چلیں اس نے لکھا۔

پس رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا..... پس دیکھو کہ ہمارے نبی کی بات کیسی ٹھیک پوری ہوگئی (نور الحق ص ۱۹ ر۔ خ۔ ج ۸ ص ۲۰۹)

نیز ضمیمہ انجام آٹھم ص ۴۶ ر خ ج ۱۱ ص ۳۳۰۔ اربعین ن ۳ ص ۲۶ ر خ ج ۱۷ ص ۴۱۵ پر اس بات کو حدیث نبوی بتایا۔

معروف قادیانی ماسٹر عبد الرحمن نے اپنے رسالہ اسلام کی پہلی کتاب کے ص ۲۴ پر اور حضرت مسیح موعود اور علماء زمانہ حصہ اول کے ص ۳۰ پر بھی یہی لکھا ہے۔
حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو اس زمانہ میں ایک رمضان میں نشان کے طور پر چاند گرہن اور سورج گرہن ہوگا..... الخ
قادیانی مبلغ مولوی دلپزیر لکھتا ہے

یہ حدیث دار قطنی میں موجود ہے عن محمد بن الباقر بن زین العابدین قال قال رسول الله ﷺ ان لمهدينا (نیزہ احمدی ص ۱۲ حاشیہ)

قادیانی علماء اس حدیث سے مرزا غلام احمد کا مہدی ہونا ثابت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مہدی کی جو علامت اس حدیث میں بتائی گئی ہے چونکہ وہ مرزا غلام احمد پر پوری ہوگئی اسلئے اس کے مہدی ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔۔

الجواب..... قادیانی علماء کا مذکورہ دعویٰ کئی وجوہ سے باطل ہے جس روایت سے استدلال کیا گیا ہے اور اسے حدیث رسول کہہ کر پیش کیا جاتا ہے یاد رکھئے وہ حضور ﷺ کا ارشاد ہرگز نہیں ہے سنن دارقطنی میں اسے حضور ﷺ کا ارشاد کہیں نہیں بتایا گیا مگر قادیانی علماء ہیں کہ اسے حضور کا ارشاد کہہ کر لوگوں کو مغالطہ دیتے ہیں کیا یہ کھلا دھوکہ اور جھوٹ نہیں ہے؟ یہاں قال رسول اللہ کہنا حضور پر ایک کھلا افتراء ہے۔

قادیانیوں کی پیش کردہ اس روایت پر ہم آگے چل کر گفتگو کریں گے یہاں صرف یہ بتانا ہے کہ قادیانی مرزا غلام احمد کو کس بناء پر مہدی موعود سمجھتے ہیں اور جس روایت سے استدلال کرتے ہیں وہ خود اپنی جگہ کس قدر محل نظر ہے۔

مرزا غلام احمد کے مہدی ہونے کی دوسری دلیل اور اس کا جواب

مرزا غلام احمد قادیانی کے بزم خود مہدی ہونے کی ایک اور دلیل دیکھئے۔ اس نے لکھا

ایسا ہی احادیث میں یہ بھی بیان فرمایا گیا کہ وہ مہدی موعود ایسے قصبہ کا رہنے والا ہوگا جس کا نام کدہ یا کدیہ ہوگا اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ کدہ دراصل قادیان کے لفظ کا مخفف ہے (کتاب البریہ ص ۲۲۵ حاشیہ۔ ر۔ خ۔ ج ۱۳ ص ۲۶۰)

مرزا صاحب اپنی دوسری کتاب تذکرۃ الشہادتین کے ص ۳۸ پر لکھتے ہیں کہ

احادیث میں کدہ سے میرے گاؤں کا نام موجود ہے (ر۔ ح۔ ج ۲۰ ص ۴۰)

مرزا غلام احمد کدہ کے بارے میں لکھتا ہے

یہ نام دراصل قادیان کے نام کو معرب کیا ہوا ہے

(انجام آتھم مع ضمیمہ ص ۴۱۔ ر۔ خ۔ ج ۱۱ ص ۳۲۵)

قادیانی مبلغ مولوی جلال الدین سیکھوانی اسرار الجواہر سے قدہ (یعنی قادیان) بھی ڈھونڈ لایا ہے اس نے لکھا کہ

جواہر الاسرار میں ایک حدیث ہے کہ یخرج المہدی من قریۃ یقال لها قدہ مہدی قادیان گاؤں میں خروج کرے گا (تشہید الاذہان

بابت اگست ۱۹۲۰ء ص ۲۴)

قادیانی علماء کہتے ہیں کہ چونکہ حضور ﷺ نے امام مہدی کے قادیان سے نکلنے کی خبر دی تھی سو وہ مرزا غلام احمد بن چراغ بی بی کی شکل میں پوری ہوگئی اور وہی مہدی موعود ہے اب کسی اور مہدی کا انتظار نہ کرو۔

الجواب..... قادیان کے مہدی مرزا غلام احمد اور اسکے مبلغین مذکورہ بالا روایت پیش کرتے وقت یہ نہیں بتاتے کہ اس روایت کی اصل کیا ہے؟ یہ روایت کس سے اور کس طرح آرہی ہے نیز اس روایت میں اصل لفظ کونسا تھا؟ جسے قادیانی علماء چھپانے کی کوشش کرتے ہیں؟

پیش نظر رہے کہ یہ روایت علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال کے ج ۲ ص ۱۶۱ پر..... حافظ ابن حجر مکی نے فتاویٰ حدیثیہ کے ص ۳۳ پر بحوالہ ابو نعیم..... علامہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے بیج الکرامۃ کے ۳۵۸ پر..... اور امام سیوطی نے العرف الوردی میں (ملاحظہ ہوا الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۶۶) درج کی ہیں لیکن ان سب میں جگہ کا نام کدہ (دال کے ساتھ) نہیں بلکہ کرہ (ر کے ساتھ) لکھا ہے اور کرہ یمن کی ایک بستی کا نام ہے نہ کہ قادیان ضلع گورداسپور کا.....

اسلئے مرزا غلام احمد اور قادیانی مبلغین کا یہ دعویٰ کہ اس سے مراد قادیان ہے اور مرزا غلام احمد مہدی معبود ہے ہرگز صحیح نہیں ہے۔

ہم یہ بیان اس صورت میں دے رہے ہیں جب یہ روایت اصول محدثین کی رو سے صحیح ثابت ہو جائے ورنہ روایت کا حال یہ ہے کہ اس میں خیر سے عبد الوہاب بن الضحاک نامی ایک رواوی موجود ہیں جس کے متعلق امام ابو حاتم کہتے ہیں کہ وہ جھوٹ بولتا تھا محدث شہیر امام نسائی نے اسے متروک کہا ہے اور امام دارقطنی اس رواوی کو منکر الحدیث کہتے ہیں۔

کذبہ ابو حاتم وقال النسائی وغيره متروک وقال الدارقطنی منکر الحدیث (میزان الاعتدال ج ۲ ص ۱۶۰)

اس سے آپ قادیانی استدلال کی حقیقت معلوم کر سکتے ہیں کہ انہوں نے منکر الحدیث اور متروک راویوں کے سہارے اپنا مہدی کھڑا کیا ہوا ہے۔ سو مرزا غلام احمد کو مہدی موعود ثابت کرنے کیلئے قادیانیوں کا یہ استدلال بالکل بے وزن ہے۔

مرزا غلام احمد کے مہدی ہونے کی تیسری قادیانی دلیل

مرزا غلام احمد نے ایک اور حدیث سے اپنا مہدی ہونا پیش کیا ہے اسے بھی دیکھئے اس نے لکھا

بڑی توجہ دلانے والی بات یہ ہے کہ خود حضور ﷺ نے ایک مہدی کے ظہور کا زمانہ وہی زمانہ قرار دیا ہے جس میں ہم ہیں اور چودھویں صدی کا اس کو مجدد قرار دیا ہے..... یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ چودھویں صدی کے سر پر ملک ہند میں ایک عظیم الشان مجدد پیدا ہونے والا ہے (نشان آسمانی ص ۱۰)

اسی کتاب کی یہ عبارت بھی دیکھئے

چودھویں صدی کا مہدی جس کا نام سلطان المشرق ہے خصوصیت کے ساتھ احادیث میں بیان کیا گیا ہے (ایضاً ص ۲۰)

الجواب..... مرزا غلام احمد کا حدیث کے نام سے یہ بات کہنا جھوٹ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث میں نہیں ہے کہ مہدی چودھویں صدی میں آئے گا اور ہندوستان میں آئے گا اگر مرزا طاہر اپنے مبلغین سے حضور کی یہ حدیث ڈھونڈ کر پیش کریں تو ان کو دیکھا جاسکتا ہے یقیناً مانئے کہ حدیث کی کسی کتاب میں امام مہدی کے بارے میں یہ بات موجود نہیں ہے یہ مرزا صاحب کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء ہے کہ امام مہدی چودھویں صدی میں آئے گا اور پنجاب میں ہوگا اور اسے لوگ رد گو پال کہیں گے افسوس کہ قادیانی عوام مرزا غلام احمد کے جھوٹ پر جھوٹ کو گورا کئے ہوئے ہیں اور ایک جھوٹے کو خدا کا نبی قرار دیتے ان کو ذرا بھی حیا نہیں آتی۔

مرزا غلام احمد کا یہ کہنا کہ

حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ امام مہدی کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں ان کے تین سوتیرہ اصحاب کے نام درج ہو گئے (ضمیمہ انجام آٹھم ص ۴۰)

ہرگز صحیح نہیں کسی صحیح حدیث میں یہ بات نہیں ہے دلچسپ بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنے جن تین سوتیرہ افراد کے نام ایک کتاب میں لکھ کر اس کو اپنی مہدویت کی دلیل بنایا ان میں سے کئی اس کے منکر ہو کر اسے چھوڑ گئے تھے اور کھلے عام مرزا غلام احمد کو کذاب حرام خور اور فریبی کہتے تھے اور مرزا غلام احمد ان کے سامنے آنے کی کبھی جرات نہ کرتا تھا۔

مرزا غلام احمد دعویٰ مہدویت سے دستبردار

جب مرزا غلام احمد علماء اسلام کے سامنے اپنے مہدی ہونے کے دلائل دینے میں ناکام ہو گیا تو بجائے اس کے کہ وہ مہدویت کا غلط دعویٰ چھوڑ دیتا اس نے ایک قدم اور آگے بڑھ لیا اور کہا کہ اب وہ مہدی معبود نہیں بلکہ مسیح موعود (یعنی حضرت عیسیٰ) ہونے کا مدعی ہے اور یہ درجہ مہدی کے درجہ سے اونچا ہے وہ لکھتا ہے

میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمة ومن عترتی وغیرہ ہے بلکہ میرا دعویٰ تو مسیح ہونے کا ہے اور مسیح کیلئے کسی محدث کا قول نہیں کہ وہ بنی فاطمہ وغیرہ سے ہوگا (ضمیمہ براہین ج ۳۶ ص ۲۱)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اب تک مرزا غلام احمد کا مہدی ہونے کے متعلق جو دعویٰ تھا وہ اس سے دستبردار ہو گیا ہے اور اب اس کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا ہے یہ دن بھر کے کاتے ہوئے سوت کو شام کے وقت تار تار کرنے کا عبرتناک منظر نہیں تو اور کیا ہے؟

مرزا غلام احمد کا احادیث مہدی سے دست بردار ہونا

مرزا غلام احمد جب تک مہدی ہونے کا مدعی رہا مہدی کے متعلق ساری حدیثیں صحیح تھیں بلکہ اس کیلئے جھوٹی روایت بھی پیش کرنا کوئی جرم نہ تھا مگر جب وہ مہدی ہونے کے معیار پر پورا نہ اتر سکا تو جھٹ سیج ہونے کا مدعی ہو گیا اور اب اس کے نزدیک مہدی کے متعلق ساری روایات اس لائق نہیں رہی کہ اسے قبول کیا جائے اس نے لکھا

وعجب الآخر انهم ينتظرون المهدى مع انهم يقرؤن فى صحيح ابن ماجه والمستدرک حدیث لامهدى الا عيسى يعلمون ان الصحيحين قد تركا ذكره لضعف احاديث سمعت فى امره ويعلمون ان احاديث ظهور المهدى كلها ضعيفة مجروحة بل بعضها موضوعة ماثبت منها شئى ثم يصرون على مجيئة كانهم ليسوا بعالمين (حماتة البشرى ص ۷۰ ج ۷)

مرزا غلام احمد کہتا ہے

مہدی کے متعلق جس قدر احادیث اس قسم کی ہیں وہ محدثین نے مجروح قرار دی ہیں صرف ایک حدیث لامہدی الایسی ہے (ملفوظات ص ۱۱۲ ج ۸)

اس نے یہ بھی لکھا

مہدی کی حدیثیں سب ناقابل اعتبار اور قرآن شریف کے خلاف ہیں ان میں اگر صحیح حدیث ہے تو یہی ہے کہ لامہدی الایسی (اخبار الحکم ص ۲۳ جولائی ۱۹۰۰ء کا لم ۲ ص ۵)

مرزا کی پاکٹ بک کے مؤلفین لکھتے ہیں

محدثین نے باب مہدی کی سب احادیث کو مجروح قرار دیا ہے لیکن ایک حدیث صحیح ہے لامہدی الایسی (پاکٹ بک ص ۳۵۴) قادیانیوں میں کوئی پڑھا لکھا ہے تو وہ مرزا غلام احمد اور قادیانی مبلغین کی تضاد بیانیوں کو ملاحظہ کرے جب اسے مہدی بننا تھا تو جھوٹی روایتیں قابل تسلیم ہی نہیں قابل استدلال تھیں اور جب اس دعویٰ سے نکلنا تھا تو اب صحیح روایتیں مجروح ہو جاتی ہیں اور انتہائی ساقط الاعتبار درجے کی روایت صحیح حدیث بن جاتی ہے اور سنن ابن ماجہ کی یہ روایت نہ صرف یہ کہ قابل استدلال بن جاتی ہے بلکہ ابن ماجہ کا نام تک صحیح ابن ماجہ لکھ دیا جاتا ہے تاکہ عام آدمی پر اس نام کا رعب پڑ جائے اور وہ سمجھ بیٹھے کہ یہ روایت جب ایک صحیح کتاب میں ہے تو وہ بالکل صحیح ہوگی حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ جہاں تک روایت لامہدی الایسی کا تعلق ہے ہم اس پر آگے گفتگو کریں گے یہاں صرف یہ بتانا ہے کہ قادیانیوں کا تصور مہدی کس طرح تیار ہوتا ہے اور وقت آنے پر کس طرح چور چور ہوتا ہے

مرزا غلام احمد قادیانی کی موت کے بعد اسکی جماعت دو حصوں میں تقسیم ہوئی قادیان کا گروہ مرزا بشیر الدین محمود کے ہاتھ رہا جبکہ دوسرے گروہ کی قیادت مولوی محمد علی لاہوری نے اپنے ہاتھ لی لاہوری گروہ ظاہر اس بات کا قائل ہوا کہ وہ مرزا غلام احمد کو مجدد اور مہدی مانتا ہے تاہم سوال یہ ہے کہ یہ لوگ کن دلائل کی بنیاد پر مرزا صاحب کو مہدی تسلیم کرتے ہیں؟ امام مہدی کے بارے میں جو تصور حدیث میں موجود ہے وہ تو مرزا غلام احمد بیک قلم مسترد کر چکا اور ان سب روایات کو ناقابل اعتبار اور خلاف قرآن کہہ چکا ہے تو لاہوریوں کا مرزا غلام احمد کو مہدی ماننا خود اپنی جگہ ایک غلط عقیدہ ٹھہرا یعنی آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔ اب بھی جو مرزائی مرزا غلام احمد کو مہدی مانتے ہیں اور اپنی تحقیق کی رو سے ان حدیثوں کو درست سمجھتے ہیں تو بھی یہ سوال اپنی جگہ قائم ہے کہ حدیث میں مہدی کے بارے میں دی جانے والی نشانیاں اور صفات کیا مرزا قادیانی میں پائی گئی ہیں؟ کیا مرزا غلام احمد کا نام اسکے باپ نے محمد رکھا تھا؟ کیا مرزا کے باپ کا نام عبد اللہ تھا؟ کیا مرزا غلام احمد حضور ﷺ کے گھرانے سے تعلق رکھتا تھا؟ کیا وہ حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے تھا؟ کیا مرزا غلام احمد کو بھی حرمین جانے کا موقع ملا تھا؟ مرزا غلام احمد کا دور برکت کا رہا یا بے برکتی کا رہا؟ اسکے زمانے میں امن و سکون رہا یا ہر طرف بے سکونی اور بے چینی کی فضاء رہی؟ کیا کبھی مرزا غلام احمد کو حاکمیت نصیب ہوئی؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر مرزائیوں کا یہ کہنا کہ مرزا غلام احمد وہی مہدی معبود تھا جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے؟

ظہور امام مہدی کے انکار کی ایک نئی راہ

بعض لوگ (جنہیں جدید تعلیم یافتہ ہونے پر بڑا ناز ہے) ظہور مہدی کے بارے میں اس بیان کو تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں جو حدیث کی مختلف کتابوں میں آئے ہیں ان کا موقف یہ ہے کہ ظہور مہدی کا مسئلہ اگر اتنا ہی اہم تھا تو صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ضرور بیان ہوتا حدیث کی ان دو بڑی کتابوں میں اس پر کسی حدیث کا نہ ہونا بتاتا ہے کہ اسلام میں یہ مسئلہ اتنا اہم نہیں ہے۔

جواباً گزارش یہ ہے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں وہ یہ نہیں سوچتے کہ اگر یہ مسئلہ بخاری اور مسلم میں ہوتا تو کیا اسے یہ لوگ مان لیتے؟ اور پھر ان سے کوئی پوچھتا کہ اس مسئلے کی اہمیت اگر اتنی ہی تھی تو قرآن میں اس کا ذکر کیوں نہیں آیا؟ تو یہ نام نہاد مفکرین انہیں کیا جواب دیتے؟ ہم نے اس کتاب کے آخر میں اس پر تفصیلی گفتگو کی ہے اور بتایا کہ کسی حدیث کا بخاری اور مسلم میں نہ ہونا اس بات کو ہرگز مستلزم نہیں کہ یہ مسئلہ یا یہ عقیدہ صحیح نہیں اسلام کے بہت سے اہم مسائل حدیث کی ان دو بڑی کتابوں میں نہیں تو کیا اس کا یہ مطلب لیا جائے گا کہ اب ان مسائل کی کوئی اہمیت نہیں رہی افسوس کہ جماعت اسلامی کے بانی اور رہنما مولانا مودودی صاحب اتنی بات بھی نہ سمجھ پائے اور محض اس بات پر کہ بخاری اور مسلم اور مؤطا مالک میں چونکہ ظہور مہدی کا کوئی بیان نہیں ہے خواہ مخواہ مسلمانوں کے ذہن میں تشکیک کا بیج بویا۔ مولانا موصوف لکھتے ہیں

جو شخص دینی علوم میں کچھ بھی نظر اور بصیرت رکھتا ہے وہ ایک لمحہ کیلئے بھی یہ باور نہیں کر سکتا کہ جس مسئلے کی دین میں اتنی اہمیت ہو اسے محض اخبار آحاد پر چھوڑا جاسکتا تھا اور اخبار آحاد بھی اس درجہ کی امام مالک اور امام بخاری اور امام مسلم جیسے محدثین نے اپنی احادیث کے مجموعوں میں سرے سے انکا لینا ہی پسند نہ کیا ہو (رسائل و مسائل ج ۱ ص ۵۸)

آپ مولانا موصوف کی مذکورہ بالا عبارت پھر ایک بار پڑھیں اور غور سے پڑھیں اور سوچیں کہ اسلام کی پندرہ صدیوں میں جن مفسرین محدثین علماء اور متکلمین نے امام مہدی اور ظہور مہدی سے متعلق روایات کو نہ صرف یہ کہ قبول کیا بلکہ اسے جزم کے ساتھ بیان کیا اور اسے تواتر کی حیثیت دی کیا وہ سارے کے سارے دینی علوم میں نظر و بصیرت سے بالکل خالی تھے؟ کیا انہیں اتنی بھی عقل نہ تھی کہ وہ جس مسئلے کو اپنی حدیث کی کتاب میں نقل کر رہے ہیں اور اس پر باب باندھ رہے ہیں وہ تو سب بے بنیاد باتیں ہیں یہ صرف اخبار آحاد ہیں اور اسے امام بخاری اور امام مسلم اور امام مالک نے نہیں لیا۔ کیا یہ بات امام بخاری کے شاگرد امام ترمذی پھر امام ابو داؤد اور امام ابن ماجہ کو معلوم نہ تھی اور کیا دوسرے محدثین بھی نظر و بصیرت سے اتنے کورے تھے کہ انہیں اتنا بھی معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا لکھ رہے ہیں؟

کیا امام ابو داؤد نے اپنی سنن ابی داؤد میں ﴿کتاب المہدی﴾ حضرت امام ترمذی نے جامع ترمذی میں ﴿باب ماجاء فی المہدی﴾ امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں ﴿باب خروج المہدی﴾ امام محدث عبد الرزاق (۲۱۱ھ) نے المصنف میں ﴿باب المہدی﴾ اور امام بیہقی نے المقصد العلی فی زوائد ابی یعلی الموصلی میں ﴿باب ماجاء فی المہدی﴾ حضرت امام خطابی (۳۸۸ھ) معالم السنن شرح سنن ابی داؤد میں ﴿کتاب المہدی﴾

﴿ کا عنوان نہیں باندھا؟ ﴾

حدیث کا طالب علم اس بات سے ناواقف نہیں کہ امام بخاری اور امام مسلم نے نہ تو ساری صحیح احادیث اپنی صحیح میں جمع کی ہیں اور نہ ہی انہوں نے اسکا کبھی دعویٰ کیا ہے بلکہ بعد کے محدثین نے صریح لفظوں میں کہا ہے کہ ان دونوں بزرگوں نے اسکا اہتمام نہ کیا تھا حافظ ابن صلاح نے علوم الحدیث میں..... امام نووی نے شرح مسلم میں..... حافظ ابن حجر نے مقدمہ فتح الباری میں اس کو بیان کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں درج شدہ احادیث کے علاوہ بھی احادیث کی ایک بڑی تعداد صحیح ہیں اگر یہ بات مولانا مودودی صاحب کو معلوم نہ ہو سکی تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔
مولانا موصوف اگر صحیح بخاری میں مروی نزول عیسیٰ کی روایت (ج ۱ ص ۴۹۰) کے الفاظ واما مکم منکم اور صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷ کی روایت کے الفاظ فیقول امیرہم ہی دیکھ لیتے تو انکی حیرت ختم ہو جاتی اور انہیں اتنی دور کی کوڑی لانے کی ضرورت ہی نہیں رہتی محدث شہیر حضرت مولانا سید بدر عالم مہاجر مدنی بخاری اور مسلم کے ان الفاظ پر لکھتے ہیں۔

اب بحث طلب بات صرف یہ رہتی ہے کہ یہ امام اور رجل صالح کیا وہی مہدی ہی ہیں یا کوئی دوسرا شخص ہے ظاہر ہے کہ دوسری روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس امام اور رجل صالح سے مراد ہی امام مہدی ہیں تو پھر امام مہدی کی آمد کا ثبوت خود صحیحین (یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم) میں ماننا پڑے گا اسکے بعد آپ وہ روایات ملاحظہ فرمائیں جن میں یہ مذکور ہے کہ یہاں امام سے مراد امام مہدی ہی ہیں واضح رہے کہ حضرت عیسیٰ کے نزول کے زمانے میں کسی امام عادل کا موجود ہونا جب صحیحین (یعنی بخاری اور مسلم) سے ثابت ہے اور اس دعویٰ کیلئے کوئی ضعیف حدیث بھی موجود نہیں کہ وہ امام امام مہدی نہ ہونگے بلکہ کوئی اور امام ہوگا تو اب اس امام کے امام مہدی ہونے کے انکار کیلئے کوئی معقول وجہ نہیں ہے بالخصوص جبکہ دوسری روایات میں اسکے امام مہدی ہونے کی تصریح موجود ہے اسکے ساتھ جب صحیح مسلم کی دوسری حدیثوں میں امام کے صفات وہی ہیں جو حضرت امام مہدی کی صفات ہیں تو پھر ان حدیثوں کو بھی امام مہدی کی آمد کا ثبوت تسلیم کر لینا چاہئے اسکے علاوہ حدیثوں کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے جو اگرچہ بلحاظ اسناد ضعیف سہی لیکن صحیح و حسن حدیثوں کے ساتھ ملا کر وہ بھی امام مہدی کی آمد کی حجت کہا جاسکتا ہے (ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۳۹۸)

صحیح مسلم کی حدیثوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں ایک امام اور خلیفہ اور اسکی صفات کا ذکر موجود ہے اور یہ وہ روایات ہیں جنہیں امام مسلم نے اپنی صحیح میں نقل کی ہیں اب سوال یہ ہے کہ وہ خلیفہ اور امام کون ہے؟ حضرت مولانا موصوف اس پر لکھتے ہیں

گفتگو ہے تو صرف اس میں کہ یہ خلیفہ کیا امام مہدی ہیں یا کوئی دوسرا خلیفہ۔ دوسرے نمبر کی حدیثوں میں یہ تصریح موجود ہے کہ یہ خلیفہ امام مہدی ہونگے ہمارے نزدیک صحیح مسلم کی حدیثوں میں جب اس خلیفہ کا تذکرہ آچکا ہے تو پھر دوسرے نمبر کی حدیثوں میں جب وہی تفصیلات اسکے نام کے ساتھ مذکور ہیں تو ان کو بھی صحیح مسلم ہی کی حدیثوں کے حکم میں سمجھنا چاہئے اسلئے اب اگر یہ کہہ دیا جائے کہ امام مہدی کا ثبوت خود صحیح مسلم میں موجود ہے تو اسکی گنجائش ہے مثلاً جب صحیح مسلم میں موجود ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب اتریں گے تو اس وقت مسلمانوں کا ایک امیر امامت کیلئے مصلے پر آچکا ہوگا تو اب جن حدیثوں میں اس خلیفہ کا نام امام مہدی بتایا گیا ہے یقیناً وہ اسی مبہم خلیفہ کا بیان کہا جائے گا یا مثلاً صحیح مسلم میں ہے کہ آخر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو بے حساب مال تقسیم کرے گا تو اب اگر دوسری حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مال کی یہ داد و دہش امام مہدی کے زمانے میں ہوگی تو صحیح مسلم کی اس حدیث کا مصداق امام مہدی کو قرار دینا بالکل بجا ہوگا اسی طرح جنگ کے جو واقعات صحیح مسلم میں ابہام کے ساتھ ذکر کئے گئے ہیں اگر دوسری حدیثوں میں وہی واقعات امام مہدی کے زمانے میں ثابت ہوتے ہیں تو یہ کہنا بالکل قرین قیاس ہوگا کہ صحیح مسلم میں جنگ کے جو واقعات مذکور ہیں وہ امام مہدی ہی کے دور کے واقعات ہیں (ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۳۷۸)

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث میں موجود الفاظ امامکم اور امیرہم سے محدثین نے کیا سمجھا ہے اسے دیکھئے اور فیصلہ کیجئے کہ حضرت امام مہدی کی پیشگوئی خود صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں اشارہ نہیں ملتی؟ حضرت علامہ ابی مالکی (۸۲۷ھ) شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں

یعنی الامام المہدی الآتی فی آخر الزمان الذی صح فیہ حدیث الترمذی من طریق ابن مسعود۔ الخ۔ (اکمال اکمال المعلم ج ۱ ص ۲۶۸)

علامہ قاضی ابوبکر بن العربی نے عارضۃ الاحوذی شرح جامع ترمذی میں بھی یہ بیان دیا ہے (دیکھئے عارضۃ الاحوذی ج ۹ ص ۷۸)

علامہ نور الحق محدث دہلوی شرح بخاری میں امامکم منکم کے تحت لکھتے ہیں

صحیح یہ ہے کہ مراد امامکم منکم سے حضرت مہدی ہیں (تیسیر القاری ج ۳ ص ۳۲۶)

شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی امیرہم کا معنی یہ لکھتے ہیں

هو امام المسلمین المہدی الموعود المسعود (فتح الملہم ج ۱ ص ۳۰۳)

اب اگر کوئی شخص اسی ایک لکیر کو پیٹتا رہے کہ جب تک بخاری مسلم اور مؤطا مالک میں یہ بات نہ ہوگی میں تسلیم نہیں کروں گا تو پھر اسے صرف ظہور مہدی کا مسئلہ ہی کیوں قابل اعتراض نظر آ رہا ہے اور بھی بہت سے مسائل ایسے ہیں جو ان دو کتابوں میں نہیں تو کیا ان سے بھی اسلئے ہاتھ اٹھا دینے چاہئے کہ وہ ان کتابوں میں موجود نہیں ہیں مرزا غلام احمد قادیانی نے جب ظہور مہدی کے عقیدہ سے کروٹ بدلی تو اس نے بھی یہی راہ اختیار کی تھی کہ بخاری و مسلم نے اس کا

کوئی ذکر نہیں کیا ہے۔ مرزا غلام احمد کا بیان ہم اوپر درج کر آئے ہیں اسے پھر دیکھ لیں

و يعلمون ان الصحيحين قد تركا ذكره لضعف احاديث سمعت في امره ويعلمون ان احاديث ظهور المهدي كلها ضعيفة مجروحة بل بعضها موضوعة ما ثبت منها شئ ثم يصرون على مجيئة كانهم ليسوا بعالمين (حماتة البشرى ص ۷۰ ص ۲۳۶ ج ۷)

اب آپ ہی فیصلہ کریں مرزا غلام احمد کا یہ بیان کیا لائق تسلیم ہو سکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

حضرت امام مہدی علیہ الرحمۃ اور ان کے ظہور کے متعلق تین عقائد و نظریات تفصیل کے ساتھ آپ کے سامنے لانے کی ضرورت اس لئے تھی کہ آپ انہیں نقل و عقل کے ترازو پر تول سکیں اور فیصلہ کر سکیں کہ یہ مذکورہ نظریات قرآن و حدیث کے ساتھ کہاں تک مطابقت رکھتے ہیں۔؟

رہا اہل سنت والجماعت کا عقیدہ تو انشاء اللہ آپ قرآن و حدیث آثار صحابہ اور اساطین دین کے بیانات کی رو سے ملاحظہ کریں گے جس سے آپ کو یہ سمجھنے اور فیصلہ کرنے میں کوئی دشواری نہ ہوگی کہ حضرت امام مہدی اور ان کے ظہور کے متعلق اہل سنت والجماعت کا مسلک و مذہب بہت واضح اور منقح ہے یہی عقیدہ ہمارے اسلاف کا رہا اور اسی پر ہمیں رہنے کی تعلیم دی گئی ہے ظہور مہدی کے بارے میں افراط کی راہ چلنے والے بھی راہ سے پھل گئے اور تقریط کی راہ اپنانے والے بھی اپنی راہ چھوڑ گئے یہ شرف صرف اہل سنت والجماعت کو حاصل ہے کہ اس نے اس معاملے میں اعتدال کی راہ اپنائی ہے اور اس سلسلے میں پیش آنے والے اشکالات اور شبہات کے مدلل جوابات دئے ہیں فہمزلہ (رحمہم اللہ) (رحمہم اللہ) (رحمہم اللہ)

سو یہ کوئی مناسب راہ تو نہیں کہ بعض جہلاء کے غلط عقائد و نظریات کی تردید میں ایک ثابت شدہ حقیقت کا انکار کر دیا جائے۔

ناسپاسی ہوگی اگر راقم الحروف محترم مولانا محمد سہیل بن عبدالرحمن یعقوب باوا کا شکریہ ادا نہ کرے کہ جن کے کہنے پر یہ تحریر معرض وجود میں آئی ہے ایک گفتگو کے دوران موصوف کہنے لگے کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات زندگی پر کتاب لکھی گئی ہے اسی طرح حضرت امام مہدی کے حالات پر بھی تمہاری کوئی کتاب آجائے تو بہت فائدہ ہوگا چنانچہ انکی بات دل کو لگی اور اللہ کا نام لے کر اسی وقت اس پر لکھنا شروع کر دیا اللہ کی توفیق اور اس کا فضل شامل حال رہا کہ ہفتہ عشرہ میں یہ رسالہ تیار ہو گیا طباعت میں تاخیر کی وجہ راقم کا بیرون ملک سفر تھا ورنہ یہ بہت پہلے زیور طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کی خدمت میں پیش کر دی جاتی۔

اللہ رب العزت ہماری اس محنت کو اپنے حضور قبولیت نصیب فرمائے اور حضرت امام مہدی کے بارے میں راہ بچلنے والے لوگوں کیلئے اسے ہدایت کا ذریعہ بنائے آمین

فقط محمد اقبال رنگونی

عفا اللہ عنہ

حضرت امام مہدی

علیہ الرحمة والرضوان

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے قریب پیش آنے والے جن واقعات اور حوادث کی خبر دی ہے اسے صحابہ کرام نے دینی امانت سمجھتے ہوئے پوری ذمہ داری کے ساتھ آگے بیان کر دیا اور حدیث کی کتابوں میں یہ پیشگوئیاں کہیں اجمال کی صورت میں اور کہیں تفصیل سے نقل ہوئیں ہیں پھر ان میں سے کچھ علامتیں آپ ﷺ نے ایک ساتھ بیان فرمائی ہیں اور کبھی ان علامات کو الگ الگ اوقات میں بھی بیان فرمایا اسی طرح اللہ کے بتانے پر آپ نے بہت سے اور بھی حوادث اور علامات قیامت بیان فرمائے

قرب قیامت کی ان علامتوں میں سے ایک علامت مسلمانوں کے مجمع علیہ حکمران امام مہدی علیہ الرحمۃ والرضوان کی بھی ہے اس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے حدیث کی کتابوں میں حضرت امام مہدی کا ذکر قرب قیامت پیش آنے والی علامتوں میں ملتا ہے اس سے مسلمانوں کے ذمہ ہوا کہ وہ ان احادیث کی رو سے اس آنے والے شخص پر ایمان لائیں اور جن علامتوں سے اسکی خبر دی گئی ہے ان علامتوں کی روشنی میں اسے جانیں اور پہچانیں اور جن لوگوں نے غلط طور پر اپنے آپ کو مہدی منتظر کہا ان سے پوری طرح بچ سکیں پھر جب امام مہدی ظہور کریں اور یہ علامتیں ان میں پائی جائیں تو ان کو تسلیم کریں اور ان کے مبارک ہاتھ پر بیعت کر کے ان کے ساتھ ہو جائیں کہ اب نصرت الہی ان کے ساتھ ساتھ ہوگی اور انکی جماعت اپنے وقت میں خدا کی

جماعت ہوگی اور اس جماعت پر خدا کا سایہ ہوگا

آئیے ہم قرآن وحدیث اور جلیل القدر علماء ومحدثین کے بیانات کی رو سے حضرت امام مہدی کا ذکر خیر دیکھیں اور سوچیں کہ اگر حضرت امام مہدی کا قرب قیامت آنا ایک بناوٹی بات ہوتی تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس صراحت کے ساتھ ان کا تذکرہ فرماتے اور علمائے امت اسے اپنی پوری تفصیل کے ساتھ کبھی قبول کرتے اور اس پر بطور عقیدہ کے ایمان لانے کو ضروری بتاتے۔ ان حضرات کا اسے تسلیم کرنا اور اس کے ہر پہلو کو چھان پھٹک کر دیکھنا اور پھر کہنا کہ یہ خبر اور پیشگوئی صحیح ہے اور قرب قیامت اس کا ظہور ہو کر رہے گا تو پھر یہ مانے بغیر چارہ نہیں کہ اسلام میں اسکی اہمیت غیر معمولی ہے اسکی علمی حیثیت بھی ہے اور سیاسی بھی بلکہ بعض اکابر تو قرآن کریم سے ظہور مہدی کے اشارات فراہم کرتے ہیں

حضرت امام مہدی کے لئے قرآن کے اشارات

قرآن کریم میں قرب قیامت پیش آنے والے بعض حالات اور بعض علامتیں صاف صاف بیان کر دی گئی ہیں اور بعض علامتوں کے اشارے کئے گئے ہیں حضرت امام مہدی کا قرب قیامت آنے کا ذکر کھلے لفظوں میں نہیں قرآن میں صرف اشارۃً موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ یہود ونصاری اور مشرکین کی مذمت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

لهم في الدنيا خزي ولهم في الآخرة عذاب عظيم (پ البقرة ۱۱۴)

(ترجمہ) انکے لئے ہے دنیا میں ذلت اور آخرت میں بڑا عذاب ہے

بعض آثار سے پتہ چلتا ہے کہ ہدایت تاریخ کے مختلف ادوار میں بھی ظاہر ہوا کرے گی اور وہ بھی امام مہدی کا ہی ایک نشان ہوگا تاہم وہ مہدی منتظر جو قیامت کی علامت ہونگے وہ وہ شخصیت ہونگے جن کے سامنے حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان سے اتریں گے اس صورت میں خزی یہود سے مراد انکی وہ خزی ہوگی جس میں وہ بطور ایک ملت کے دنیا سے ختم ہو جائیں گے اور دنیا میں صرف ایک ہی دین ہوگا اور وہ ملت اسلامی ہوگی۔ حضرت امام محمد ابن جریر طبری (۳۱۰ھ) اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں

عن السدي في قوله تعالى لهم في الدنيا خزي قال اما خزيهم في الدنيا فانه اذا قام المهدي وفتحت

القسطنطينية قتلهم فذلك الخزي (جامع البيان ج ۱ ص ۵۰۱۔ العرف الوردی ص ۵۷ لا امام السيوطی)

حضرت امام سدی نے اسکا معنی یہ بیان کیا ہے کہ ان کی دنیا میں ذلت و رسوائی اس وقت ہوگی جب امام مہدی کا ظہور ہوگا قسطنطنیہ فتح ہو جائے گا اور وہ آپ کے ہاتھوں برباد ہو جائیں گے یہ انکی ذلت و رسوائی ہوگی۔

اس میں اس بات کا بھی اشارہ نکلتا ہے کہ ایک وقت قسطنطنیہ پھر سے مغربی تہذیب کا گہوارہ بن جائے گا اور اب اس کی اصلاح حضرت مہدی کے ظہور پر ہوگی

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی (۶۷۱ھ) امام سدی اور امام قتادہ سے نقل کرتے ہیں

الخزي لهم في الدنيا قيام المهدي وفتح عموريه ورومية وقسطنطينيه وغيره ذلك من مدنهم على ما ذكرناه في

كتاب التذكرة (تفسير قرطبي ج ۲ ص ۵۵)

دنیا میں ان لوگوں کی ذلت و رسوائی امام مہدی کے ظاہر ہونے پر ہو کر رہے گی جب آپ انکے علاقوں عموریہ و رومیہ اور قسطنطنیہ وغیرہ کو فتح کر لیں گے اسکی تفصیل ہم نے اپنی دوسری کتاب التذکرہ میں کی ہے۔

تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ قسطنطنیہ کی پہلی فتح میں یہودی رسوائی اس سطح پر نہ ہوئی تھی جس کی یہ روایات خبر دے رہی ہیں سو یہ اس وقت ہوگا جب حضرت مہدی قرب قیامت ظاہر ہونگے اور آپ کے ہاتھوں انکی رسوائی ہوگی۔

حضرت علامہ حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) غیر معروف مفسر نہیں آپ اپنی تفسیر میں امام سدی عکرمہ اور وائل بن داؤد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے خزی فی الدنیا کی تفسیر خرّوج مہدی سے کی ہے اور اس بات کو صحیح قرار دیا ہے کہ دنیا میں انکی ذلت و رسوائی اس سب کچھ سے بھی زیادہ اور عام ہوگی۔ آپ لکھتے ہیں۔

وفسر هؤلاء الخزي في الدنيا بخروج المهدي عند السدي وعكرمه ووائل بن داؤد (تفسير ابن كثير ص ۱۰۰)

دنیا کی رسوائی سے مراد امام مہدی کے زمانے میں ان لوگوں کی رسوائی بھی ہے اور جزیرہ کی ادائیگی بھی ہے (تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۷۱)

علامہ قاضی شوکانی (۱۲۵۰ھ) نے بھی اس آیت کے ذیل میں یہی بیان دیا ہے (دیکھئے فتح القدیر) اس سے پتہ چلتا ہے کہ قرب قیامت تمام اسلام دشمن قوتیں بالخصوص یہودی انتہائی ذلت و رسوائی سے دوچار ہونگے یہ وہ دور ہوگا جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی علیہ الرحمة دونوں اکٹھے ہونگے اور اسلام کا جھنڈا ہر چار جانب پوری قوت سے لہرا رہا ہوگا۔ قرآن کریم کی آیت لیظہرہ علی الدین کلہ کے ذیل میں تفسیر ابن جریر کے حوالہ سے معروف قادیانی مبلغ قاضی نذیر تسلیم کرتا ہے کہ یہ غلبہ امام مہدی کے آنے پر ہوگا

هذا عند خروج المهدي که اسلام کا یہ غلبہ تمام ادیان پر امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا

مفسرین کے ان بیانات سے واضح ہوتا ہے کہ قرب قیامت حضرت امام مہدی کے ظہور کی خبر صحیح ہے اور اسکے اشارے قرآن کریم میں بھی ملتے ہیں اگر حضرت امام مہدی کے ظہور کا قصہ بے اصل ہوتا یا یہ چودھویں صدی کیلئے کوئی من گھڑت کہانی ہے تو آپ ہی بتائیں اپنے وقت کے جلیل القدر مفسرین اور محدثین کبھی کھل کر کہتے کہ قرآن میں امام مہدی کے ظہور کے اشارے موجود ہیں۔

حضرت امام مہدی احادیث کی رو سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام مہدی کے قرب قیامت ظہور کرنے کی جو خبر دی ہے وہ متعدد احادیث میں موجود ہے حضور نے آپ کا ذکر بار بار کیا ہے اور ان سے متعلق بہت سے امور کی پیشگوئی فرمائی ہے اور اسکے مختلف پہلو بیان کئے ہیں۔ کیا حضور ﷺ نے آپ کا نام آپ کی ولدیت آپ کا حلیہ آپ کا مقام ظہور آپ کے دور کے حالات تک بیان نہیں کئے؟ یہ کیوں؟ تاکہ انکے پہچاننے میں کوئی شخص تذبذب میں نہ رہے اور کسی جھوٹے مہدی کے کسی جھوٹے خلیفہ کا شکار نہ ہو سکے۔

حضرت امام مہدی کا نسب نامہ

حضرت امام مہدی کا نام کیا ہے اور آپ کس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اسے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے آپ کی خبر سے بڑھ کر نہ کسی کا بیان درست ہو سکتا ہے نہ کسی خبر کی تائید کی جاسکتی ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لو لم يبق من الدنيا الا يوم واحد لطول الله ذالك اليوم حتى يبعث الله فيه رجلا منى او من اهل بيتى يواطئ اسمه اسى واسم ابيه اسم ابى (المحدث) (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۵۱۲ جامع ترمذی ج ۲ ص ۴۶)

(ترجمہ) اگر دنیا کے ختم ہونے میں ایک ہی دن باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دراز کر دیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں ایک آدمی بھیجے گا جو میرے خاندان سے ہوگا اس کا نام میرے نام پر ہوگا اور اسکے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر دنیا کے ختم ہونے میں ایک رات بھی باقی رہ جائے تو بھی اس کا ظہور ہو کر رہے گا

عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو لم يبق من الدنيا الا ليلة لملك فيها رجل من اهل ابیتى (العرف الوردی ص ۵۹)

یہاں رجل سے مراد حضرت مہدی ہیں المراد المہدی (فیض القدر ج ۵ ص ۴۴۲) سو اس حدیث میں حضور نے حضرت امام مہدی کا نام اور آپ کا خاندان واضح فرمادیا کہ اس شخص کا نام محمد ہوگا اور انکے والد کا نام عبداللہ ہوگا مولانا سید بدر عالم مہاجر مدنی اور مولانا محمد ادریس کاندھلوی لکھتے ہیں کہ آپ کی والدہ کا نام آمنہ ہوگا (ترجمان السنہ ج ۳ ص ۳۷۲۔ عقائد الاسلام ص ۱۲۸)

پھر آنحضرت ﷺ نے جس انداز میں یہ خبر دی ہے اس پر غور کریں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ حضرت امام مہدی کا قرب قیامت آنا یقینی ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں فخر المحدثین حضرت مولانا غلیل احمد سہارنپوری مہاجر مدنی شرح ابوداؤد میں لکھتے ہیں حضرت امام مہدی کا آنا یقینی اور پکی بات ہے اور ایسا ہو کر رہے گا

وحاصل معنی الحديث ان بعثته مؤكداً يقينى لا بد ان يكون ذلك
(بذل المجہود ج ۱ ص ۱۹۲)

حضرت امام مہدی کا خاندان

حضرت امام مہدی کس خاندان سے ہونگے اسے بھی مذکورہ روایت سے معلوم کیا جاسکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ہونگے۔ یعنی آپ کا اہل بیت سے ہونا بھی یقینی ہے۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

المہدی من عترتی من ولد فاطمہ (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۲ جمع الفوائد ج ۲ ص ۵۱۲ سنن ابن ماجہ ص ۳۰۰)

(ترجمہ) مہدی میرے خاندان سے ہوگا یعنی حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہونگے

حضرت علی مرتضیٰ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

المہدی من اهل البيت (المحدث) (سنن ابن ماجہ ص ۳۰۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ انکا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ انکا آنا حق ہے اور وہ اہل بیت میں سے ہونگے آپ نے فرمایا

نعم هو حق وهو من بنی فاطمه (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۶۰۱)

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں

کثیر الاحادیث دالة على ان المهدي يكون من اهل البيت من ذرية فاطمة رضي (الله تعالى عنها) من ولد الحسن لا الحسين (تعلیق الصبیح ج ۶ ص ۱۹۶)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت امام مہدی کا خاندان رسالت میں سے ہونا یقینی ہے شارح مشکوٰۃ حضرت علامہ نواب قطب الدین محدث دہلوی یہ بھی لکھتے ہیں

حضور کے ارشاد میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ حضور ﷺ کے ساتھ انکا تعلق صرف نسبی اور نسلی نہیں ہوگا بلکہ روحانی اور شرعی بھی ہوگا یعنی ان کا طور طریقہ اور ان کے عادات و معمولات حضور ﷺ کے طور و طریقے اور آپ کے عادات و معمولات کے مطابق ہونگے (مظاہر حق ج ۵ ص ۴۰) امام مہدی حضرت فاطمہؑ کے تحت جگر حضرت امام حسنؑ کی اولاد میں سے ہونگے محدث شہیر ملا علی قاری اور محدث جلیل حضرت مولانا خلیل احمد مہاجر مدنی لکھتے ہیں کہ آپ باپ کی جانب سے حسنی ہونگے جبکہ ماں کی جانب سے حسینی ہونگے

والاولی ان يقال من ولد هما بان يكون من جهة الاب حسنيا ومن جهة الام حسيني (بذل المجود ج ۷ ص ۱۹۳۔ مرقات ج ۱۰ ص ۱۷۲۔ مظاہر حق ج ۵ ص ۴۰)

محدث شہیر حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ آپ حسنی اور حسینی نسبتوں کے حامل اور جامع ہونگے ویمکن ان يكون جامعاً بين النسبتين الحسينين (مرقات ج ۱۰ ص ۱۷۲)

ایک ضعیف روایت میں انکا حضرت عباس کی نسل سے ہونا بھی بتایا گیا ہے بعض علماء نے لکھا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ آپ ماں کی جانب سے حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے ہونگے جبکہ باپ کی جانب سے حضرت عباس کے خاندان میں سے ہونگے اس لئے ان روایتوں میں کوئی تعارض نہیں رہتا تاہم صحیح یہ ہے کہ آپ حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے ہونگے کسی روایت میں یہ نہیں کہ آپ مغل خاندان سے ہونگے اور مرزا کہلائیں گے۔ حضرت علامہ حافظ ابن قیم حنبلی (۷۵۱ھ) نے حضرت امام مہدی کے حضرت امام حسنؑ کی اولاد ہونے میں ایک سرلطیف یہ بتایا ہے

وفى كونه من ولد الحسن سر لطيف وهو ان الحسن ترك الخلافة لله فجعل الله من ولده من يقوم بالخلافة الحق المتضمن الذى يملأ الارض وهذه سنة الله فى عباده انه من ترك لاجله شيئاً اعطاه الله او اعطى ذريته افضل منه (المنار المنيف ص ۱۳۹)

حضرت مہدی کے امام حسن کی اولاد میں سے ہونے میں ایک غامض نکتہ یہ ہے کہ آپ نے اللہ کی رضا کیلئے خلافت چھوڑ دی سوا اللہ تعالیٰ نے عالمی خلافت حقہ انکی نسل میں ٹھہرائی اللہ کی یہی سنت اس کے بندوں میں چلی آرہی ہے کہ جو کوئی اس کی رضا کیلئے کوئی چیز ترک کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے یا اس کی ذریت میں سے کسی کو اس سے بہتر چیز عطا فرمادیتے ہیں۔

حضرت علامہ عبدالرؤف مناوی (۱۰۲۹ھ) نے فیض القدر شرح جامع صغیر پر بھی یہ بات اپنے انداز میں بیان فرمائی ہے محدث شہیر حضرت ملا علی قاری (۱۰۱۴ھ) نے بھی یہاں ایک بڑی نفیس بات لکھی ہے آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کو یہ سعادت عطا فرمائی کہ سب انبیاء بنی اسرائیل ان کی اولاد میں سے ہوئے اور ان کے دوسرے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو یہ شرف عظیم نصیب ہوا کہ ان کی اولاد میں صرف خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے سر پر ختم نبوت کا تاج سجایا گیا اور یہ ایک ہی ہیرا سب پر فائق و ممتاز ہو گیا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت امام حسین کو جب یہ سعادت عطا کی کہ اس امت کے اکثر اولیاء اور ائمہ آپ کی اولاد میں ہوئے تو حضرت امام حسن کو یہ شرف عطا کر دیا کہ ان کی اولاد میں حضرت امام مہدی پیدا فرمایا جو سب کے قائم مقام ہو کر خاتم الاولیاء ہوئے ملا علی قاری کی نفیس عبارت قابل ملاحظہ ہے

والاظهر انه من جهة الاب حسنى ومن جانب الام حسيني قياسا على ما وقع فى ولدى ابراهيم وهما اسمعيل واسحق عليهم الصلاة والسلام حيث كان انبياء بنى اسرائيل كلهم من بنى اسحق وانما نبئى من ذرية اسمعيل نبينا صلى الله عليه وسلم وقام مقام الكل وعم العوض وصار خاتم الانبياء فكذلك لما ظهرت اكثر الائمة وأكابر الامة من اولاد الحسين فناسب ان ينجر الحسن بأن اعطى له ولد يكون خاتم الاولياء ويقوم مقام ساء الاصفياء على انه قد قيل لما نزل الحسن رضى الله عنه عن الخلافة الصورية كما فى ورد فى منقبتة فى الاحاديث النبوية أعطى له لواء الولاية المرتبة القطبية فالمناسب ان يكون من جملتها النسبة المهدوية المقارنة للنبوثة العيسوية واتفاقهما على أعلاء كلمة الملة النبوية على صاحبها ألوف السلام وآلاف التحية (مرقات ج ۱۰ ص ۱۷۲)

جیسا کہ ہم مقدمہ میں یہ بیان کر آئے ہیں کہ شیعہ حضرات کا عقیدہ ہے کہ حضرت امام مہدی بارہویں امام کے طور پر پیدا ہوئے تھے اور دو سال کی عمر میں عراق کے ایک غار میں غائب ہو گئے تھے اور اب وہی قرب قیامت میں وہاں سے نکلیں گے جہاں تک ان کے خاندان کا تعلق ہے شیعہ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ حضور کے خاندان سے ضرور ہونگے لیکن افسوس کہ آنحضرت ﷺ نے آپ کے والد محترم کا جو نام بتایا ہے یہ اسے تسلیم نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ امام مہدی کے باپ کا نام حسن عسکری ہے جبکہ حضور ﷺ نے امام مہدی کا نام محمد بن عبد اللہ بتایا ہے اب آپ ہی غور کریں کہ کیا بارہ صدیوں پہلے کے امام قرب قیامت کے امام مہدی ہو سکتے ہیں اور شیعہ کے مفروضہ امام مہدی کو تسلیم کرنا کسی طور پر درست راہ ہو سکتی ہے؟

رہا قادیانیوں کا یہ دعویٰ کہ مرزا غلام احمد قادیانی وہی امام مہدی ہے جس کی خبر حدیث میں دی گئی ہے تو آپ ہی بتائیں کیا مرزا غلام احمد کا نام وہی ہے جو حضور نے ارشاد فرمایا اور کیا اسکے باپ کا نام غلام مرتضیٰ اور اسکی ماں کا نام چراغ بی بی نہ تھا؟ اور کیا اس کا خاندان حضور کے بتائے ہوئے نام و خاندان سے الگ نہیں ہے؟ اگر ہے اور یقیناً ہے تو پھر مرزا کا دعویٰ مہدویت جھوٹ اور قادیانیوں کا اسے امام مہدی ماننا ایک بڑی غلطی نہیں ہے تو اور کیا ہے ہم اسکی تفصیل پہلے کر آئے ہیں۔ حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ (۱۳۴۶ھ) کی اس بات کا قادیانیوں کے پاس اگر کوئی جواب ہے تو پیش کرے

حدیث میں امام مہدی کی چار علامتیں نہایت صاف طور سے مذکور ہیں (۱) یہ کہ وہ عرب کے بادشاہ ہونگے (۲) یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر کے لوگوں میں سے ہونگے یعنی حضرت حسن اور حضرت حسین کی اولاد میں ہونگے (۳) یہ کہ ان کا نام محمد ہوگا (۴) یہ کہ ان کے باپ کا نام عبد اللہ ہوگا۔ قادیانیوں کا یہ دعویٰ کہ تمہاری عقل و فہم اور تمہارا علم اس میں تامل کر سکتا ہے کہ ان علامتوں میں سے ایک علامت بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی عرب کے بادشاہ تو کیا ہوتے انہیں تو وہاں کا جانا بھی نصیب نہ ہوا حج سے بھی محروم رہے باوجودیکہ حج ان پر فرض تھا مگر انہوں نے اس فرض کو ادا نہیں کیا اپنے آپ کو خادم رسول اور عاشق رسول کہتے تھے مگر مدینہ الرسول کی زیارت کو نہ گئے اور ہزاروں روپیہ مانگ مانگ کر منارہ وغیرہ پر صرف کر دیا..... دوسری علامت یہ بھی کہ وہ اہل بیت رسول اللہ ﷺ اور بنی فاطمہ میں ہونگے اس کا نہ پایا بھی نہایت ظاہر ہے کیونکہ مرزا قادیانی تو درجہ دوم کے شیخ صدیقی یا فاروقی بھی نہیں ہیں اہل بیت رسول ہونا تو بڑی دور کی بات ہے (دوسری شہادت آسمانی ص ۵۵)

حضرت امام مہدی کا حلیہ مبارک

حضرت امام مہدی کا حلیہ مبارک کیسا ہوگا اس کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث دیکھئے حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا المہدی منی اجلی الجبۃ اقلنی الانف (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۱۲) حضرت مہدی مجھ سے ہونگے وہ کھلی پیشانی والے اور طویل اور باریک ناک رکھتے ہونگے

حضرت علی مرتضیٰ کہتے ہیں کہ

المہدی فتی من قریش آدم ضرب من الرجال (منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۳۴ علی ہاشم مسند احمد)

(ترجمہ) حضرت مہدی قریش کے نوجوان ہونگے اور چہرہ پر بدن کے آدمی ہونگے

حضرت حذیفہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مہدی ایک چمکتے ہوئے تارے کی طرح ہونگے

المہدی رجل من ولدی وجہہ کالکوکب الدری (العرف الوردی ص ۶۶)

حضرت ابوامامہ سے مرفوع ایک روایت میں اس کے ساتھ یہ ارشاد گرامی بھی ملتا ہے کہ

فی خدہ الایمن خال اسود علیہ عبایتان قطوانیتان (کنز العمال ج ۱۴ ص ۲۶۸)

انکے دائیں گال پر سیاہ تل ہوگا اور وہ دو قطوانی عباسی بننے ہوئے ہوگا

ایک مرتبہ حضرت علی مرتضیٰ نے اپنے بیٹے حضرت حسن کو دیکھتے ہوئے فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ حضور ﷺ نے اسے سید فرمایا ہے اس کی اولاد میں ایک شخص ہوگا اس کا نام وہی ہوگا جو تمہارے نبی ﷺ کا ہے (یعنی محمد نام ہوگا) سیرت و اخلاق میں میرے بیٹے حسن کے مشابہ ہوگا البتہ شکل و صورت میں اسکے مشابہ نہ ہوگا (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

جہاں تک شکل و صورت کا تعلق ہے تو ایک اور حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت امام مہدی شکل و شباهت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ملتے جلتے ہونگے حضرت مولانا نادر لیس صاحب کاندھلوی لکھتے ہیں

صورت اور سیرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوگا (عقائد الاسلام ص ۱۲۸)

حضرت علامہ ابو محمد عبد الحق حقانی (صاحب تفسیر حقانی) اپنی کتاب عقائد اسلام میں لکھتے ہیں

حلیہ مبارک انکا یہ ہے قدماں بہ درازی قوی الجثہ رنگ سفید سرخی مائل چہرہ کشادہ ناک باریک و بلند زبان میں قدرے کلنت کہ جب کلام کرنے میں تنگ ہونگے تو زانو پر ہاتھ ماریں گے (عقائد اسلام ص ۱۸۲)

اس میں حضرت امام مہدی کا حلیہ بتایا گیا تاکہ کوئی دھوکہ باز مسلمانوں کو فریب نہ دے پائے آپ ہی غور کریں کہ حضرت امام مہدی کی علامات جس انداز میں بیان ہوئی ہیں وہ کیا بتاتی ہیں؟ وہ بتاتی ہیں قرب قیامت آنے والا شخص غیر معمولی ہوگا اسی لئے حضور پاک ﷺ نے انکی ایک ایک علامت واضح کر دی ہے تاکہ ان کے پہچاننے میں کوئی شک و شبہ نہ رہے۔

(نوٹ) شیعہ کے بارہویں مفروضہ امام مہدی کا حلیہ ہمارے سامنے نہیں نہ کسی کتاب میں اسکی پوری تفصیل ملتی ہے اور اگر کہیں ملے تو بھی یہ ایک دروغ بیانی ہوگی ہاں قادیانیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ مرزا غلام احمد کی تصویر پر ایک مرتبہ پھر نظر ڈالیں اور انصاف سے بتائیں کیا وہ امام مہدی کے نقشے پر پورا اترتا ہے؟ نہ نام ہے نہ خاندان ہے شکل و صورت سے بھی گیا گزرا ہے مگر دعویٰ ہے کہ وہ امام مہدی ہے..... لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

حضرت امام مہدی کی جائے پیدائش

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام مہدی کے آنے کی خبر دی ہے تاہم یہ نہیں فرمایا کہ آپ کہاں اور کب پیدا ہونگے البتہ حضرت علی مرتضیٰ سے ایک قول یہ ہے کہ آپ مدینہ میں پیدا ہونگے

مولد المہدی المدینۃ رواہ نعیم بن حماد عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ (الاشاعۃ ص ۸۳ للعلامة البرزنجی المتوفی ۱۱۰۳ھ)

ہاں حضور ﷺ نے اس کا ضرور پتہ دیا کہ آپ کن حالات میں ظہور فرمائیں گے اور یہ حالات بڑے سخت ہوں گے

حضرت امام مہدی کب آئیں گے؟

محدث جلیل حضرت مولانا سید بدر عالم مہاجر مدنی لکھتے ہیں

آپ کے ظہور سے قبل ملک عرب و شام میں ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص (جس کا نام عروہ یا عبداللہ یا عتبہ بن ہند ہوگا) جو سادات کے قتل سے اپنے ہاتھ رنکین کرے گا اسکا حکم ملک شام و مصر کے اطراف میں چلے گا اس درمیان میں بادشاہ روم کی عیسائیوں کے ایک گروہ سے جنگ اور دوسرے فرقہ سے صلح ہوگی لڑنے والا فریق قسطنطنیہ پر قبضہ کر لے گا بادشاہ روم دار الخلافہ کو چھوڑ کر ملک شام میں پہنچ جائے گا اور عیسائیوں کے دوسرے فریق کی مدد سے اسلامی فوج ایک خون ریز جنگ کے بعد فریق مخالف پر فتح پائے گی دشمن کی شکست کے بعد موافق فریق میں سے ایک شخص نعرہ لگائے گا کہ صلیب غالب ہوگئی اور اسی کے نام سے یہ فتح ملی ہے یہ سن کر اسلامی لشکر میں سے ایک شخص اس سے مار پیٹ کرے گا اور کہے گا کہ نہیں دین اسلام غالب ہوا اور اسی کی وجہ سے یہ فتح نصیب ہوئی یہ دونوں اپنی اپنی قوم کو مدد کیلئے پکاریں گے جس کی وجہ سے فوج میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی بادشاہ اسلام شہید ہو جائے گا عیسائی ملک شام پر قبضہ کر لیں گے اور آپس میں ان دونوں عیسائی قوموں کی صلح ہو جائے گی باقی مسلمان مدینہ منورہ کی طرف چلے آئیں گے عیسائیوں کی حکومت خیبر تک بڑھ جائے گی اس وقت مسلمان اس فکر میں ہونگے کہ امام مہدی کو تلاش کرنا چاہیے تاکہ ان کے ذریعہ سے یہ مصیبتیں دور ہوں اور دشمن کے پنجے سے نجات ملے (ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۳۷۳)

مستدرک للحاکم کی ایک روایت میں حضرت ثوبان سے مروی روایت میں ہے کہ

تمہارے خزانہ کے پاس تین آدمی جنگ کریں گے یہ تینوں ایک خلیفہ کے لڑکے ہونگے پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کو نہ مل سکے گا اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے والے نمودار ہونگے اور وہ تم سے اس قدر شدت کے ساتھ لڑائی کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ ہوگی (پھر آپ نے کوئی بات ارشاد فرمائی) پھر فرمایا کہ پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا (مستدرک ج ۴ ص ۴۶۳)

تابعی کبیر حضرت امام مجاہد (۱۰۰ھ) نے ایک صحابی کی زبانی نقل کیا ہے کہ

ان المہدی لا یخرج حتی تقتل النفس الزکیة فاذا قتلت النفس الزکیة غضب علیہم من فی السماء ومن فی الارض (المصنف لابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

امام مہدی اس وقت ظاہر ہونگے جب ایک (نفس زکیہ یعنی) بے قصور جان کو قتل کیا جائے گا جب انکا قتل ہوگا تو زمین و آسمان والے ان پر غضب ناک ہونگے

علماء عظام کی اپنی کتابوں میں بہت سے علامات نقل کیں ہیں ان منقول روایات اور بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ امام مہدی کے ظہور سے قبل کفر و شر ہر جگہ

دندان تا پھر رہا ہوگا خدا کی زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی اور کہیں انسانی جان کی کوئی قدر باقی نہ رہے گی ظالم اپنے ظلم کی انتہا تک جا چکا ہوگا اور مظلوم کی داد دے دیں کہیں نہ ہوگی اللہ تعالیٰ ان حالات میں امام مہدی کو ظاہر فرمائیں گے اور وہ تشریف لا کر اہل اسلام کی قیادت کریں گے اور خدا کی زمین پھر سے عدل و انصاف کا نظارہ کرے گی اور خدا کی برکتیں اور نعمتیں اہل زمین دیکھیں گے اور یہ قرب قیامت ہوگا حضرت محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی مرتضیٰ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص نے آپ سے حضرت امام مہدی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اپنے ہاتھ سے سات کا عدد بتایا اور فرمایا

ذلك يخرج في آخر الزمان (المستدرک للحاکم ج ۴ ص ۵۵۴)

امام مہدی کا آنا آخر زمان میں ہوگا

امام ابو الحسن احمد النواوی (۳۳۶ھ) حدیث یکون اثنا عشر خلیفۃ کی شرح میں فرماتے ہیں

المهدي الذي يخرج في آخر الزمان (فتح الباری ۱۳ ص ۲۱۲)

حضرت علامہ محمد بن محمد سنوسی (۸۹۵ھ) امام منکم کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

يعني الامام المهدي الاتي في آخر الزمان (اکمال الاکمال شرح مسلم

ج ۱ ص ۲۶۸)

حضرت علامہ حافظ ابن کثیر (۷۷۷ھ) لکھتے ہیں کہ امام مہدی کا ظہور آخر دور میں ہوگا اور یہ کہ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ظہور پذیر ہونگے

انه يكون في آخر الدهر واظن ظهوره يكون قبل نزول عيسى ابن مريم كما دلت على ذلك الاحاديث (التلخیص ۲۳)

علامہ عبدالرحمن مبارک پوری ایک حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں

انه لا بد في آخر الزمان (تحفة الاخوان ج ۶ ص ۴۸۴)

حضرت علی مرتضیٰ سے کسی نے حضرت مہدی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ انکا آنا آخری زمانہ میں ہوگا اور حال یہ ہوگا کہ اللہ اللہ کرنے والے ایک شخص کو قتل کر دیا جائے گا

فيجمع الله تعالى له قوما قزع كقزع السحاب يولف الله قلوبهم لا يستوحشون الى احد ولا يفرحون باحد يدخل فيهم على عدة اصحاب بدر لم يسبقهم الاولون ولا يدركهم الآخرون وعلى عدة اصحاب طالوت الذين جاؤوا معه النهر (مستدرک حاکم)

قال ابو عبد الله الحاكم هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ووافقه الذهبي رحمه الله تعالى (المستدرک مع التلخیص ج ۴ ص ۵۵۴)

اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس جمع کر دے گا جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور ان میں الفت و محبت پیدا کر دے گا یہ لوگ نہ تو کسی سے خوف کھائیں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے امام مہدی کے پاس جمع ہونے والے یہ خوش قسمت لوگ اصحاب بدر کی تعداد (۳۱۳) کے برابر ہونگے اس کو ایک ایسی خاص (جزوی) فضیلت ملے گی جو پہلے کسی کو نہ ملی ہوگی نہ بعد والے کو نصیب ہوگی ان کی تعداد اصحاب طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی (یعنی وہی ۳۱۳) جنہوں نے حضرت طالوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا۔

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ لکھتے ہیں کہ آپ کا آنا قرب قیامت میں ہوگا

وہم چنیں ما بیقین میدانیم کہ شارع علیہ الصلاۃ والسلام نص فرمودہ است بآنکہ امام مہدی درآوان قیامت موجود خواهد شد ووی عند اللہ وعند رسولہ امام برحق است وپر خواهد کرد زمین را بہ عدل و انصاف چنانکہ پیش ازوے پرشد باشد بجور و ظلم پس بایں کلمہ افادہ فرمودہ اند کہ استخلاف امام مہدی واجب شد اتباع وی درآنچہ تعلق بخلیفہ وارو..... (ازالۃ الخفاء عن خلافتہ اختلفاء ج ۱ ص ۶)

(ترجمہ) اسی طرح ہم یقینی طور پر جانتے ہیں کہ شارع علیہ الصلاۃ والسلام نے اس بات پر نص فرمادی ہے کہ قیامت کے قریب امام مہدی ظاہر ہونگے اور وہ اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک امام برحق ہونگے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ ان سے پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی پس (شارع نے اپنے) اس بیان سے امام مہدی کا خلیفہ بنانا ظاہر فرمادیا ہے اور جب امام مہدی کی خلافت کا وقت آئے گا تو (شارع کے اس ارشاد سے) امام مہدی کی اتباع ان امور میں واجب ہوگی جو خلیفہ سے متعلق ہیں۔

حضرت علامہ ابو محمد عبدالحق تھانی لکھتے ہیں کہ

آپ کا ظہور چالیس سال کی عمر میں ہوگا بعد اسکے سات یا آٹھ برس تک علی اختلاف الروایہ زندہ رہیں گے (عقائد اسلام ص ۱۸۲) یہ سات اور آٹھ سال کس رفتار زمانہ سے چلیں گے یہ اسی وقت پتہ چلے گا جب حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا۔

ہرمجدون کا معرکہ

ڈاکٹر شاہد مسعود اپنی کتاب ﴿وقت کا خاتمہ﴾ میں لکھتے ہیں امام مہدی کے ظہور سے پہلے ایک جنگ ہرمجدون کے نام سے ہوگی اور اس کا ذکر پہلی کتابوں میں موجود ہے جبکہ موجودہ دور کے عیسائی رہنما (سیاسی ہوں یا مذہبی) اس پر پوری طرح یقین رکھتے ہیں اور یہود کے ہاں بھی اس کی اہمیت مسلم ہے موصوف لکھتے ہیں

امام مہدی کا ظہور ہرمجدون کی جنگ کے بعد ہوگا خصوصاً ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے واقعات کے بعد یہودیت کے ریبیوں اور عیسائیت کے مبلغین نے اس سانحے کو انجیل اور یہودی صحیفوں میں پائی جانے والی بعض پیشگوئیوں کی تکمیل قرار دیا اور اکثر نے افغانستان اور عراق پر امریکہ اور برطانیہ کی فوجی کارروائی کو بائبل کی ایک پیش گوئی یعنی ہرمجدون یا حق و باطل کے درمیان آخری عظیم جنگ کا مقدمہ قرار دیا عجیب بات یہ ہے کہ ہرمجدون کے ثبوت کے لئے اہل کتاب کے اقوال تو تواتر کے ساتھ کثرت سے وارد ہوئے ہیں لیکن بہت سے مسلمان تو جانتے ہی نہیں کہ یہ ہرمجدون کیا ہے اور اس خطرناک لفظ کے اہل کتاب کی لغت میں کیا معنی ہیں

ہرمجدون عبرانی زبان کا لفظ ہے جو دو مقطعوں سے مل کر بنا ہے عبرانی زبان میں ”ہر“ کا مطلب پہاڑ ہے اور ”مجیدو“ فلسطین کی ایک وادی کا نام ہے البتہ اب یہاں کوئی پہاڑ موجود نہیں ہے آنے والی جنگ کا میدان یہی ہوگا جو شمال مجیدو سے لے کر جنوب میں ایدون تک دو سو میل کے فاصلے پر پھیلا ہوا ہے جبکہ مغرب میں یہ میدان بحیرہ ابیض متوسط سے لے کر مغرب میں مہاب کے ٹیلوں تک سو میل کے فاصلے تک چلا گیا ہے

فوجی ماہرین خاص طور پر پرانے حملہ آور اس علاقے کو ستر بجک موقع محل کے لحاظ سے بڑی اہمیت دیتے رہے ہیں یہاں آباد شہر تاریخ نے بیس مرتبہ یعنی یروشلم سے بھی زیادہ اجڑتے دیکھا ہے تاریخ کے صفحات میں درج دنیا کی قدیم ترین جنگ ۱۲۷۹ قبل مسیح میں طمس سوم نے اپنے لشکر کے ساتھ یہاں آباد شہر پر قبضہ کیا تھا

جنگ عظیم اول کے دوران بھی یہ مقام تب اہمیت کر گیا تھا جب برطانوی جنرل البائن نے تین ہزار سال پہلے طمس سوم کی حکمت عملی کو دہراتے ہوئے ترکوں کو بے خبری کے عالم میں گھیر لیا تھا۔ ہرمجدون کے لفظ سے اہل کتاب واقف ہیں کیونکہ یہ لفظ ان کی مقدس کتابوں اور ان کے علماء کے ہاں بحث میں بکثرت ہوتا ہے..... انجیل میں ہے

تمام شیطانی رجیم اور دنیا کی فوج..... سب ہرمجدون نامی جگہ پر جمع ہونگے (سفر الرویا انجیل ۱۹-۱۶)

سات امریکی صدور ہرمجدون پر یقین اور اعتماد کے ساتھ اپنی پالیسیاں وضع کیا کرتے تھے اپنی صدارتی مہم کے دوران امریکی صدر رونالڈ ریگن نے کہا۔

”موجودہ نسل ہرمجدون کا معرکہ ضرور دیکھے گی..... یہ کل بھی رونما ہو سکتا ہے“

اپنی تقریر کا اختتام صدر ریگن نے مغربی دنیا کے عوام کا خدا پر مکمل اعتقاد اور سوویت یونین کی شیطانی سلطنت پر ان کی یقینی فتح کی پیش گوئی کیلئے انجیل کے یہ الفاظ دہراتے ہوئے کہا

خدا نے ان کو طاقت دے دی جو کمزور تھے تاکہ وہ عقاب کی طرح اپنے پر پھیلا کر آگے بڑھیں اور خوفزدہ نہ ہوں

صدر ریگن کے خطاب کے بعد سوویت یونین نے اپنی ایٹمی تنصیبات کو ہائی الرٹ کر دیا تھا اور ایک انتہائی خطرناک صورت حال یوں پیدا ہو گئی کہ معمولی سے حملے کی خبر کے شک پر سوویت یونین امریکہ پر حملے کی طرف پیش قدمی کر سکتا تھا

امریکی ٹی وی پر مذہبی پروگرام پیش کرنے معروف امریکی مذہبی دانشور اور مناظر جمی سواگرٹ نے لکھا

میں چاہتا ہوں کہ میں کہہ سکوں کہ ہماری صلح ہونے والی ہے مگر میں آنے والے ہرمجدون کے معرکہ پر یقین رکھتا ہوں بیشک ہرمجدون آ کر رہے گا وادی ”مجیدو“ میں گھمسان کا رن پڑے گا وہ ضرور آئے گا صلح کے جس معاہدے پر وہ دستخط کرنا چاہیں کرلیس معاہدہ کبھی پورا نہیں ہوگا کیونکہ تاریخ دن آنے والے

ہیں (Prophecy and Politics P 37)

یہودیت کی اصطلاح میں ہرمجدون قیامت سے پہلے رونما ہونے والے بہت سے واقعات کی خبروں پر مبنی ایک عقیدہ ہے اس عقیدے کے مطابق یہودی دنیا کے مختلف علاقوں سے آ کر بیت المقدس میں آباد ہو جائیں گے چنانچہ ان کے کہنے کے مطابق اسرائیل کی حکومت اسی پیش گوئی کا نتیجہ ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد پوری دنیا یہودیوں کی دشمن ہو جائے گی اور بہت سی قوتیں مل کر ایک ساتھ یہودیوں کے خلاف جنگ کرے گی اس جنگ میں خدا اسرائیل کی طرف سے لڑے گا اور حملہ آور کو شکست ہوگی (ماخوذ از وقت کا خاتمہ ص ۷۲)

قادیانی مغالطہ اور اس کا جواب

قادیانی علماء کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ مہدی ۱۲۴۰ھ کے بعد آئے گا چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۲۴۰ھ کے بعد دعویٰ کیا ہے اس لئے حدیث کی رو سے وہی مہدی معبود ہے؟ قادیانی علماء کا یہ بیان راقم الحروف نے خود ان کے ٹی وی پر سنا ہے۔

الجواب۔ قادیانی علماء کا یہ بیان سوائے مغالطہ کے اور کچھ نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث میں یہ بات نہیں کہ مہدی ۱۲۴۰ھ کے بعد آئے گا قادیان میں بیٹھے قادیانی مبلغین ایم ٹی وی پر بیٹھ کر بے بنیاد یہ کہتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے اور قادیانی جہلاء ہیں کہ وہ اسے مرزا غلام احمد کے دعویٰ کی زبردست دلیل سمجھے بیٹھے ہیں۔ پھر یہ لوگ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ مرزا غلام احمد تو خود دعویٰ مہدویت سے دستبردار ہو چکا تھا اور مہدی کے بارے میں وارد شدہ ساری روایات کو وہ بیک قلم مسٹر درکچکا ہے اس کے باوجود قادیانی مبلغین کا اسے مہدی ثابت کرنا اور اس کے لئے موضوع روایات کا سہارا لینا دجل اور دھوکہ نہیں تو اور کیا ہے؟ قادیانی مبلغین اسی قسم کی بے سرو پا باتوں سے اپنے عوام کو دھوکہ دیتے ہیں اور قادیانی عوام یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا مربی انہیں صحیح بات کہہ رہا ہے

حضرت امام مہدی کے ظہور کا ایک نشان؟

قادیانی علماء اور ان کے مربیان نے اپنے بیان میں اس بات کا بھی دعویٰ کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ مہدی ۱۲۴۰ھ سے پہلے نہیں آئے گا اور حضور نے یہ بھی بتایا ہے کہ اس کے دور میں چاند اور سورج گرہن ہونگے جب یہ ہو جائے تو پھر اب کسی اور مہدی کا انتظار نہ کرنا کیونکہ وہ اب آچکا ہے چونکہ مرزا غلام احمد ۱۲۴۰ھ کے بعد آیا اور اسکے دور میں یہ دونوں نشانیاں ظہور میں آچکی ہیں اسلئے وہی مہدی ہے اب کسی مہدی کا انتظار نہ کرو بلکہ مرزا کو مہدی مان لو۔

الجواب۔ ہم ابھی یہ عرض کر آئے ہیں کہ مرزا غلام احمد کو مہدی ثابت کرنے کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جب وہ خود بھی آخر تک اس کا مدعی رہا ہو۔ اور یہ بات کسی سے چھپی نہیں ہے کہ مرزا غلام احمد پہلے مہدویت کا مدعی تھا مگر پھر اس نے یہ دعویٰ ترک کر دیا اور ان تمام احادیث کو (سوائے ایک کے) مردود و موضوع اور مجروح و متروک قرار دے چکا ہے جو مہدی سے متعلق ہیں اسلئے قادیانی مربیان کا مرزا کو مہدی قرار دینا اور اسکے لئے دلائل لانا ہی سرے سے ہی باطل ہے یہ تو مدعی سست گواہ چست والی بات ہے کہ مدعی تو دعویٰ مہدویت سے ہاتھ اٹھا چکا مگر گواہ ہیں کہ اسے اب تک مہدی بنانے پر تلے ہوئے ہیں

جہاں تک مہدی کی ان دونوں نشانوں کا تعلق ہے جسے قادیانی علماء حدیث رسول کہہ کر پیش کرتے ہیں یہ بھی جھوٹ اور دھوکہ ہے قادیانی علماء جس روایت سے دھوکہ دیتے ہیں وہ یہ ہے
حضرت محمد بن علی کہتے ہیں کہ

ان لمہدینا آیتین لم تکنونا منذ خلق الله السموات والارض تنكسف القمر لاول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس في النصف منه ولم تکنونا منذ خلق الله السموات والارض (سنن دارقطنی ج ۲ ص ۵۱)

(ترجمہ) ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ایسی ہوں گی کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین بنائے ہیں ایسی علامتیں کبھی اس سے پہلے ظہور میں نہیں آئی ہوں گی ایک تو چاند گرہن لگے گا رمضان کی پہلی رات میں اور دوسرا سورج گرہن لگے گا رمضان کے نصف میں اور جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے ایسے گرہن (ان تاریخوں میں) کبھی نہیں لگے ہونگے

اس روایت کے متعلق یہ بات ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہئے کہ یہ نہ حضور ﷺ کی حدیث ہے نہ کسی صحابی کا بیان ہے قادیانی مبلغین اسے حضور کی پیشگوئی بتاتے ہیں اور پھر اسے مرزا غلام احمد قادیانی پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ جھوٹ کہتے ہیں حدیث کی کسی کتاب میں بھی یہ روایت حدیث نبوی کے نام سے موجود نہیں ہے بلکہ یہ محمد بن علی کے نام سے منقول ہے

یہ محمد بن علی کون ہیں؟ حضرت امام باقر ہیں یا کوئی اور اس کا حتمی تعین کرنا کارے دارد۔ پھر یہ روایت جس طریق سے آرہی ہے اسے دیکھئے اس روایت کا پہلا روای عمر بن شمر ہے جس کے متعلق علماء رجال نے سخت سے سخت تر الفاظ استعمال کئے ہیں اور بتایا ہے کہ یہ پرلے درجے کا جھوٹا رافضی تھا اسکی زبان صحابہ کو برا کہتے ذرا نہیں شرماتی تھی وہ بڑوں کے نام پر من گھڑت باتیں بنانے میں بڑا ماہر تھا حضرت علامہ امام شمس الدین ذہبی جیسے فن رجال کے ماہر نے اسے لیس بشتی کذاب رافضی یشتم الصحابة یروی الموضوعات عن الثقات منکر الحدیث لایکتب حدیثہ اور متروک الحدیث تک کہا ہے اس سے آپ اس روایت کی حقیقت کا کچھ اندازہ کر سکتے ہیں۔

پھر ایک اور راوی جابر کے نام سے اس روایت کی سند میں موجود ہے اور کسی کو معلوم نہیں کہ یہ جناب جابر ہیں کون؟ اگر یہاں جابر سے مراد جابر جعفی ہی ہیں تو حضرت امام ابوحنیفہ کا اسکے بارے میں ارشاد یہ ہے کہ میں نے اس سے بڑا جھوٹا آدمی کہیں نہیں دیکھا (تہذیب التہذیب لابن حجر العسقلانی ج ۲ ص ۴۹) علاوہ ازیں اس سند میں تیسرے بزرگ محمد بن علی ہیں اگر واقعی یہ حضرت امام باقر ہی ہیں تو بھی اس روایت میں وزن لانا مشکل ہے کیونکہ امام ذہبی کے بقول عمر و ایسا آدمی تھا جو بڑے کے نام پر اپنی بات آگے کر دیتا تھا اسلئے اس کی بات کا اعتبار کس طرح کیا جاسکتا ہے

تاہم کسی درجے میں بھی یہ قول تسلیم کیا جائے اور یہ نشان واقعی حضرت امام مہدی کے ظہور کا عنوان ہو تو یہ ایک ثرق عادت عمل ہوگا اور اس میں حضرت امام مہدی کی کرامت کا اظہار ہوگا مذکورہ بیان پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اس میں عام عادت سے ہٹ کر ایک ایسے عمل کے وقوع میں آنے کی پیشگوئی کی گئی

ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا ہوگا کائنات کے نظام پر ایک نیا رنگ دکھائی دے گا جو دراصل حضرت امام مہدی کے ظہور و رخسار کی سچائی کا عنوان ہوگا رہا قادیانیوں کا یہ دعویٰ کہ مرزا غلام احمد کے دور میں اس طرح کا عمل واقع ہو چکا ہے تو یہ کھلا جھوٹ ہے اس کے زمانہ میں جو عمل ظاہر ہوا وہ نیا نہ تھا یہی عمل اس سے پہلے بھی بارہا ظہور میں آچکا تھا اب روایت کے الفاظ میں کھینچ تان کر کے اسے اپنے مطلب پر لانا ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کی پرانی عادت رہی ہے جب وہ یہ مکارانہ کھیل قرآن وحدیث کے ساتھ بڑی بے دردی سے کھیل سکتا ہے تو اس بیان کی اسکے سامنے کیا حیثیت ہے اور وہ اسے کس طرح معاف کر سکتا ہے سو یہ اسکا وہ مغالطہ ہے جس میں قادیانی جہلاء تو آ سکتے ہیں مگر مسلمان اور انکے علماء و طلباء نہیں۔

فلکیات کے ماہرین بتاتے ہیں گزشتہ بارہ صدیوں میں اس قسم کا واقعہ ساٹھ مرتبہ کے قریب پیش آچکا ہے اور اس زمانہ میں مسیحیت اور مہدویت کا دعویٰ کرنے والے موجود تھے مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری مرحوم لکھتے ہیں

مرزا صاحب کا یہ بیان ناقابل التفات ہے کہ دونوں نشان میرے سوا کسی مدعی نبوت کے واسطے جمع نہیں ہوئے کیونکہ کتاب حدائق النجوم (صفحہ ۷۰۲-۷۰۳) اور اسٹرونومی مؤلفہ مسٹر نارمن لوکیر (ص ۱۰۲) اور مسٹر کیتھ کی کتاب یوراف دی گلوبس (۲۷۳-۲۷۶) جدول کسوف و خسوف کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ تیرہ صدیوں میں (۱۸ ہجری سے ۱۳۱۲ھ ہجری تک) ساٹھ مرتبہ رمضان المبارک میں اجتماع کسوفین ہوا اور قارئین خاکسار راقم الحروف کی کتاب ائمہ تلبیس کے مطالعہ سے معلوم کر سکتے ہیں کہ ان تیرہ صدیوں میں بیسیوں مدعیان مہدویت و نبوت ہر قرن میں مسند ترویج پر بیٹھ کر خلق خدا کو گمراہ کرتے رہے ہیں

ایران میں مرزا محمد علی باب نے ۱۲۶۰ھ میں مہدویت کا دعویٰ کیا تھا اس کے ساتویں سال یعنی رمضان ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۸۵۱ء میں ۱۳ اور ۲۸ رمضان کو خسوف و کسوف کا اجتماع ہوا اس کے مارے جانے کے بعد اس کے دونوں جانشین صبح ازل اور بہاء اللہ بھی مہدویت اور مقام منظر ہرہ اللہ کے مدعی تھے پس مرزا کا یہ زعم کہ ۱۸۹۴ء کا اجتماع کسوفین میری مہدویت کا نشان تھا انتہا درجہ کی جسارت اور دیدہ دلیری ہے (رئیس قادیان ج ۲ ص ۲۰۰)

موصوف اس سے پہلے یہ بھی لکھ آئے ہیں

مرزا صاحب کا یہ دعویٰ بھی سخت لغو ہے کہ اس گمراہی کے وقت مہدی موعود ہونے کا کوئی مدعی زمین پر بجز میرے نہیں تھا کیونکہ قادیانی صاحب ہی کے زمانہ میں محمد احمد مہدی سوڈان میں ناقوس مہدویت بجا رہا تھا (ایضاح ج ۲ ص ۱۹۹)

چونکہ قادیانی مبلغین وقتاً فوقتاً اس روایت کو پیش کر کے مرزا قادیانی کی مہدویت کو ثابت کرتے ہیں راقم الحروف نے مناسب جانا کہ موضوع کی مناسبت سے یہ بحث بھی اپنی پوری تفصیل سے سامنے آجائے اس سلسلے میں استادنا المکرم محقق العصر حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب دامت برکاتہم کا ایک نہایت ہی فاضلانہ مضمون ماہنامہ الہلال مانچسٹر ج ۱۴ شمارہ ۷ (جولائی ۱۹۹۵ء) کی اشاعت میں شائع ہوا تھا جسے اس کتاب کے آخر میں شامل کر دیا گیا ہے تاکہ قادیانی دوست مرزا غلام احمد اور قادیانی مبلغین کے اس مغالطہ کا پردہ چاک ہوتے خود اپنی آنکھوں دیکھ سکیں۔

حضرت امام مہدی کی بیعت کہاں ہوگی

حضرت امام مہدی کی ولادت کہاں ہوگی یہ اللہ کے علم میں ہے تاہم احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آپ مدینہ منورہ میں ہونگے وہاں سے مکہ مکرمہ آجائیں گے اور یہاں بیت اللہ کا طواف کرتے آپ پہچان لئے جائیں گے اور اہل اسلام آپ سے بیعت کی درخواست کریں گے اور اس پر اصرار کریں گے آپ کی طرف سے بیعت کا انکار ہوگا بعد ازاں آپ کی بیعت کی جائے گی یہ بیعت رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ہوگی حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں

یبایع رجل بین الرکن والمقام ولن یستحل هذا البیت الا اہله فاذا استحلوه فلا تسأل عن ہلکة العرب ثم تجئی الحبشة فتخرب خرابا لا یعمر بعده ابدًا وہم الذین یستخرجون کنزہ (متدرک ج ۴ ص ۴۹۹ منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۳۳- مجمع الزوائد ج ۳ ص ۲۹۸- مسند احمد ج ۲ ص ۲۹۱ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۵۲)

ایک شخص کی مقام ابراہیم اور رکن کے درمیان بیعت کی جائے گی اور بیت اللہ کی حرمت وہیں کے لوگ پامال کریں گے اور جب یہ پامالی ہوگی تو اس وقت اہل عرب کی ہمہ گیر ہلاکت ہوگی پھر حبشی قوم اس پر چڑھائی کرے گی اور کعبہ مشرفہ کو بالکل ویران کر دے گی اس ویرانی کے بعد پھر یہ کبھی آباد نہ ہوگا یہی حبشی اسکا (مدفون) خزانہ نکال کر لے جائیں گے

یہاں رجل سے مراد حضرت مہدی ہیں حضرت علامہ قرطبی لکھتے ہیں

اما قوله فی حدیث ابی ہریرۃ یبایع لرجل بین الرکن والمقام فهو المہدی الذی یشاء فی آخر الزمان (التذکرۃ ج ۲ ص ۲۸۷)

حضرت امام مہدی کا پہلے حرمین میں ظاہر ہونا علماء کے ہاں معروف رہا ہے محدث کبیر حضرت مولانا ملا علی القاری (۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں

فترتيب القضية ان المهدي يظهر اولاً في الحرمين الشريفين ثم ياتي بيت المقدس (شرح فقہ اکبر ص ۱۳۶)

حضرت امام مہدی پہلے حرمین شریفین میں ظاہر ہونگے بعد ازاں بیت المقدس جائیں گے
حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی شان یہ ہوگی کہ ایک غیبی آواز آئے گی کہ یہ
مہدی ہے اس کے پیچھے پیچھے چلو

عن عبدالله بن عمر قال قال رسول الله ﷺ يخرج المهدي وعلى راسه ملك ينادي ان هذا المهدي فاتبعوه
اخرجه ابونعيم (العرف الوردی ص ۶۱)

حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم امام مہدی کو پالو تو انکی بیعت کر لینا اگرچہ تمہیں برف پر گھسیٹ کر ہی کیوں نہ آنا پڑے اسلئے
کہ وہ اس زمین پر خدا کا خلیفہ ہے

فاذا رايتموه فبايعوه ولو حبوا على الثلج فانه خليفة الله المهدي (سنن ابن ماجہ ص ۳۱۰)

حضرت امام حاکم اس روایت پر لکھتے ہیں

هذا حديث صحيح على شرط الشيخين (متدرک ج ۴ ص ۵۱۰)

علامہ قرطبی اس روایت پر لکھتے ہیں اسنادہ صحیح (التذکرۃ ج ۲ ص ۲۹۶)

شیخ نواز احمد زمری اسکے حاشیہ پر لکھتے ہیں

هذا اسناد قوي صحيح وصحة الحاكم واقره الذهبي (ايضا)

حضرت علامہ حافظ ابن کثیر اس روایت پر لکھتے ہیں

وهذا اسناده قوي صحيح (علامات يوم القيامة ص ۳۲ طبع بیروت)

حضرت علامہ ابو محمد عبدالحق حقانی لکھتے ہیں

لوگ ان کو (یعنی حضرت مہدی کو) پہچان کر ان سے بیعت کریں گے اور اپنا بادشاہ بنادیں گے اس وقت غیب سے یہ آواز آوے گی کہ

خليفة الله المهدي فاستمعوا واطيعوا کہ خدا کا خلیفہ یہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اطاعت کرو (عقائد اسلام ص ۱۸۴)

حضرت امام مہدی کا خطبہ

حضرت امام مہدی مسلمانوں سے بیعت لینے کے بعد انہیں خطبہ دیں گے اور انہیں قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کی تعلیم و تبلیغ کریں گے آپ
فرمائیں گے کہ اے لوگو میں تم سب کو اللہ کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں تم سب اللہ کو یاد کرو اور یاد رکھو کہ قیامت کے دن اس کے سامنے کھڑا ہونا ہے اللہ
تعالیٰ نے تم پر اپنی حجت تمام فرمادی انبیاء کرام مبعوث فرمائے کتابیں نازل فرمائیں اور تمہیں حکم دیا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اللہ تعالیٰ اور اس
کے رسول کی فرمانبرداری پر محافظت کرو اور جن چیزوں کو قرآن نے زندہ کرنے کا حکم دیا ہے اس کو زندہ کرو اور جن کو مٹانے کا حکم دیا ہے اس کو ختم کرو و پدایت
کے کاموں اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد و معاونت کرو اسلئے کہ دنیا کے مٹنے کا وقت قریب آگیا ہے اور وہ بس اب رخصت ہونے والی ہے سو میں تمہیں
اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری قرآن کریم کے حکموں پر عمل اور باطل کو مٹانے اور سنتوں کے زندہ کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔

اذكركم الله أيها الناس ومقامكم بين يدي ربكم فقد اتخذ الحجة وبعث الانبياء وأنزل الكتاب وأمركم ان لا
تشرکوا به شيئاً وأن تحافظوا على طاعته وطاعة رسوله وأن تحيوا ما أحياء القرآن وتميتوا ما أمات وتكونوا
اعوانا على الهدى ووزرا على التقوى فان الدنا قد دنا فناؤها وزوالها وأذنت بالوداع فاني أدعوكم الى الله
والى رسوله والعمل بكتابه وامانة الباطل واحياء سنته (کتاب الفتن ص ۲۴۱ طبع بیروت)

حضرت امام کے ساتھ نصرت الہی اور تائیدات غیبی

حضرت امام مہدی اللہ تعالیٰ کے ان مقبولین میں سے ایک ہونگے جن کے ساتھ خدا کی نصرت و حمایت ہوگی آپ جہاں جائیں گے وہاں برکات کا ظہور ہوگا
اور ایک دنیا دیکھے گی کہ آپ کے ساتھ کس طرح تائیدات غیبی کام کر رہی ہیں

یہ صحیح ہے کہ حضرت امام مہدی پہلے نہ کسی جگہ کے سربراہ تھے نہ کسی جماعت کے پیشرو کہ انہیں ان حالات سے دوچار ہونے کا ملکہ پہلے رہا ہو۔ آپ پر اللہ تعالیٰ
کا خصوصی کرم ہوگا اور دیکھتے دیکھتے آپ اس شان کے حامل ہو جائیں گے کہ دنیا انکی قیادت پر حیران ہوگی اور تعجب کرے گی یہ ان پر خدا کے خاص لطف و کرم
ہونے کی ایک نشانی ہوگی حضرت علی مرتضیٰ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

المهدي منا اهل البيت يصلحه الله في ليلة (سنن ابن ماجه ص ۳۱۰)

مسند احمد ج ۱ ص ۸۴)

حضرت مہدی ہمارے گھرانے میں سے ہونگے اللہ تعالیٰ انکی صرف ایک ہی

میں اصلاح فرمادے گا

اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی کو بدلتے لمحہ کی بھی ضرورت نہیں ہوتی جہاں اسکا ارادہ ہوا نہیں کہ سامنے والا خدا کی رحمت میں نہا جاتا ہے یہاں اصلاح سے مراد ان تمام امور کا علم اور لیاقت و صلاحیت ہے جس کی کسی سربراہ کو ضرورت ہوتی ہے چونکہ آپ کو پہلے سے ان چیزوں کا علم نہیں تھا اسلئے اللہ تعالیٰ انہیں لائق فائق بنادے گا بعض روایتوں میں ایک رات کا ذکر ملتا ہے فی ليلة واحدة اور خود حضرت علی مرتضیٰ سے جو قول دربارہ مہدی نقل کیا گیا ہے اس میں بھی ایک رات کا ذکر موجود ہے سو ایک رات ہو یا ایک لمحہ ہو یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ نصرت الہی ہمیشہ حضرت امام مہدی کے ساتھ رہے گی امام حافظ ابن کثیر (۷۷۷ھ) لکھتے ہیں

ای یتوب علیہ ویوفقہ ویلہمہ ویرشده بعد ان لم یکن كذلك (النتاہیہ ۲۶)

اللہ تعالیٰ انکی جانب متوجہ ہوگا اور وہ انہیں توفیق سے نوازے گا ان پر الہام کرے گا انہیں رشد و ہدایت دے گا جبکہ آپ پہلے ایسے نہ ہونگے

حضرت مولانا ملا علی قاری رحمۃ ربہ الباری (۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں

ای یصلح امرہ ویرفع قدرہ فی ليلة واحدة او فی ساعة واحدة من اللیل حیث یتفق علی خلافتہ اهل الحل

والعقد فیہا (مرقات شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۵)

اللہ تعالیٰ انکے معاملہ کی اصلاح فرمادے گا اور راتوں رات یا رات کی طرف ایک گھڑی میں ان کی قدر و منزلت بلند کر دے گا حتیٰ کہ اسی رات

میں تمام ارباب حل و عقد یا اہل اختیار ان کو خلیفہ بنانے پر اتفاق رائے کر لیں گے۔

حضرت علامہ حقانی فرماتے ہیں کہ انکا علم علم لدنی ہوگا (عقائد اسلام)

محدث جلیل حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب مہاجر مدنی نے اس جگہ ایک بڑی نفیس بات لکھی ہے آپ بھی اس سے لطف اٹھائیں..... حضرت قدس سرہ لکھتے ہیں

یہاں ایک عمیق حقیقت اس سے حل ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہاں پر بعض ضعیف الایمان قلوب میں یہ سوال اٹھ سکتا ہے کہ جب امام مہدی ایسی

مکمل ہوئی شہرت رکھتے ہیں تو پھر انکا تعارف عوام و خواص میں کیسے مخفی رہ سکتا ہے اسلئے مصائب و آلام کے وقت انکے ظہور کا انتظار معقول معلوم

نہیں ہوتا لیکن اس لفظ (یصلحه الله فی ليلة) نے یہ حل کر دیا کہ یہ صفات خواہ کتنے ہی اشخاص میں کیوں نہ ہوں لیکن انکے وہ باطنی

تصرفات اور روحانیت مشیت الہیہ کے تحت اوچھل رکھی جائے گی یہاں تک کہ جب انکے ظہور کا وقت آئے گا تو ایک ہی شب کے اندر اندر انکی

اندرونی خصوصیات منظر عام پر آجائیں گی گویا یہ بھی ایک کرشمہ قدرت ہوگا کہ انکے ظہور کے وقت سے قبل کوئی شخصیت ان کو پہچان نہ سکے گی

اور جب وقت آئے گا تو قدرت الہیہ شب بھر (بلکہ گھڑی بھر) میں وہ تمام صلاحیتیں ان میں پیدا کر دے گی جنکے بعد انکا امام مہدی ہونا ایک نابینا

پر بھی منکشف ہو جائے گا (ترجمان السنہ ج ۴ ص ۴۰۵)

حضرت امام مہدی پر حملہ کی کوشش اور خدا کی حفاظت کا سایہ

جب حضرت امام مہدی سب مسلمانوں کے خلیفہ ہو جائیں گے اور سب مسلمان آپ کو اپنا سربراہ بنالیں گے تو اعدائے اسلام کی کوشش ہوگی کہ مسلمانوں کے

اس خلیفہ کو ختم کر دیا جائے تاکہ مسلمانوں کی قوت پھر سے کمزور ہو جائے اور وہ ہمیشہ انکے زیر ہی رہیں چنانچہ حضرت امام مہدی کے قتل کیلئے ملک شام سے

ایک فوج نکلے گی مگر یہ لوگ اپنے مذموم مقصد میں کامیاب نہ ہو سکیں گے راستہ میں ہی خدا کے غضب کا شکار ہو جائیں گے اور حضرت امام مہدی خدا کی

حفاظت کے سایہ میں رہیں گے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ میرے ہاں آرام فرما رہے تھے کہ اچانک اناللہ پڑھتے ہوئے اٹھ

بیٹھے میں نے کہا حضور میرے مانا آپ پر قربان کیا بات ہے آپ نے فرمایا

ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (یعنی نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف پیدا ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی) اس خیال سے

کہیں لوگ مجھے خلیفہ نہ بنادیں (مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے مکہ کے کچھ لوگ) جو انہیں بحیثیت مہدی کے پہچان لیں گے (انکے پاس

آئیں گے اور ان سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کر لیں گے) جب انکی خلافت کی خبر عام ہو جائے گی (تو ملک شام سے ایک

لشکر ان سے جنگ کیلئے روانہ ہوگا) جو آپ تک پہنچنے سے پہلے (مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء) (یعنی چٹیل میدان ذی الحلیفہ کی جانب).....

اخرجہ الزار عن انس۔) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آپ کے

پاس آئیں گے اور آپ سے بیعت خلافت کریں گے بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی نہال قبیلہ بنی کلب میں ہوگی

خليفة مہدی اور انکے اعوان و انصار سے جنگ کیلئے ایک لشکر بھیجے گا یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہو گئے یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح کے بعد) امام مہدی خوب داد و ہش کریں گے اور لوگوں کو حضور ﷺ کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا..... (الحديث)۔۔ (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

یعنی جو شخص خلیفہ مہدی کے زیر قیادت سفیانی کے لشکر سے جس میں غالب اکثریت قبیلہ کلب کے سپاہیوں کی ہوگی جنگ نہیں کرے گا اور ان کے مال کو بطور غنیمت حاصل نہیں کر سکے گا خواہ وہ مال مثل عقال (رسی) کے معمولی قیمت ہی کا کیوں نہ ہو وہ دین دنیا دونوں ہی کے اندر خسارہ میں رہے گا کہ جہاد کے ثواب سے بھی محروم رہا اور مال غنیمت بھی حاصل نہ کر سکا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی روایت سے بھی اس امر کی تائید ہوتی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ سے پوچھا گیا کہ حضور راستے میں کئی مسافر بھی ہوتے ہیں ان لوگوں کا اس میں کیا قصور ہوگا کہ وہ بھی اس پکڑ میں آئیں آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا

نعم فيهم المستبصر والمجبور وابن السبيل يهلكون مهلكا واحدا ويصدرون مصادر شتى يبيعثهم الله على نياتهم (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۸۸)

(ترجمہ) ہاں ان میں باختیار مجبور مسافر بھی ہونگے یہ سب کے سب مارے جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ انکی نیتوں کے مطابق ان کو الگ الگ اٹھائے گا۔

اسکا حاصل یہ ہے کہ خدا کے عذاب کے وقت مجرمین کے ساتھ رہنے والے بھی اس پکڑ میں آ جائیں گے لیکن چونکہ ان کی نیت بری نہ تھی یا یہ لوگ ان کے ساتھ شروع ہی سے نہ تھے اسلئے قیامت کے دن ان کا معاملہ ان کی نیت کے مطابق کیا جائے گا حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ایک اور روایت سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت مکہ معظمہ میں جو قوم پناہ گزین ہوگی وہ حشمت و قوت اور افرادی اور عسکری قوت سے بالکل تہی دست ہوگی

یعنی شام سے چلنے والا لشکر اسی خیال سے یہاں آنے کا ارادہ کرے گا کہ یہ کمزور قوم ہے اس لئے ان پر چڑھائی کر کے انہیں ختم کر دیا جائے لیکن درمیان میں اللہ تعالیٰ اس لشکر کو دھنسا دے گا اس میں حضرت امام مہدی کی کرامت کا اظہار ہوگا اور لوگ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے ایک مقبول بندہ کی مدد کرتا

صحیح مسلم اور مستدرک حاکم کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ زمین میں دھنسائے جانے والے لوگوں میں سے ایک شخص زندہ بچ جائے گا اور وہ پھر لوگوں کو آ کر اس عبرت ناک واقعہ کی خبر دے گا

فلا يبقی الا الشدید الذی یخبر عنہم (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۸۸)

فلا ینجوا منهم الا المخبر عنہم (مستدرک حاکم ج ۲ ص ۴۶۶)

ان روایات سے پتہ چلتا ہے کہ لشکر اسلام اور اسکے سپہ سالار امام مہدی کے خلاف پوری قوت کا مظاہرہ ہوگا اور کوشش ہوگی کہ مسلمانوں کو مغلوب کر دیا جائے مگر خدا تعالیٰ ان کی حفاظت کرے گا اور انکے دشمنوں کو نہ صرف یہ کہ مغلوب کر دے گا بلکہ ان کو عبرت ناک انجام سے دوچار کر دے گا حضرت امام مہدی میدان جہاد میں

مفسر شہیر حضرت علامہ عبدالحق حقانی لکھتے ہیں

امام مہدی مع لشکر اسلام مکہ سے مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کو آویں گے پھر وہاں سے ملک شام میں دمشق میں پہنچیں گے اور نصاریٰ کہ اسی (۸۰) نشان کہ ہر نشان کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی لے کر انکے مقابلہ کو آئیں گے جیسا کہ روایت کیا اس کو امام بخاری نے اور دمشق کے قریب وابق یا اعماق میں آٹھریں گے اور انکے مقابلہ کو امام مہدی دمشق سے فوج لے کر باہر نکلیں گے وہ کہیں گے کہ جن مسلمانوں نے ہمارے لوگ پکڑے ہیں ان کو ہمارے حوالے کر دو ہم انہیں قتل کریں گے امام مہدی فرماویں گے کہ نہیں واللہ ہم اپنے بھائیوں کو (کہ وہ مسلمان ہونگے) نہ دیں گے پس مسلمانوں کے تین فریق ہو جائیں گے ایک نصاریٰ کے خوف سے بھاگ جائیں گے انکی توبہ خدا تعالیٰ بھی قبول نہ کرے گا یعنی حالت کفر میں مرجائیں گے اسلام نصیب نہ ہوگا اور ایک دوسرا فریق شہید ہو جائے گا اور عند اللہ افضل شہداء کا مرتبہ پائے گا اور تیسرا فریق فتح پاوے گا اور ہمیشہ فتنہ سے امن میں رہے گا روایت کیا ہے اس کو امام مسلم نے مگر صحیح مسلم میں بجائے شہد مشق لفظ مدینہ یعنی شہر آیا ہے لیکن علماء نے اس کو دمشق ہی کہا ہے لہذا اس کو لکھ دیا

اور تفصیل اس فریق کے فتح یاب ہونے کی نصاریٰ پر جیسا کہ امام مسلم نے بروایت عبد اللہ بن مسعود روایت کیا ہے کہ امام مہدی جب اس جماعت سے مقابل ہونگے تو مسلمان یہ قسم کھائیں گے کہ ماریں گے یا مرجائیں گے شام تک جنگ جاری رہے گی آخر دونوں اپنے اپنے فروگا ہوں پر لوٹ جائیں گے دوسرے روز پھر بہت سے لوگ قسم کھا کر امام مہدی کے ہمراہ میدان جنگ میں آئیں گے دن بھر لڑتے رہیں گے بہت سے جوانمردی کی داد دے کر شہادت پائیں گے آخر دونوں فریق لوٹ جائیں گے تیسرے روز پھر جماعت کثیر اسی طرح قسم کھا کر میدان

جنگ میں آوے گی تمام دن کشت و خون رہے گا ہر دو فریق آخر شام کے وقت اپنے اپنے خیموں میں جاویں گے چوتھے روز کچھ اہل اسلام جو باقی رہ جائیں گے امام مہدی کے ہمراہ ہو کر میدان جنگ میں آویں گے اور دلیرانہ اس طرح جنگ کریں گے کہ مخالفین میں تباہی پھیلا دیں گے آخر انکی بڑی شکست ہوگی بہت سے جہنم واصل ہونگے باقی ماندہ سراسیمہ ہو کر بھاگ جائیں گے پھر امام مہدی انعام بے شمار دلاواران اسلام کو عطا فرمائیں گے اور مال غنیمت کو تقسیم کریں گے لیکن لوگوں کو اس سبب سے کہ انکے خویش واقارب بہت سے شہید ہونگے اس سے کچھ خوشی نہ ہوگی یہاں تک کہ جس قبیلہ کے سوا دی تھے ایک باقی رہ گیا ہوگا پس وہ کس غنیمت سے خوش ہوگا اور کس میراث کو تقسیم کرے گا

بعد اسکے امام مہدی بلد اسلام کا انتظام اور لشکر جمع کرنے کا اہتمام کر کے قسطنطنیہ پر چڑھائی کریں گے تاکہ ان نصاریٰ کو جنہوں نے سلطان کو وہاں سے نکالا تھا شکست دیں اور تفصیل اسکی موافق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسا کہ روایت کیا ہے اس کو امام مسلم نے یوں ہے کہ جب امام مہدی مع فوج کثیر قسطنطنیہ کو آگھیریں گے تو اولاد اسحاق کے ستر ہزار مسلمان اس کو گھیر لیں گے اور ایک جانب دریا اور دوسری طرف خشکی ہے پس وہ اولاد اسحق آواز لا الہ الا اللہ واللہ اکبر بلند کریں گے تو دریا کی طرف کی دیوار گر پڑے گی پس جب دوسری بار تکبیر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو راہ کھل جائے گی اور شہر میں گھس آویں گے اور مقابلہ میں کفار کو قتل کریں گے اور مال غنیمت تقسیم کرتے ہوئے کہ اتنے میں کوئی پکارے گا کہ کیا بیٹھے ہو دو جال تمہارے گھروں میں آ گیا ہے جب اس کی تحقیق کو نکلیں گے تو معلوم ہوگا کہ یہ خبر جھوٹ بلکہ آواز شیطانی تھی

پھر جب لشکر اسلام شام کی طرف لوٹ آوے گا تو دجال نکلے گا الحاصل بعد فتح قسطنطنیہ کے دجال نکلے گا ایک بار اسکے نکلنے کی جھوٹی خبر مشہور ہوگی تو امام مہدی دس سو اس کی تحقیق کو بطور طلیعہ کے بھیجیں گے صحیح مسلم میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ ان سواروں کے نام اور ان گھوڑوں کے رنگ بچاؤنا ہوں اور وہ اس وقت کے سب روئے زمین کے سواروں سے افضل ہونگے پس معلوم ہوگا کہ یہ خبر غلط ہے ابھی دجال نہیں نکلا اس کے بعد امام مہدی بہ آہستگی ملک کا بندوبست کرتے ہوئے شام میں آویں گے پھر دجال نکلے گا (عقائد اسلام ص ۱۸۶)

اس تفصیل سے پتہ چلا کہ حضرت امام مہدی کس طرح مسلمانوں کی قیادت کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر چم اسلام بلند کرے گا اور مخالفین و منکرین کس بری طرح ذلت و رسوائی میں مبتلا ہونگے۔

(نوٹ) مذکورہ بالا بیان صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۲ پر موجود ہے اور حضرت امام قرطبی نے اپنی کتاب التذکرۃ میں بھی اسکا تذکرہ کیا ہے (دیکھئے ج ۲ ص ۳۰۴) جو لوگ اس واقعہ کو دنیا کے موجودہ حالات اور سائنسی اکتشافات کے ترازو میں تولنے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دنیا نے بڑی ترقی کر لی ہے پھر اس طرح کی جنگ سمجھ میں نہیں آتی وہ بڑی غلطی کے مرتکب ہیں حدیث میں حضرت امام مہدی کے غزوات کا ذکر موجود ہے اور انکے ہاتھوں فتوحات کی پیشگوئی بھی کی گئی ہے اب یہ جنگ اور اسکا نقشہ کس طرح کا ہوگا اسے اپنے وقت پر رہنے دیجئے اور اس بات کو مان لیجئے کہ جب بھی ہوگا ایسا ہی ہوگا اور پھر یہ کیا ضروری ہے کہ اس وقت کے حالات اور نقشے یہی رہیں جن سے ہم گذر رہے ہیں کیا یہ ممکن نہیں کہ یہ دنیا اپنے انجام تک پہنچنے سے پہلے پہلے ایک اور کروٹ لے لے اور اس وقت کا نقشہ وہی ہو جائے جسے حدیث میں بتایا گیا ہے۔ پیغمبر کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ اور ان کا فرمان حرف آخر کی حیثیت رکھتا ہے اور اسی پر مسلمانوں کو ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے ہم دنیا کے حالات اور اس کے موجودہ نقشے کا الٹنا پلٹنا تو مان سکتے ہیں لیکن پیغمبر کی زبان غلط کہہ جائے ایک مؤمن بھی اسکا تصور تک نہیں کر سکتا سوا گر کوئی بات فی الحال کسی کے دماغ عالی میں نہ سمائی ہو تو اسے حدیث کے بجائے اپنے ہی دماغ کا علاج کرانا خود اس کے حق میں بھی نہایت مفید رہے گا۔

حضرت امام مہدی اصلاح و تزکیہ بھی کریں گے

حضرت امام مہدی علیہ الرحمۃ اپنے زمانہ کے ہر صاحب علم و عمل سے یقیناً اعلیٰ اور افضل ہونگے اور وقت کے جو علماء کبار اور مشائخ عظام امت کی تعلیم و تربیت کا کام کر رہے ہونگے حضرت امام مہدی امت محمدیہ کی قیادت و سیادت کے ساتھ ساتھ اصلاح و تربیت کا فریضہ بھی نہایت اعلیٰ طریقے پر سرانجام دیں گے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ ذمہ داری عائد کی تھی کہ وہ کتاب و سنت کی تعلیم کے ساتھ لوگوں کا تزکیہ بھی کریں چنانچہ حضرت امام مہدی بھی اس سنت پر عمل کریں گے حضور ﷺ نے امام مہدی کی ایک شان معلم و مربی بھی بتائی ہے

فدفعہ النبی ﷺ باظهار ظہور المہدی اذ ذاک فیزکیہم ویعلمہم ویطہرہم عن دنس البدعات (الکوکب الدرری ج ۲ ص ۵۷)

یعنی امام مہدی لوگوں کا تزکیہ کریں گے ان کو علم دین سکھائیں گے اور انہیں بدعات کی گندگیوں سے پاک صاف کریں گے اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت امام مہدی کے دور میں قرآن و سنت کی تعلیم کے ساتھ ساتھ تزکیہ قلب پر بھی محنت ہوگی اور آپ کی برکت سے لوگوں کے قلوب بہت جلد محبت الہی کے نور سے منور ہو جائیں گے۔

حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری فرماتے ہیں کہ حضرت امام مہدی کے آنے کا ایک مقصد مسلمانوں کی دینی اصلاح بھی ہے

وَيَبْعَثُ الْمَهْدَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لِاصْلَاحِ الْمُسْلِمِينَ فَبَعْدَ نَزُولِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَرْتَحِلُ الْمَهْدَى مِنَ الدُّنْيَا إِلَى الْعَقْبَى (العرف الثماني ص ۴۷ باب ما جاء في المهدي)
یہ اصلاح دینی اور دنیوی دونوں طور پر ہوگی اور دنیا پھر ایک بار اہل اسلام کو عظمت کو سلام کرے گی۔ (انشاء اللہ العزیز)

حضرت امام مہدی کے دور کا عام نقشہ

حضرت امام مہدی کے ظہور سے پہلے زمین ظلم و ستم سے بھری ہوگی اللہ کے باغی زمین میں ہر جگہ دندناتے پھر رہے ہونگے اور اسلام کے بظاہر نام لیوا احکام شریعت کا حلیہ منسوخ کرنے میں لگے ہونگے تو حید و سنت کی جگہ کفر و بدعت نے لے لی ہوگی لوگوں کے دلوں سے خوف خدا اور فکر آخرت نکل چکی ہوگی حضرت امام مہدی کے آنے پر اللہ تعالیٰ اس زمین کا نقشہ بدل دیں گے میدان آپ کے ہاتھ رہے گا اسلام کا پرچم پھر سے بلند ہوگا (تجری الملاحم علی یدیہ ویظہر الاسلام - العرف الوردی ص ۶۴) آپ عدل و انصاف قائم کریں گے مظلوموں کی داد رسی ہوگی اور مسلمان پھر سے احکام شریعت کی پابندی کرنے لگ جائیں گے حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

والذی نفسی بیدہ ليعودن الامر كما بدا ليعودن کل ایمان الی المدینة كما بدا منها حتی یکون کل ایمان بالمدینة ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يخرج رجل من المدینة رغبة عنها الا ابدلها الله خیرا منه ویسمعن ناس برخص من اسعار وریف فیتبعونه والمدینة خیر لهم لو كانوا یعلمون (متدرک ج ۴ ص ۵۰۱)
اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یقیناً اسلام اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا یقیناً سارا ایمان مدینہ کی جانب لوٹے گا جس طرح کہ ابتداء مدینہ سے ہوئی تھی حتیٰ کہ ایمان صرف مدینہ میں ہوگا پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ سے جب بھی کوئی اس سے بے رغبتی کی وجہ سے نکل جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو وہاں آباد کر دے گا کچھ سنیں گے کہ فلاں جگہ ارزانی اور باغ و زراعت کی فروانی ہے تو وہ مدینہ کو چھوڑ کر وہاں چلے جائیں گے حالانکہ انکے لئے مدینہ ہی بہتر تھا کاش کہ وہ لوگ اس بات کو جانتے۔

المصنف لعبدالرزاق کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے آنے سے کچھ پہلے ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا جس میں خدا کی حرام کردہ چیزوں کو کھلے عام حلال کر دیا جائے گا

ثم تكون فتنة فلا یبقی لله محرم الا استحل (المصنف ج ۱۱ ص ۳۷۲)
حضرت امام مہدی خدا کی حفاظت کے سایہ میں رہیں گے اور خدا کی نصرت آپ کے ساتھ رہے گی آپ کے زمانہ میں فتوحات کے دروازے کھل جائیں گے یہ وہ دور ہوگا جس میں مسلمان مجبور نہ ہوں گے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
میری امت کے آخر میں مہدی پیدا ہوگا اللہ تعالیٰ اس پر خوب بارش برسائے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو یکساں طور پر مال دے گا اسکے زمانہ میں موسیقیوں کی کثرت اور امت میں عظمت ہوگی (متدرک ج ۴ ص ۶۰۱)
ایک اور روایت میں ہے کہ

یرضی عنه ساکن السماء وساکن الارض یقسم المال صحاحا قال له رجل ما صحاحا قال بالسویة بین الناس ویملأ الله قلوب امة محمد ﷺ غنی ویسعمهم عدله حتی یامر منادیاً فیقول من له فی المال حاجة فما یقوم من الناس الا رجل واحد فیقول انا فیقول له انت السادن یعنی الخازن فقال له ان المهدي یا مرک ان تعطينی ما لا فیقول له احث فیحثی حتی اذا جعله فی حجره وابرزه ندم فیقول کنت اجشع امة محمد ﷺ نفساً او عجز عنی ما وسعمهم قال فیرده فلا یقبل منه فیقال له انا لا ناخذ شیئاً اعطیناه (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۲ متدرک ج ۴ ص ۵۱۲)

آسمان و زمین والے اس سے خوش ہونگے وہ لوگوں کو یکساں طور پر مال دے گا اللہ تعالیٰ انکے دور میں میری امت کے دلوں میں استغناء بھر دے گا اسکا انصاف سب کو عام ہوگا وہ اپنے منادی کو حکم دے گا کہ عام اعلان کر دے کہ جسے مال کی حاجت ہو وہ ہمارے پاس آئے چنانچہ مسلمانوں کی جماعت سے سوائے ایک آدمی کے کوئی بھی کھڑا نہ ہوگا حضرت مہدی اس سے کہیں گے خازن کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا حکم دیا ہے یہ وہاں جائے گا تو خازن اس سے کہے گا اپنے دامن میں بھر لے چنانچہ وہ دامن میں بھر لے گا اور خزانے سے باہر لائے گا تو اسے (اپنے اس عمل پر) ندامت ہوگی اور (اپنے دل میں کہے گا کیا) امت محمدیہ میں سب سے بڑھ کر لالچی اور حرص میں ہی ہوں یا یوں کہے گا میرے ہی لئے وہ چیز نا کافی ہے جو دوسروں کے واسطے کافی و وافی ہے اس پر وہ مال واپس کرنا چاہے گا مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے
حضرت جابر بن عبد اللہ کی روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

يكون في آخر الزمان خليفة يقسم المال ولا يعده (مسلم ج ۲ ص ۳۹۵)

آخری دور میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال بھر بھر کر دے گا اور اسے گنے گا نہیں

شارح مشکوٰۃ حضرت علامہ نواب قطب الدین محدث دہلوی لکھتے ہیں

حدیث کا حاصل یہ ہے کہ ان کے نظام حکومت میں مالی حالت بہت زیادہ اچھی ہوگی فتوحات اور مال غنیمت وغیرہ کے ذریعہ ان کی آمدنی کا کوئی حساب نہیں ہوگا لیکن وہ اس مال و دولت کو اپنی شان و شوکت بڑھانے اور اپنی زندگی کو پریش بنانے پر خرچ نہیں کریں گے یا جمع کر کے اپنے خزانوں میں بند کر کے نہیں رکھیں گے جیسا کہ ہمارے زمانہ کے حکمران اور بادشاہوں کا دستور ہے بلکہ وہ اس دولت کو مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور ان کی ضروریات میں صرف کریں گے اور اپنی طبعی سخاوت کی وجہ سے دونوں ہاتھ بھر کر اپنی دولت لوگوں میں تقسیم کریں گے (مظاہر حق شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۲۸)

مجمع الزوائد کی روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا کہ اسلام انکے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کرے گا

والذی نفسی بیدہ ليعودن -- رواہ البزار ورجاله

رجال الصحيح (ج ۷ ص ۳۱۷)

راوی حدیث شیخ الجری نے اپنے شیخ ابونصرہ اور شیخ ابوالعلاء سے پوچھا کہ اس حدیث میں خلیفہ سے مراد کہیں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ تو نہیں ہیں؟ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ نہیں یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے علاوہ کوئی اور ہیں (نوی شرح مسلم ج ۲ ص ۳۹۵) گو یہاں حضرت امام مہدی کا ذکر صراحتاً نہیں لیکن دوسری روایات سے واضح ہوتا ہے کہ یہاں جس زمانہ کی خبر دی گئی ہے وہ دور حضرت امام مہدی کا ہوگا اور وہ خلیفہ امام مہدی ہونگے۔

ایک مرتبہ حضرت ابراہیم بن میسرہ نے حضرت طاؤس سے پوچھا کہ کیا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ مہدی ہیں آپ نے فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیز وہ مہدی نہیں جس کے آخری زمانہ میں ظہور کی خبر دی گئی ہے

قال لا انه لم يستكمل العدل كله اى فهو من جملة المهديين وليس الموعود به آخر الزمان (صواعق مرقه ص ۱۶۵)

حضرت امام مجاہد (۱۰۰ھ) نے ایک صحابی سے نقل کیا ہے کہ حضرت مہدی کے زمانہ خلافت میں زمین اپنی پیداوار کو خوب اگائے گی اور آسمان خوب برسے گا اور انکے زمانہ میں امت اس قدر خوش حال ہوگی کہ اس سے قبل ایسی خوش حالی نہ ملی ہوگی

ويخرج الارض نباتها وتمطر السماء مطرها وتنعم امتى فى ولايته نعمة لم تنعمها قط (المصنف ابن ابى شيبه ج ۱۵ ص ۱۹۸)

امام حافظ ابن کثیر آپ کے دور کے بارے میں لکھتے ہیں

وفى زمانه تكون الثمار كثيرة والزروع غزيرة والمال وافرا والسلطان قاهرا والدين قائما والعدو رغما والخير فى ايامه دائما (علامات يوم القيامة ص ۳۳ طبع بیروت)

کیا کوئی قادیانی بتا سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد کے دور میں کسی نے یہ منظر دیکھا ہو؟ مرزا غلام احمد اس کے دور کا نقشہ جس نے بھی دیکھا ہے یا پڑھا ہے وہ اس کے برعکس ہی دیکھا اور پڑھا ہے مگر افسوس کہ قادیانی عوام اب بھی اس کے دجل و فریب سے نکلنے کیلئے تیار نہیں؟۔

حضرت امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک زمانہ میں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کی خبر دی اور اسکی تفصیلات سے اپنی امت کو آگاہ کیا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول حضرت مہدی کے ظہور کے بعد ہوگا یہ وہ دور ہوگا جس میں وقت کا ایک نہایت ہی پاکیزہ صفت بندہ حضرت مہدی اور ایک جلیل القدر نبی حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام اکٹھے ہونگے اور سرور دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی نصرت و تائید میں دونوں اکٹھے چلیں گے انکی تعلیم و تبلیغ اور محنت و کوشش سے چہار دانگ عالم میں اسلام کا پرچم بلند رہے گا اور ہر طرف اسلام کی حکمرانی رہے گی اللہ تعالیٰ اپنے دین کو تمام دینوں پر غالب کر دے گا اور کسی میں جرات نہ ہوگی کہ وہ خدا کے اس دین کے منہ آنے کی کوشش کرے۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ ربہ الباری (۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں

واتفاقهما على أعلاء كلمة الملة النبوية على صاحبها ألوف السلام وآلاف التحية (مرقات ج ۱۰ ص ۱۷۴)

حضرت امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک ہی زمانہ میں ہونے کی خبر خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ

لاتزال طائفة من امتي يقاتلون الحق ظاهرين الى يوم القيامة قال فينزل عيسى ابن مريم عليه السلام فيقول اميرهم تعال صل لنا فيقول لا ان بعضكم على بعض امراء تكرمه الله هذه الامة (صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷)

(ترجمہ) میری امت کا ایک گروہ حق کیلئے (کافروں اور اسلام دشمنوں سے) ہمیشہ لڑتا رہے گا قیامت کے دن تک وہ غالب رہے گا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اس وقت اس گروہ کا امیر ان سے کہے گا کہ آئیے نماز پڑھائیے آپ فرمائیں گے کہ نہیں تم میں سے ایک دوسرے پر حاکم رہیں یہ وہ بزرگی ہے جو اللہ تعالیٰ اس امت کو عنایت فرماوے گا۔

اس میں آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ایک امیر کے ہونے کی خبر دی ہے صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی روایت میں اسے امام کہا گیا ہے

کیف انتم اذا نزل فيكم ابن مريم وامامكم منكم (صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۹۰)
(ترجمہ) اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب حضرت مریم کے بیٹے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔

حضرت جابرؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اس وقت مسلمانوں کا امیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کرے گا کہ آگے تشریف لائیے اور نماز کی امامت فرمائیے اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمہارا بعض بعض پر امیر ہے (المنار المنيف لابن القيم) تمہارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے لیتقدم امامکم فليصل بكم (المستدرک ج ۴ ص ۵۳)

سنن ابن ماجہ میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام کے مونڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے لئے ہی اقامت کہی گئی ہے تو امام لوگوں کو نماز پڑھائے گا

فيضع عيسى يده بين كتفيه ثم يقول له تقدم فصل فانها لك اقيمت فيصلى بهم امامهم (سنن ابن ماجہ ص ۳۰۸)
ان روایات سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ وہ امیر اور امام جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوگی اور آپ انکی اقتداء میں نماز ادا فرمائیں گے وہ حضرت مہدی کے سوا اور کون ہو سکتے ہیں شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ) امام ابو الحسین الابری کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ حضرت مہدی اس امت سے ہونگے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے پیچھے نماز ادا فرمائیں گے

تواترت الاخبار بان المهدي من هذه الامة وان عيسى عليه السلام يصلى خلفه (فتح الباری ج ۶ ص ۴۹۳)
اس میں آپ نے بتا دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضرت مہدی کی اقتداء میں نماز ادا کرنا متواتر احادیث سے ثابت ہے حضرت معمر امام ابن سیرین سے نقل کرتے ہیں

كان ابن سيرين يرى انه المهدي الذي يصلى وراء امام المسلمين خضوعا لدين محمد صلى الله عليه وسلم وشريعته (المصنف لعبد الرزاق ج ۱۱ ص ۳۹۹)
حضرت امام قاضی ابوبکر ابن العربی حدیث کے الفاظ و امامم منکم کے تحت لکھتے ہیں

ويؤمكم منكم قد روى انه يصلى وراء امام المسلمين خضوعا لدين محمد صلى الله عليه وسلم وشريعته (عارضۃ الاحوذی شرح جامع ترمذی ج ۹ ص ۷۸)

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلی نماز حضرت مہدی کے پیچھے کیوں پڑھیں گے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا پہلی نماز میں حضرت مہدی کی اقتداء کرنا اس بات کا اعلان ہوگا کہ یہ دور دور محمدی ہے اب حضور کا قانون اور حضور کی شریعت کے مطابق ہی دین کے سارے احکام و مسائل طے ہونگے اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آتے ہی امام بن جاتے تو یہ شبہ ہوتا کہ آپ کے آنے پر کہیں کوئی نئی شریعت تو نہیں آئے گی یا آپ شریعت محمدی کو منسوخ تو نہیں کر رہے ہیں سو آپ کا امام مہدی کی اقتداء کرنا حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا عنوان اور اسی کی تائید کا ایک عمدہ نشان اور کھلا اعلان ہوگا۔ حضرت علامہ حافظ ابن حجر شافعی (۹۷۲ھ) لکھتے ہیں

حضرت مہدی کا عیسیٰ علیہ السلام کی امامت کرانے سے یہ مقصد ہے کہ اس بات کا اظہار ہو کہ وہ ہمارے نبی ﷺ کے تابع ہیں اور حضور ﷺ کی ہی شریعت کے مطابق فیصلے کرنے والے بن کر نازل ہوئے ہیں اور حضرت عیسیٰ اپنی شریعت کے کسی حکم پر عمل نہیں کریں گے اور باوجود افضل ہونے کے اس امام کی اقتداء کرنے میں جس بات کا اظہار و اشتہار مطلوب ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے (صواعق مخرقة ص ۵۶۱)

حضرت علامہ ابن الجوزی اس سے پہلے بھی یہ بات کہہ چکے ہیں

لو تقدم عيسى اماما لوقع في النفس اشكال ولقيل اتراه نائبا أو مبتدئا شرعيا فيصلى ماموما لئلا يتدنس بغير الشبهة وجه قوله ﷺ لاني بعدى (عمدة القاری بشرح البخاری ج ۱۶ ص ۴۰)۔ الاشاعة لا شرط الساعة ص ۹۹ للعلامة البرزنجی التوفی ۱۱۰۳ھ)

اس تفصیل سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی دو الگ الگ شخصیت ہیں ایک نہیں۔ جو لوگ ان دونوں کو ایک ہی شخصیت قرار دیتے ہیں وہ بتائیں کہ کیا امام اور مقتدی ایک ہوتا ہے؟ نہیں۔ دونوں علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں اگر کوئی مقتدی ہے تو وہ امام نہیں اور اگر وہ امام ہے تو پھر مقتدی نہیں۔ سو حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دور ایک ہوگا آپ اہل اسلام کی قیادت کریں گے اور دنیا بھر کے مسلمان ایک پرچم تلے آجائیں گے۔ آپ کا دور بھی بڑا ہی شاندار اور خوش حال ہوگا ہر طرف امن و امان اور سکون و اطمینان ہوگا تفصیل کیلئے راقم الحروف کی تالیف ﴿مصباح الظلام فی

حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا مطالعہ فرمائیے۔

حضرت امام مہدی کی وفات

حضرت امام مہدیؑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زیر سایہ مسلمانوں کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیں گے اور سات یا نو سال تک رہیں گے پھر آپ کا انتقال ہوگا اور اہل اسلام آپ کی نماز جنازہ پڑھ کر آپ کو خدا کے سپرد کر دیں گے ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے

فیلبث سبع سنین ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون قال ابوداؤد وقال بعضهم عن هشام تسع سنین وقال بعضهم سبع سنین (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۲۳۲)

اس تفصیل سے یہ بات کھل جاتی ہے کہ قرب قیامت جس شخص کے آنے کی خبر دی گئی ہے وہ حضرت محمد بن عبد اللہ ہونگے اور ان کا لقب مہدی ہوگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان میں سے ہونگے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ آئیں گے یہاں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان انکے ہاتھوں پر لوگ بیعت کریں گے اللہ تعالیٰ کی خاص تائید اور نصرت انکے ساتھ رہے گی مسلمان انہیں اپنا قائد اور خلیفہ تسلیم کریں گے انکے خلاف اٹھنے والے خدا کے عذاب میں مبتلا ہوں گے آپ کے ہاتھوں اسلام کا پرچم بلند ہوگا ہر طرف امن ہوگا ظلم و ستم کا خاتمہ ہوگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے آپ کی ملاقات ہوگی اور آپ پہلی نماز انکی اقتداء میں ادا کریں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زیر سایہ کچھ عرصہ اسلام کی نصرت اور اہل اسلام کی خدمت کا فریضہ انجام دے کر انتقال کر جائیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔ اور آپ کو بیت المقدس میں سپرد خاک کر دیں گے فرضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه۔ شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ شرح عقیدہ سفارینی (جلد ۲ ص ۸۱) کے حوالہ سے لکھتے ہیں

ویصلی علیہ روح اللہ عیسیٰ علیہ السلام ویدفنہ فی بیت المقدس کذا فی شرح العقیدۃ السفارینیہ (تعلیق الصبیح ج ۶ ص ۲۰۳)

یہ وہ خبر ہے جو اللہ کے سچے نبی خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اور اسے قرب قیامت کی نشانی فرمایا ہے۔ اور آپ کی خبر بلاشبہ سچ ہے اس میں چوں و چرا کرنا ایمان سے ہاتھ دھونا ہے۔

احادیث مہدی کی حیثیت

حضرت امام مہدی کے بارے میں احادیث مختلف درجات کی ہیں ان میں سے بعض ضعیف بھی ہیں اور حسن بھی تاہم اسکا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ احادیث مہدی کی تعداد بہت زیادہ ہیں اور انہیں روایت کرنے والے صحابہ کرام اور تابعین بھی کچھ کم نہیں ہیں تقریباً چالیس کے قریب صحابہ کرام نے حضرت مہدی سے متعلق احادیث روایت کیں ہیں اسی طرح شروع سے آج تک ائمہ و مجتہدین مفسرین و محدثین فقہاء و متکلمین نے اپنی اپنی کتابوں میں احادیث مہدی نقل کیں ہیں اور اس پر رد و انکار نہیں کیا اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت امام مہدی کے متعلق احادیث اس لائق ہیں کہ انہیں نہ صرف یہ کہ قبول کیا جائے بلکہ اس کی رو سے اسے اپنے عقائد میں بھی لایا جائے اور یہ مانا جائے کہ قرب قیامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے فرد فرید کے ظہور کی خبر دی ہے جو اہل بیت میں سے ہوگا اور لقب اسکا مہدی ہوگا یہی وجہ ہے کہ علماء نے ان احادیث کو صحیح کہا ہے اور اسے متواتر احادیث کا درجہ دیا ہے حضرت امام عقیلی (۳۲۳ھ) لکھتے ہیں

فی المہدی احادیث جیاد (الضعفاء ص ۳۰۰ تہذیب ج ۷ ص ۳۹۱)

وفی المہدی احادیث صالحۃ الاسانید ان النبی ﷺ قال۔ (ایضاً ص ۱۳۹)

شیخ الاسلام حضرت علامہ حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) ایک شیعہ عالم کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ

ان الاحادیث التي یحتج بها علی خروج المہدی احادیث صحیحۃ رواها ابوداؤد والترمذی واحمد وغیرہم من حدیث ابن مسعود وغیرہ (منہاج السنۃ ج ۸ ص ۲۵۵)

واحادیث المہدی معروفۃ رواها الامام احمد وابوداؤد والترمذی وغیرہم کحدیث عبد اللہ بن مسعود عن النبی ﷺ انه قال۔۔ (منہاج السنۃ ج ۴ ص ۹۵)

وہ احادیث جن سے امام مہدی کے ظہور پر استدلال و احتجاج کیا جاتا ہے وہ سب درست ہیں جنہیں امام ابوداؤد امام ترمذی امام احمد اور دوسرے ائمہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود اور دیگر صحابہ سے روایت کیا ہے (منہاج السنۃ ج ۴ ص ۲۱۱) آپ کے شاگرد رشید حضرت علامہ حافظ ابن قیم (۷۵۱ھ) لکھتے ہیں

والاحادیث علی خروج المہدی اصح اسنادا (المنار المنیف ص ۱۳۰)

جن علماء اور محدثین نے احادیث مہدی کو صحیح قرار دیا اور اسے درست جانا ہے ان میں محدث امام حاکم (۴۰۵ھ) امام ذہبی (۷۴۸ھ) حضرت امام ترمذی (۲۷۹ھ) حضرت امام ابن حبان (۳۵۴ھ) امام علامہ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) حضرت امام ابوداؤد (۲۷۵ھ) امام عقیلی (۳۲۳ھ) امام ابن العربی (۵۴۳ھ) امام قرطبی (۶۱۱ھ) امام طباطبائی حضرت امام ابن قیم جوزی (۷۵۱ھ) حافظ ابن حجر (۸۵۲ھ) امام ملا علی قاری (۱۰۱۱ھ) علامہ امام سیوطی (۹۱۱ھ) محدث امام بیہقی (۴۵۸ھ) حضرت علامہ قاضی عیاض (۵۴۴ھ) علامہ حافظ ابن حجر مکی (۹۷۲ھ) امام حافظ ابن کثیر (۷۷۲ھ) وغیرہ جیسے کبار محدثین و مفسرین ہیں ان اکابر کا احادیث مہدی کو درست قرار دینا اور اس سے استدلال کرنا بتاتا ہے کہ اس باب میں شک کرنے والے بڑی غلطی پر ہیں

احادیث مہدی متواتر درجے کی ہیں

حضرت علامہ ابوالحسن محمد بن حسین بن ابراہیم الآبری السجری (۳۶۳ھ) نے بھی اسے تواتر ہی بتایا ہے آپ کا بیان ملاحظہ کیجئے۔

وقد تواترت الاخبار واستفاضت بکثرة روايتها عن المصطفى ﷺ في المهدي وانه من اهل بيته انه يملك سبع سنين وانه يملأ الارض عدلا وان عيسى يخرج فيساعده على قتل الدجال وانه يؤم هذه الامة ويصلي عيسى خلفه (النار المنيف لابن قيم ص ۱۴۰) تهذيب التهذيب ج ۹ ص ۲۶۱ ترجمہ محمد بن خالد الجندی۔ فتح الباری ج ۶ ص ۳۵۸ حضرت مہدی کے بارے میں مروی روایات اپنے راویوں کی کثرت کی بناء پر تواتر اور شہرت عام کے درجہ تک پہنچ گئی ہیں کہ وہ حضور کے گھرانے سے ہونگے اور آپ سات سال تک دنیا میں حکومت کریں گے اور زمین میں عدل و انصاف کا جھنڈا گاڑیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر دجال کو قتل کرنے میں انکی نصرت کریں گے اور آپ اس امت کے مہدی کی امامت میں نماز پڑھیں گے۔ حافظ ابن قیم نے شیخ موصوف کا یہ کلام اپنی کتاب المنار المنيف میں نقل کیا اور اس پر کوئی احتجاج نہ کیا آپ کا سکوت کرنا اس کے قبول ہونے کی طرف اشارہ ہے (تعلیق الصبیح ج ۶ ص ۱۱۹۸ المنار المنيف لابن قيم ۱۴۱) حضرت علامہ سخاوی (۹۰۲ھ) نے بھی احادیث مہدی کو متواتر بتایا ہے

وقد نقل غير واحد عن الحافظ السخاوي انها متواترة والسخاوي ذكر ذلك في فتح المغيث ونقله عن ابی الحسين الآبری۔ وفي تالیف العلاء ادریس بن محمد الحسینی العراقي فی المهدي هذا ان احادیثه متواترة او كادت (نظم المبتدئ من الحديث المتواتر ص ۲۳۷) ورد خبر المهدي فی احادیث ذكر السخاوي انها وصلت الى حد التواتر (ایضاً ص ۲۳۷ عقد الدرر ص ۱۶ یوسف بن یحیی المقدسی)

حضرت علامہ حافظ ابن حجر مکی شافعی (۹۷۲ھ) نے اپنی تالیف صواعق محرقہ میں حضرت امام مہدی کے بارے میں بہت سی احادیث نقل کیں ہیں اور ان میں سے کسی پر کوئی جرح نہیں کی حضرت امام مہدی کا نام و نسب انکا حلیہ نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کے بعد پہلی نماز میں انکی اقتداء کرنا بیان کیا اس کتاب میں آپ نے احادیث مہدی کو متواتر لکھا ہے

احادیث المہدی کثیرة متواترة الف فیہا کثیر من الحفاظ منهم ابونعیم وقد جمع السیوطی ما ذکرہ وزاد علیہ فی العرف الوردی (صواعق محرقہ ص ۱۶۵)

مہدی کی احادیث بے شمار اور متواتر ہیں بہت سے حفاظ حدیث نے ان کے متعلق کتابیں تالیف کیں ہیں جن میں ابونعیم (صاحب حلیہ الاولیاء) بھی ہیں نیز علامہ حافظ سیوطی نے بھی مزید روایات کے ساتھ انہیں اپنی کتاب العرف الوردی میں جمع کیا ہے (صواعق محرقہ ص ۵۵۶ حاشیہ) آپ آگے چل کر تنبیہ کے زیر عنوان لکھتے ہیں

خروج مہدی کیلئے زیادہ واضح بات یہ ہے کہ ان کا ظہور عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے سے پہلے ہوگا ابوالحسنین الآبری کہتے ہیں کہ متواتر اخبار اور کثرت رواۃ سے حضور ﷺ سے ان کے خروج کے متعلق یہی بات مستفاض ہے کہ وہ آپ کے اہل بیت سے ہوگا اور وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے (صواعق محرقہ ص ۵۶۱)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۰۵۲ھ) شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں

دریں باب احادیث بسیار وارد شدہ قریب تواتر (اشعة المعات ج ۲ ص ۳۱۸)

امام مہدی کے متعلق بہت سی احادیث وارد ہیں جو کہ تواتر کے قریب ہیں

شیخ محمد البرزنجی المدنی (۱۱۰۳ھ) نے آپ اپنی کتاب ﴿الاشاعة لاشرائط الساعة﴾ میں قیامت کے قریب ہونے والی بڑی علامتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مہدی کے ظہور کی احادیث کو متواتر معنوی بتایا اور کہا ہے کہ حضرت مہدی کا آخری زمانہ میں خروج کرنا صحیح حدیث سے ثابت ہے اور آپ حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے ہونگے اور اس بات کے انکار کی کوئی وجہ ہی نہیں

ان احادیث وجود المہدی و خروجه آخر الزمان و انه من عترة الرسول ﷺ من ولد فاطمة علیہا السلام بلغت حد التواتر المعنوی فلا معنی لانکارها (الاشاعة ص ۱۰۴)

پھر آپ آگے چل کر لکھتے ہیں

و غاية ما ثبت بالاخبار الصحيحة الصريحة الكثيرة الشهيرة التي بلغت التواتر المعنوی وجود الآيات العظام التي منها بل اولها خروج المہدی و انه ياتي في آخر الزمان من ولد فاطمة يملأ الارض عدلا لماملئت ظلما و انه يقاتل الروم في الملحمة ويفتح القسطنطينية و يخرج الدجال في زمنه و ينزل عيسى عليه السلام و يصلي خلفه (الاشاعة لاشراط الساعة ص ۱۷۵)

حضرت امام محمد سفارینی (۱۱۸۸ھ) نے اپنی کتاب لوا مع الانوار البھية میں حضرت مہدی کے بارے میں طویل کلام کیا ہے آپ کے ہاں بھی ظہور مہدی کی احادیث متواتر ہیں اور آپ نے اسے عقیدہ اہل سنت بتا کر اس پر ایمان لانے کو ضروری قرار دیا ہے

قد كثرت الروايات بخروج المہدی حتى بلغت حد التواتر المعنوی و شاع ذلك بين علماء السنة حتى عد من معتقداتهم (شرح عقیدہ سفارینی ج ۲ ص ۸۰)

پھر آپ خروج مہدی سے متعلق احادیث و آثار نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں

وقد روى عن ذكر من الصحابة وغيرهم من ذكر منهم رضى الله عنهم بروايات متعددة وعن التابعين من بعدهم ما يفيد مجموعة العلم القطعي فالإيمان بخروج المہدی واجب كما هو مقرر عند اهل العلم ومدون في عقائد اهل السنة والجماعة (ایضاً - نظم المتناثر ص ۲۳۸)

حضرت علامہ قاضی شوکانی (۱۲۵۰ھ) نے بھی پچاس سے زائد مرفوع احادیث اور اٹھائیس کے قریب آثار نقل کئے ہیں موصوف بھی احادیث مہدی کو متواتر کہتے ہیں

قال القاضي الشوكاني في الفتح الرباني الذي امكن الوقوف عليه من الاحاديث الواردة في المہدی المنتظر خمسون حديثا وثمانية وعشرون اثرًا ثم سردھا مع الكلام عليها ثم قال وجميع ماسقناه بالغ حد التواتر كما لا يخفى علي من له فضل اطلاع (تحت الاحوذ ج ۶ ص ۲۸۵)

امام شوکانی نزول مسیح کے عقیدہ پر گفتگو کرتے ہوئے ہیں لکھتے ہیں

فتقران الاحاديث الواردة في المہدی المنتظر متواترة والاحاديث في الدجال متواترة والاحاديث الواردة في نزول عيسى عليه السلام متواترة (التوضيح في تواتر ما جاء في المہدی والدجال وفتح ص ۶۷)

مولانا نواب صدیق حسن خان بھوپالی (۱۳۰۷ھ) ﴿الاذاعة لما كان وما يكون بين يدي الساعة﴾ میں لکھتے ہیں

والاحاديث الواردة في المہدی على اختلاف رواياتها كثيرة جدا تبلغ حد التواتر المعنوی وهي في السنن وغيرها من دواوين الاسلام من المعاجم والمسانيد -

آپ آگے چل کر لکھتے ہیں

لا شك ان المہدی يخرج في آخر الزمان من غير تعيين لشهر وعام لما تواتر في الباب واتفق عليه جمهور الامة خلفا عن سلف الا من يعتد بخلافه.... لا معنی للريب في امر ذلك الفاطمي الموعود المنتظر والمدلول عليه بالادلة بل انكار ذلك جرأة عظيمة في مقابلة النصوص المستفيضة المشهورة البالغة الى حد التواتر (الاذاعة ص ۱۱۳ - بيروت)

امام مہدی کے بارے میں جن احادیث تک ہماری رسائی ہوئی ہے ان میں پچاس احادیث ہمارے علم میں آئی ہے ان میں سے صحیح بھی ہیں اور حسن بھی اور کچھ ضعیف بھی جن کا ضعف بھی دوسری صحیح احادیث کے ساتھ مل کر ختم ہو جاتا ہے لہذا مہدی کے بارے میں احادیث مجموعی طور پر بلا شک و شبہ تواتر کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہیں بلکہ اصول حدیث کی کتابوں میں مذکور تمام اصطلاحات کی رو سے ان احادیث سے کم تر درجہ والی احادیث کو متواتر قرار دیا جاتا ہے تو یہ احادیث مہدی بالاولی متواتر قرار پائیں جبکہ امام مہدی کے بارے میں صراحت کرنے والے آثار صحابہ بھی بکثرت ہیں اور وہ ہیں بھی مرفوع احادیث کے حکم میں کیونکہ یہ مسئلہ ایسے نبی امور میں سے ہے جن میں کسی کے ذاتی اجتہادات کو کوئی دخل نہیں ہو سکتا

حضرت علامہ عبدالعزیز فرہاروی لکھتے ہیں

تواترت الاحاديث في خروج المہدی وافردها بعض العلماء بالتاليف وملخصها انه من اهل بيت النبي ﷺ و انه يملك الارض ويملوها بالعدل بعد ماملئت بالجور و انه يلاقى عيسى عليه السلام فالتصديق بخروجه

واجب (نبراس ص ۳۱۵)

حضرت علامہ محدث محمد بن جعفر الکتانی (۱۳۴۵ھ) لکھتے ہیں

والحاصل ان الاحادیث الواردة فی المهدی المنتظر متواترة
(نظم المبتاثر ص ۱۳۷)

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی لکھتے ہیں

زاد عدد الاحادیث المرفوعة فی المهدی علی تسعین والآثار سوی

ذلك (تعلیق ج ۶ ص ۱۹۷)

ظہور مہدی سے متعلق مرفوع احادیث نوے سے زیادہ ہیں اور آثار صحابہ و تابعین اسکے علاوہ ہیں

سو حضرت امام مہدی کے قرب قیامت خروج کا عقیدہ صحیح احادیث سے ثابت ہے اور یہ حدیثیں تواتر کے درجے کی ہیں یہی وجہ ہے کہ حضرت علامہ سفارینی نے اس عقیدہ پر ایمان لانا واجب ٹھہرایا ہے

فالایمان بخروج المهدی واجب کما هو مقرر عند اهل العلم ومدون

فی عقائد اهل السنة والجماعة (لوامع الانور)

اور ان سے بہت پہلے علامہ حسن بن علی البرہاری (۳۲۹ھ) نے بھی یہی بیان دیا ہے

والایمان بنزول عیسیٰ علیہ السلام ينزل فيقتل الدجال ويتزوج ويصلى خلف القائم من آل محمد صلى الله

عليه وسلم..... (طبقات الحنابلة ج ۲ ص ۲۰)

اس بات پر ایمان لانا ضروری ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے آپ دجال کو قتل کریں گے اور آپ کی شادی ہوگی نیز آپ آل محمد کے

قائم کے پیچھے نماز ادا کریں گے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی (۱۹۷۷ء) کا یہ بیان ہم مقدمہ میں نقل کر آئے ہیں

اہل سنت والجماعت کے عقائد میں سے ہے کہ امام مہدی کا ظہور اخیر زمانہ میں حق اور صدق ہے اس پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے اس لئے کہ امام

مہدی کا ظہور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اگرچہ اس کی بعض تفصیلات اخبار آحاد سے ثابت ہوں عہد و صحابہ و تابعین سے

لے کر اس وقت تک امام مہدی کے ظہور کو مشرق و مغرب میں ہر طبقہ کے مسلمان علماء اور صلحاء عوام اور خواص ہر قرن ہر عصر میں نقل کرتے چلے

آئے ہیں (عقائد الاسلام ص ۱۲۹)

قرآن وحدیث اور ملت اسلامیہ کے جلیل القدر علماء کی تصریحات کے ہوتے ہوئے حضرت امام مہدی اور انکے ظہور کے عقیدہ سے انحراف کرنا کھلی گمراہی

نہیں تو اور کیا ہے ہاں اگر کسی شخص کو اس کے ثبوت قطعی درجے کے نہ ملیں اور ان احادیث کے معنی میں اسے کوئی شبہ ہو تو اس پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا جائے گا

تاہم اسکے گمراہ ہونے میں کوئی شک نہ ہوگا اور اگر کوئی شخص واضح دلائل اور ثبوت کے ہوتے ہوئے اسکا انکار کرتا ہے تو ظاہر ہے کہ یہ صرف گمراہی نہیں ہوگی

کفر ہوگا کیونکہ احادیث مہدی متواتر درجے کی ہیں اور متواترات کا انکار اسلام سے کھلا انحراف ہوتا ہے۔ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مفتیان کرام لکھتے

ہیں

قیامت کے قریب امام مہدی کا آنا صحیح احادیث اور اجماع امت سے ثابت شدہ مسئلہ ہے اس سے انکار کرنا صحیح احادیث اور اجماع سے انکار

کرنے کے مترادف ہے جبکہ احادیث سے انکار کفر ہے..... اس روایت سے امام مہدی کی پوری تفصیل واضح ہوتی ہے جبکہ اس کے علاوہ دیگر

کتب احادیث میں بھی متعدد صحیح روایات موجود ہیں تو ان صحیح روایات کے انکار کا کیا جواز ہے اور زبان کی ایک جنبش سے صحیح احادیث کے ایک

مکمل باب سے انکار کیا معنی رکھتا ہے تاہم جو شخص مہدی آخر الزمان کا انکار کرتا ہے تو دراصل وہ احادیث نبویہ کا انکار کرتا ہے اور اس پر وہی حکم

لگایا جائے گا جو ایک منکر حدیث پر لگایا جاتا ہے۔ (فتاویٰ حقانیہ ج ۱ ص ۱۶۶)

کیا حضرت مہدی سے متعلقہ احادیث ضعیف ہیں

یہ صحیح ہے کہ حضرت مہدی کے بارے میں جس قدر احادیث وارد ہوئی ہیں ان میں ساری ضعیف نہیں ہیں ان میں صحیح بھی ہیں اور حسن بھی نیز محدثین نے ان

احادیث کے درجات کی صراحت بھی کی ہیں تاہم کسی حدیث کے ضعیف ہونے اور موضوع ہونے میں زمین و آسمان کا فرق ہے موضوع حدیث کی کوئی

حیثیت و اہمیت ہی نہیں ہوتی ضعیف حدیث قبول بھی ہوتی ہیں اور عمل میں بھی آتی ہیں اگر ضعیف حدیثیں کسی درجے میں بھی لائق قبول نہ ہوتیں تو آپ ہی

بتائیں کیا محدثین اپنی کتابوں میں ضعیف حدیثیں درج کرتے کیا جامع ترمذی اور دیگر کتب حدیث میں ضعیف حدیثیں نہیں ہیں؟ علماء محدثین اس امر کو تسلیم

کرتے ہیں کہ جب کسی حدیث کی روایات کی کثرت ہو جائے تو اگرچہ وہ ضعیف ہوں مگر اس سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ اسکی کہیں کوئی نہ کوئی اصل موجود

ہے حضرت علامہ ابن عراقی تنزیہ الشریعہ میں حضرت امام حاکم کی مستدرک کے حوالہ سے لکھتے ہیں
 اذا كثرت الروایات فی حدیث ظهران للحدیث اصلا
 (تنزیہ الشریعہ المرفوعة ج ۱ ص ۲۰۰)
 محدث جلیل حضرت مولانا دریس صاحب کاندھلوی شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں

واعلم انه قد طعن بعض المورخين فی احادیث المهدی وقال انها احادیث ضعيفة ولذا اعرض الشیخان البخاری ومسلم عن اخراجهما..... قلت وهذا غلط وشطط قطعاً وبتاتاً فان احادیث المهدی قد اخرجها ائمة الحدیث فی دواوین السنة کالامام احمد والترمذی والبزار وابن ماجه والحاکم والطبرانی وابی یعلی الموصلی ونعیم بن حماد شیخ البخاری وغيرهم عن جماعة من الصحابة (تعلیق ایضاً ج ۶ ص ۱۹۷)

احادیث مہدی کو بعض مؤرخین نے نشانہ طعن بنایا ہے اور کہا ہے کہ یہ سب ضعیف ہیں اسلئے بخاری و مسلم نے ان احادیث سے اعراض کیا ہے میں کہتا ہوں کہ یہ قطعاً غلط ہے کیونکہ ظہور مہدی کی احادیث کو ائمہ نے اپنی کتب حدیث میں نقل کیا ہے جیسے امام احمد امام ترمذی..... ہیں اور انکے علاوہ بہت سے محدثین نے صحابہ و تابعین کی ایک جماعت سے ان احادیث کو نقل کیا ہے

علامہ عبدالرحمن مبارک پوری شرح ترمذی میں لکھتے ہیں کہ علامہ ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں احادیث مہدی کی تضعیف کی ہے لیکن یہ انکی غلطی اور خطا ہے۔ آپ آگے لکھتے ہیں

قلت الاحادیث الواردة فی خروج المهدی كثيرة جدا ولكن اکثرهم ضعاف ولا شك فی حدیث ان عبدالله بن مسعود الذی رواه الترمذی فی هذا الباب لا ینحط عن درجة الحسن وله شواهد كثيرة من بین حسن وضعاف فحدیث عبدالله بن مسعود هذا مع شواهدہ وتوابعه صالح للاحتجاج بلا مرية فالقول بخروج المهدی وظهوره هو القول الحق والصواب (تختہ الاحوذی ج ۶ ص ۲۸۵)

میں کہتا ہوں کہ خروج مہدی کی احادیث بہت زیادہ ہیں تاہم ان میں اکثر ضعیف ہیں اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضرت ابن مسعود کی یہی حدیث جو اس باب میں امام ترمذی نے نقل کی ہے یہ حسن درجہ کی ہے اور اسکے بہت سے شواہد موجود ہیں جو حسن درجہ کے ہیں اور بعض ضعیف بھی ہیں لیکن عبداللہ بن مسعود کی یہ حدیث اپنے توابع و شواہد کے ساتھ دلیل کیلئے بلا شک کافی ہے سو امام مہدی کے خروج کا قول ہی حق

پر مبنی ہے

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ ظہور مہدی کی روایات بیشک ضعیف درجہ کی کیوں نہ ہو اپنے کثرت اور شواہد و دلائل کی بناء پر اس لائق بن جاتی ہیں اسے قبولیت عام کا درجہ مل جائے اسی لئے محدثین اسے لائق قبول سمجھتے ہیں رہا مؤرخین کا طعن تو یہ مسئلہ تاریخی نہیں کہ انکی بات لائق تسلیم ہو خود ان مؤرخین کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اس باب میں محدثین کے پیچھے چلیں نہ یہ کہ محدثین کو اپنے پیچھے چلائیں۔

امام بخاری اور امام مسلم نے احادیث مہدی کیوں نہیں لیں

مؤرخ ابن خلدون کا یہ کہنا کہ چونکہ احادیث مہدی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں نہیں اسلئے اسکی کچھ اہمیت نہیں ہے ایک اور بڑی غلطی ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی اور نزول کی روایت میں امامکم منکم اور امیرہم کے الفاظ موجود ہیں یہاں امامکم اور امیرہم سے مراد کون ہیں؟ شارحین حدیث نے ان الفاظ سے کوئی شخصیت مراد لی ہے؟ اگر شارحین حدیث اس سے امام مہدی مراد لیتے ہیں تو کیا اس سے پتہ نہیں چلتا کہ امام بخاری اور امام مسلم نے ظہور مہدی کی روایت کو تسلیم کیا ہے گو اس نام سے نہیں۔

پھر کسی روایت کا صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں نہ ہونا اس بات کی ہرگز دلیل نہیں کہ وہ روایت اور حدیث کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتی ایک نہیں کتنی ایسی حدیثیں ہیں جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں نہیں حدیث کی دوسری کتابوں میں موجود ہیں اور اس پر ایک جہاں کا عمل ہے مگر کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ اب ان روایتوں کا کوئی اعتبار نہیں رہا اگر صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہی حرف آخر ہوتی تو آخر کیا ضرورت پیش آئی کہ خود انکے عالی قدر تلامذہ نے حدیث کی کتابیں لکھیں اور ان میں وہ حدیثیں درج اور نقل کیں جنہیں انکے اساتذہ نے نقل نہیں کیا تھا اور پھر بتایا کہ ان احادیث پر صحابہ و تابعین نیز ائمہ مجتہدین میں سے کن کن کا عمل رہا ہے ان کا حدیث کی کتابیں لکھنا اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ صرف صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو حدیث کی کتابیں سمجھنا غلط ہے کہ اس میں جو مروی ہے وہی صحیح ہے اسکے سوا کوئی روایت صحیح نہیں اور چھوٹے ہی اس کی اہمیت ختم کر دی جائے یہ طرز عمل انتہائی غیر ذمہ دارانہ اور محدثین سے جدا ایک طریقہ کار ہے جسے کسی طرح صحیح نہیں کہا جاسکتا محدث جلیل حضرت مولانا سید بدر عالم مہاجر مدنی لکھتے ہیں

امام مہدی کی حدیثوں کا تحسین میں ذکر نہ ہونا تو یہ اہل فن کے نزدیک کوئی جرح نہیں ہے خود ان کا ہی اقرار ہے کہ انہوں نے جتنی صحیح احادیث جمع کیں ہیں وہ سب کی سب اپنی کتابوں میں درج نہیں کی ہیں اسلئے بعد میں ہمیشہ محدثین نے مستدرکات لکھی ہیں (ترجمان السنۃ ج ۴ ص

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی قدس سرہ نے بھی شرح مشکوٰۃ میں یہی بیان دیا ہے اور بتایا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ چونکہ بخاری و مسلم نے ان احادیث کی تخریج نہیں کی اسلئے یہ صحیح نہیں ان کی یہ علت خود معلول و کمزور ہے

فان البخاری و مسلما لم يستوعبا الاحاديث الصحيحة والالاف المؤلفه من الاحاديث الصحيحة لم يخرجها البخاری و مسلم وهي صحيحة بلا شك وشبهة عند ائمة الحديث (تعلیق اصحیح ج ۶ ص ۱۹۸)

امام بخاری اور امام مسلم نے صحیح احادیث کا استقصاء نہیں کیا ہے ہزاروں حدیثیں ایسی ہیں جو محدثین کے نزدیک بلا شک و شبہ صحیح ہیں مگر بخاری و مسلم میں وہ حدیثیں موجود نہیں ہیں

چلئے آپ کو موجودہ دور کے ان دو بزرگوں کی بات سے اتفاق نہیں تو آئیے ان سے پہلے کے بزرگوں سے بھی سن لیں شارح مسلم حضرت امام نووی لکھتے ہیں

فانهما لم يلتزما استيعاب الصحيح بل صح عنهما تصريحهما بانها لم يستوعبا وانما قصد اجمع جمل من الصحيح كم يقصد المصنف في الفقه جمع جملة من مسائله لا انه يحضر جميع مسائله (نووی شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۶)

امام بخاری اور امام مسلم نے صحیح حدیثوں کے استیعاب کا التزام نہیں کیا بلکہ دونوں سے صحت کے ساتھ اس بات کی تصریح موجود ہے کہ انہوں نے استیعاب سے کام نہیں لیا بلکہ انکا مقصد صحیح حدیثوں کے ایک حصہ کو جمع کرنا ہے جس طرح کہ فقہ کے مصنف کا مقصد فقہی مسائل کے ایک حصہ کو جمع کرنا ہوتا ہے نہ کہ فقہ کے سب مسائل کا اکٹھا کر لینا۔

علامہ ابوالفضل محمد بن طاہر بن علی المقدسی لکھتے ہیں

واما البخاری رحمه الله فانه لم يلتزم ان يخرج كل ما صح من الحديث حتى يتوجه عليه الاعتراض وكما انه لم يخرج عن كل من صح حديثه ولم ينسب الى شئ من جهات الجرح وهم خلق كثير يبلغ عددهم نيفا وثلاثين الفا لان تاريخه يشتمل على نحو من اربعين الفا وزيادة وكتابه في الضعفاء دون السبع مائة ومن خرجهم في جامعه دون الفين كذا لم يخرج كل ما صح من الحديث (شروط الائمة الخمسة ص ۳۰)

(ترجمہ) امام بخاری نے اس بات کا التزام نہیں کیا کہ ہر صحیح حدیث کی اپنی کتاب میں تخریج کریں تاکہ ان پر یہ اعتراض وارد ہو جیسا کہ انہوں نے ہر اس آدمی کی حدیثیں نقل نہیں کیں جن کی حدیثیں صحیح ہوں اور اس پر کوئی جرح نہ ہو اور یہ بہت زیادہ افراد ہیں جنکی تعداد تقریباً تیس ہزار سے زیادہ ہیں اسلئے کہ بخاری کی اپنی تاریخ تقریباً چالیس ہزار افراد پر مشتمل ہے اور انکی ضعفاء کے بارے میں لکھی کتاب تقریباً سات سو آدمیوں پر مشتمل ہے اور جنکی احادیث کی تخریج انہوں نے اپنی صحیح میں کی ہے وہ دو ہزار سے بھی کم ہیں اسی طرح ہر صحیح حدیث کی بھی (اپنی کتاب میں) تخریج نہیں کی

چلئے امام بخاری کی اپنی بات ہی مان لیجئے امام بخاری کہتے ہیں کہ

میں حضرت اسحق بن راہویہ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے کہا کہ

لو جمعتم کتابا مختصرا لسنن النبي ﷺ فوق ذلك في قلبي فاخذت في جمع هذا الكتاب (شروط الائمة الخمسة ص ۲۱)

اگر تم حضور ﷺ کی احادیث کو ایک مختصر کتاب میں جمع کر لو تو کیا خوب ہو تو انکی یہ بات میرے دل کو بھاگئی سو میں نے اس کتاب میں انہیں جمع کر لیا۔

سوال یہ ہے کہ کیا اس میں ساری صحیح حدیثیں ایک جگہ جمع ہو گئی ہیں اسکا جواب یقیناً نفی میں ہوگا خود امام بخاری کہتے ہیں

لم اخرج في هذا الكتاب الا صحيحا وتركته من الصحيح اكثر (ایضاً ص ۲۱)

میں نے اس کتاب (یعنی صحیح بخاری) میں صحیح حدیثیں نقل کی ہیں اور جس قدر حدیثوں کو چھوڑ دیا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہیں

اور اسکی وجہ امام بخاری فرماتے ہیں یہ اس لئے کیا کہ کہیں کتاب طویل نہ ہو جائے

وتركت من الصحيح حتى لا يطول (مقدمہ فتح الباری ج ۱ ص ۴)

حافظ موصوف امام بخاری کے اس بیان پر فرماتے ہیں

فقد ظهر ان قصد البخاری كان وضع مختصر في الصحيح ولم

يقصد الاستيعاب لا في الرجال ولا في الحديث (شروط الائمة ص ۲۱)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ امام بخاری کا قصد ایک مختصر کتاب جمع کرنے کا تھا نہ تو انکا مقصد ثقہ رواؤں کا استیعاب تھا اور نہ ہی صحیح احادیث کا استیعاب مقصود تھا۔ جہاں تک صحیح مسلم کا تعلق ہے تو انہوں نے بھی کبھی یہ دعویٰ نہ کیا کہ انکی کتاب میں ساری صحیح احادیث آگئی ہیں اور انکے سوا اب کوئی صحیح حدیث نہیں ہے خود آپ کی تصریح بھی موجود ہے کہ میں نے بھی اس کتاب میں ساری کی ساری صحیح حدیثیں جمع نہیں کی ہیں آپ ایک بحث میں لکھتے ہیں

لیس کل شئی عندی صحیح وضعته ههنا (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۷۴)

حضرت امام مسلم جب حضرت عبداللہ بن رواۃ سے ملے اور انہوں نے صحیح مسلم کے لفظ صحیح کے بارے میں پوچھا تو امام مسلم نے فرمایا کہ۔ میں نے تو اس کتاب کی تخریج کر کے اسے صحیح کہا ہے اور یہ نہیں کہا ہے کہ..... جو حدیث اس کتاب میں روایت نہ کروں وہ ضعیف ہے لیکن اس کی تدوین اس لئے کی کہ یہ مجموعہ میرے پاس اور ان لوگوں کے پاس موجود رہے جو مجھ سے اس کتاب کو لکھیں اور ان احادیث کی صحت میں شبہ نہ کیا جائے میں نے یہ نہیں کہا کہ اس کے علاوہ اور حدیثیں ضعیف ہیں (شروط الائمہ ص ۲۲)

حضرت امام حاکم نے یہ بات اور زیادہ کھلے لفظوں میں فرمائی ہے آپ لکھتے ہیں

ولم يحكما ولا واحد منهما انه لم يصح من الحديث غير ما اخرجهما (المستدرک ج ۱ ص ۴۱)

یعنی بخاری و مسلم نے اور نہ ان میں سے کسی ایک نے یہ کہا ہے کہ صرف وہی احادیث صحیح ہیں جو انہوں نے نقل کی ہیں (اور ان کے سوا کوئی دوسری صحیح نہیں ہے)

حضرت علامہ حافظ ابن کثیر اپنی کتاب الباعث الحثیث میں لکھتے ہیں

بلاشبہ بخاری و مسلم نے ان تمام احادیث کی روایت کا التزام نہیں کیا جن پر صحت کا حکم لگایا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے خود بہت سی ان احادیث کو صحیح کہا ہے جو ان کی کتابوں میں موجود نہیں چنانچہ ترمذی وغیرہ بخاری سے ان احادیث کی تصحیح نقل کرتے ہیں جو بخاری میں موجود نہیں بلکہ سنن میں مروی ہیں

ایک اور شبہ کا ازالہ

ظہور مہدی کے انکار کی ایک راہ یہ بتائی جاتی ہے کہ مہدی سے متعلق روایات بخاری و مسلم میں تو نہیں نیز یہ روایتیں مؤطا مالک میں بھی نہیں ہیں (رسائل و مسائل ج ۱ ص ۵۰) اسلئے اس کی کچھ اہمیت نہیں ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ روایت مؤطا میں ہوتی تو آپ فرماتے کہ اسے امام ابوحنیفہ نے کیوں بیان نہیں کیا اگر وہ بیان کر جاتے تو آپ کہتے کہ اسے امام شافعی نے کیوں نہ فرمایا اگر کسی بات کو تسلیم کرنا ہی مقصود نہ ہو تو پھر ایک نہیں بہت راستے موجود ہیں آپ خود ہی اس ادیب سے پوچھئے کہ دین کے وہ سارے اہم مسئلے مؤطا امام مالک میں موجود ہیں اور اگر موجود ہیں تو پھر ان کے بعد امام بخاری اور امام مسلم نے حدیث لکھنے میں اس قدر محنت کیوں کی تھی؟ کیا کسی مالکی نے یہ کہا ہے کہ امام مالک کی مؤطا کے بعد اب کسی حدیث کی کتاب کی ضرورت نہیں اور نہ اب دین کی کوئی کتاب لکھی جانی چاہیے اگر نہیں تو یہ کہنا کہ اس میں ہو تو مانوں یا اس کتاب میں ہوں تو تسلیم کروں یہ نہ ماننے کا ایک حیلہ تو ہے کوئی دلیل نہیں ہے

حدیث لامہدی الایسی کا مطلب

جولوگ ظہور مہدی کی احادیث سے جان چھڑانا چاہتے ہیں وہ سنن ابن ماجہ میں منقول ایک روایت اپنی تائید میں لے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مہدی اور مسیح دو علیحدہ علیحدہ شخصیتیں نہیں ایک ہی ہیں اور حضرت مسیح ہی درحقیقت مہدی ہیں اسلئے مہدی کا کوئی مستقل وجود ماننا درست نہیں۔

الجواب ﴿﴾ حضرت مسیح اور حضرت مہدی کا دو علیحدہ وجود ہونا صحیح احادیث اور محدثین و علماء دین کے بیانات کی روشنی میں آپ کے سامنے آچکا ہے اس صراحت کے ہوتے ہوئے ان دو شخصیتوں کو ایک ماننا ہرگز راہ صواب نہیں ہے حضرت مسیح علیہ السلام خدا کے عظیم الشان نبی ہیں اور آپ کا قیامت کے قریب آسمان سے نزول ہوگا جبکہ حضرت مہدی نبی نہیں نہ آسمان سے انکا نزول ہوگا آپ اس امت سے ہیں اور حضور ﷺ کے گھرانے سے ہیں انکی نبوت کا عقیدہ کسی مسلمان کا نہیں ہے سنن ابن ماجہ کی جس روایت سے استدلال کیا جاتا ہے وہ یہ ہے

حدثنا یونس بن عبدالاعلی حدثنا محمد بن ادریس الشافعی حدثنی محمد خالدا الجندی عن ابان بن صالح..... ولا مہدی الایسی بن مریم (سنن ابن ماجہ ص ۳۰۲) کہ حضرت عیسیٰ بن مریم کے سوا کوئی مہدی نہیں۔

الجواب..... آپ پہلے اس روایت کی سند پر غور کیجئے

اس میں محمد بن خالد جندی ہے جو مجہول روای ہے یعنی اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں کہ یہ صاحب کون ہیں اسلئے یہ روایت سنداً ساقط الاعتبار ہے۔ حضرت علامہ قرطبی اپنی مایہ ناز کتاب التذکرۃ میں اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

ان هذا الحديث لا يصح لانه انفرد بروايته محمد بن خالد الجندی قال الحاكم ابو عبد الله الحافظ الجندی هذا مجهول واختلف في اسناده قتاده يرويه عن ابان بن صالح عن الحسن عن النبي ﷺ مرسل مع ضعف ابان وتارة يرويه عن ابان بن صالح عن الحسن عن انس بن مالك عن النبي ﷺ بطوله فهو منفرد به مجهول عن ابان وهو متروك عن الحسن منقطع والاحاديث عن النبي ﷺ في التنصيص على خروج المهدى من عترته من ولد فاطمة ثابتة اصح من هذا الحديث فالحكم لها دونه

پھر آپ نے حضرت امام ابوالحسین الابری کا ارشاد نقل کیا ہے اور بتایا ہے کہ حضرت مہدی کے خراج کی روایات خبر مستفیض کے طور پر آئی ہیں اور یہ کہ

حضرت مہدی اہل بیت سے ہو گئے
پھر آپ لکھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد لامہدی الایسی کا معنی یہ ہو کہ حضرت عیسیٰ کے سوا کوئی بھی کامل اور معصوم مہدی نہیں اس طرح
ساری حدیثیں آپس میں مل جاتی ہیں اور ہر قسم کا تعارض اٹھ جاتا ہے

ویحتمل ان یکون قوله عليه الصلاة والسلام ولا مہدی الا عیسیٰ ای لامہدی کاملا معصوما الا عیسیٰ وعلیٰ هذا
تجتمع الاحادیث ويرتفع التعارض (تذکرہ ج ۲ ص ۳۰۰)

ندوة العلماء لکھنؤ (انڈیا) کے بانی حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری (۱۳۲۶ھ) لامہدی الایسی والی روایت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں
امام قرطبی اپنی کتاب تذکرہ میں امام مہدی کا ذکر کرتے ہیں اس میں یہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں ﴿وہذا لا ینافی ماتقدم فی احادیث
المہدی لان معانیہ تعظیم شان عیسیٰ بن مریم علیہ الصلاة والسلام علی المہدی ای انہ لامہدی الا عیسیٰ
لعصمة وکمالہ فلا ینافی وجود المہدی کقولہم مافت الا علی﴾ یعنی بیان سابق میں جو حدیثیں خاص امام مہدی کے باب میں
آئی ہیں ان کے مخالف یہ روایت (لامہدی الایسی) نہیں ہے کیونکہ اس حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت و شان بمقابلہ امام مہدی
کے بیان کرنا مقصود ہے جس طرح عرب کا یہ مقولہ ہے لافقی الاعلیٰ یعنی کوئی جوان نہیں ہے مگر علیؑ۔ اب ظاہر ہے کہ اس قول کا یہ مطلب نہیں ہے
کہ حضرت علیؑ کے سوا اور کوئی جوان نہیں ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ حضرت علیؑ ایسے عالی ہوصلہ اور صاحب قوت جوان ہیں کہ ان کے مقابلہ میں
گویا دوسرا جوان نہیں ہے اسی طرح حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان ہدایت ایسی عظیم الشان ہے کہ دوسرا ہادی ان کے
مقابلہ میں گویا نہیں ہے۔ اس قول کو امام عبدالوہاب شعرانی نے خلاصہ تذکرہ میں نقل کیا ہے (دوسری شہادت آسمانی ص ۵۷۔ احتساب
قادیانیت ج ۷ ص ۳۵۳)

حضرت علامہ صنعانی اس روایت کو موضوع بتاتے ہیں (الفوائد المجموعہ ص ۵۱۰۔ خاتمہ مجمع البحار ج ۳ ص ۵۱۹) حضرت علامہ عبدالعزیز فرہاروی لکھتے ہیں
لان الحدیث لا یصح (نبراس ص ۳۱۵)
علامہ ذہبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں کہ

هذا خبر منکر تفرد به یونس بن عبد الاعلیٰ عن الشافعی ومحمد بن خالد جندی قال الازدی منکر الحدیث
وقال الحاکم مجهول وكذا قال ابن الصلاح فی امالیہ (انجام الحاجۃ ص ۳۰۲)
شیخ الاسلام حضرت علامہ حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) اس روایت پر لکھتے ہیں

وهذا الحدیث ضعیف وقد اعتمد ابو محمد بن الولید البغدادی وغیرہ علیہ ولیس مما یعتمد علیہ رواہ ابن
ماجہ عن یونس عن الشافعی والشافعی رواہ عن رجل من اهل الیمن یقال له محمد بن خالد الجندی وهو ممن
لا یحتج به ولیس هذا فی مسند الشافعی وقد قیل ان الشافعی لم یسمعه من الجندی وان یونس لم یسمعه من
الشافعی (منہاج السنہ ج ۸ ص ۲۵۶)
آپ ایک اور جگہ لکھتے ہیں

والحدیث الذی فیہ لامہدی الا عیسیٰ بن مریم رواہ ابن ماجہ وهو حدیث ضعیف رواہ عن یونس عن
الشافعی عن شیخ مجهول من اهل الیمن لاتقوم باسناده حجة ولیس هو فی مسنده بل مدارہ علی یونس بن
عبد الاعلیٰ وروی عنه انه قال حدثت عن الشافعی وفی الخلیعات وغیرہا حدثنا یونس عن الشافعی لم یقل
حدثنا الشافعی ثم قال عن حدیث محمد بن خالد الجندی وهذا تدلیس یدل علی توهینہ (منہاج السنہ ج ۲ ص ۱۰۲)
حضرت علامہ حافظ ابن تیمیہ (۷۵۱ھ) اس روایت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

ولو صح لم یکن فی حجة لان عیسیٰ اعظم مہدی بین یدی رسول اللہ ﷺ و بین الساعة وقد دلت السنة
الصحیحة عن النبی ﷺ علی نزولہ علی المنارة البیضاء شرقی دمشق وحکمہ بکتاب اللہ ووضعه الجزیة
واہلک اهل الملل فی زمانہ فیصح ان یقال لامہدی فی الحقیقة سواہ وان کان غیرہ مہدیا کما یقال لا علم الا
مانع ولا مال الا ماوقی وجہ صاحبہ وکما یصح ان یقال انما المہدی عیسیٰ بن مریم یعنی المہدی الکامل
المصوم (المنار المنیف ص ۱۳۶)

یعنی اگر یہ روایت کسی درجے میں تسلیم کر لی جائے تو بھی یہ دلیل لینا کہ حضرت عیسیٰ کے سوا کوئی مہدی نہیں ہے صحیح نہیں ہے اس لئے کہ حضور ﷺ
اور قیامت کے درمیان حضرت عیسیٰ مہدی اعظم ہیں اور صحیح احادیث میں حضور سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ مشرقی دمشق کے سفید منارہ پر
اتریں گے اور کتاب اللہ کے ساتھ فیصلے کریں گے جزیہ ختم کر دیں گے اور سب ملتوں والے انکے دور میں مٹ جائیں گے پس یہ کہنا صحیح ہے کہ
حقیقت میں حضرت عیسیٰ کے سوا کوئی مہدی نہیں ہے اگرچہ انکے علاوہ بھی کوئی مہدی ہو سکتا ہے جس طرح یہ کہا جاتا ہے کہ نفع دینے والے علم

کے سوا کوئی علم نہیں (حالانکہ ہے) اور جو مال اپنے مالک کی عزت کا سبب بنے اسکے سوا کوئی مال نہیں (حالانکہ ہے) اسی طرح یہ کہنا بھی صحیح ہے مہدی حضرت عیسیٰ ہیں یعنی آپ کامل اور معصوم مہدی ہیں (اور ان کے علاوہ بھی کوئی اور مہدی ہے) مفسر شہیر حضرت علامہ حافظ ابن کثیر (۷۷۷ھ) لکھتے ہیں

هذا الحديث فيما يظهر ببدای الرأی مخالف للاحادیث الواردة فی اثبات مہدی غیر عیسیٰ ابن مریم وعند التامل لا ینافیها بل یراد من ذلک ان المہدی حق المہدی هو عیسیٰ ولا ینفی ذلک ان یراد غیرہ مہدیا ایضا (علامات یوم القیامة ص ۳۲ طبع بیروت۔ العرف الوردی ص ۸۶) حضرت علامہ ابن کثیر کا یہ بیان بھی دیکھئے آپ حضرت مہدی کے تعارف میں لکھتے ہیں

الذی یرکون فی آخر الزمان وهو احد الخلفاء الراشدين والائمة المہدیین ولیس هو بالمنتظر الذی تزعمه الرافضة وترتجى ظهوره من سرداب سامراء فان ذلک ملاحقیة له ولا عین ولا اثر ویزعمون انه محمد بن الحسن بن العسکری وانه دخل السرداب وعمره خمس سنین واما ما سنذکره فقد نطقت به الاحادیث المروية عن رسول الله صلى الله علیه وسلم انه یرکون فی آخر الدهر واطن ظهوره سیرکون قبل نزول عیسیٰ بن مریم کما دلت علی ذلک الاحادیث (علامات یوم القیامة ص ۲۷۔ بیروت)

حضرت مہدی وہ ہیں جو آخر زمانہ میں ہونگے آپ خلیفہ راشد اور ہدایت یافتہ اماموں میں سے ایک ہیں آپ وہ امام منتظر نہیں جس کے بارے میں رافضی اس گمان میں مبتلا ہیں کہ وہ سامرائی غار سے ظاہر ہونگے اس کی حقیقت نہیں ہے یہ سب بے بنیاد باتیں ہیں ہاں امام مہدی کے بارے میں ہم ابھی احادیث نقل کریں گے جن سے معلوم ہوگا کہ آپ آخر زمانہ میں تشریف لائیں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا جیسا کہ حضور کی احادیث سے پتہ چلتا ہے حضرت علامہ حافظ ابن حجر مکی (۷۹۷ھ) اس حدیث پر لکھتے ہیں

انما هو علی تقدیر ثبوته والافقد قال الحاکم اور دتہ تعجبا لا محتجا به وقال البیهقی تفرد به محمد بن خالد وقد قال الحاکم انه مجهول واختلف عنه فی اسناده وصرح النسائی بانه منکر وجزم غیرہ من الحفاظ بان الاحادیث التی قبلہ ای الناصة علی ان المہدی من ولد فاطمة اصح اسناده (صواعق محرقہ ص ۱۶۵) اول تو یہ ثابت ہونے کی صورت میں مؤول ہوگی ورنہ تو امام حاکم نے کہا ہے کہ میں تو اسے حجت پکڑنے کیلئے نہیں بلکہ تعجب کیلئے لایا ہوں اور امام بیہقی کہتے ہیں کہ اس میں روای محمد بن خالد متفرد ہے امام حاکم اسے مجہول کہتے ہیں اور اسکی اسناد میں بھی اختلاف کیا ہے اور امام نسائی نے اسے صریح طور پر منکر قرار دیا ہے اور دوسرے حفاظ حدیث نے جزم کے ساتھ بیان کیا ہے کہ اس سے پہلی بیان ہونے والی ظہور مہدی کی روایات جس میں آپ کو اولاد فاطمہ میں سے بتایا ہے اسکی سندیں صحیح ہیں (صواعق محرقہ ص ۵۵۵۔ ترجمہ)

حضرت علامہ موصوف اس سے کچھ پہلے یہ لکھ آئے ہیں

ای لا مہدی علی الحقیقة سواہ لوضعه الجزية واهلاکہ الملل المخالفة لملتنا کما صحت به الاحادیث أولا مہدی معصوما الا هو (ایضاً ص ۱۶۵)

حدیث کے ثابت ہونے کی صورت میں اسکا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت عیسیٰ کے سوا کوئی حقیقی مہدی نہیں کہ وہ آ کر جزیہ کو ختم کرنے اور مخالف ملتوں کو مٹا دیں گے جیسا کہ صحیح احادیث میں بیان ہوا کہ اسکے سوا کوئی معصوم مہدی نہیں ہے (دیکھئے ص ۵۵۲)

شارح مشکوٰۃ حضرت مولانا ملا علی القاری (۱۰۱۴ھ) نے بھی شرح مشکوٰۃ میں اس روایت کو باتفاق محدثین ضعیف قرار دیا ہے اور علامہ طبری کے حوالہ سے بتایا ہے کہ حضور کی احادیث خروج مہدی اور انکے اہل بیت میں سے ہونے پر اس روایت سے زیادہ صحیح طریقہ سے ثابت ہیں اگر یہ روایت ثابت ہو تو اسکا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت عیسیٰ کے سوا کوئی کامل اور معصوم مہدی نہیں ہے یعنی اسکا یہ مطلب لینا کہ حضرت عیسیٰ کے سوا اور کوئی مہدی نہ ہوگا غلط ہے۔

اعلم ان حدیث لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم ضعیف باتفاق المحدثین کما صرح به الجزری علی انه من باب لا فتی الا علی قال الطیبی رحمہ اللہ الاحادیث عنه صلى الله علیه وسلم فی التنصيص علی خروج المہدی من عترته من ولد فاطمة ثابتة اصبح من هذا الحديث فالحکم لها دونہ قال ویحتمل معناه لا مہدی کاملا معصوما الا عیسیٰ علیہ السلام (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ ج ۱۰ ص ۱۸۳)

علامہ عبد الرؤف المناوی (۱۰۲۹ھ) نے شرح جامع صغیر میں بھی یہ بات بیان کی ہے آپ لکھتے ہیں

ولا ینافی أخبار المہدی لا مہدی الا عیسیٰ ابن مریم لان المراد کما مرت الاشارة الیه لا مہدی علی الحقیقة الا عیسیٰ سودہ لوضع الجزية واهلاکہ الامم المخالفة أو لا مہدی معصوما الا هو (فیض القدر ج ۲ ص ۲۳۵)

حضرت علامہ سفارینی لکھتے ہیں

والصواب الذي عليه اهل الحق ان المهدي غير عيسى وانه يخرج قبل نزول عيسى عليه السلام (لوائح الانوار البهية ج ۲ ص ۷۹)

صحیح بات جس پر اہل حق ہیں وہ یہ کہ حضرت مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جدا ایک شخصیت ہیں حضرت مہدی کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول سے پہلے ہوگا

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں

چونکہ احادیث سے تغائر و تمناز حضرت عیسیٰ علیہ السلام و حضرت مہدی علیہ السلام کا ثابت ہے اور نیز اجماع اس پر منعقد ہے اسلئے حدیث لامہدی الایسی بالاجماع (ضعیف و ناقابل حجت ہے صحیح ہوتی تو تب بھی) ماؤل ہے علماء نے چند تاویلیں ذکر کی ہیں جو مناسب معلوم ہوا اختیار کر لینا جائز ہے میرے نزدیک توجیہ حدیث کی یہ ہے کہ یہ ترکیب مستعمل ہوتی ہے کمال تشابہ کیلئے۔ پس مطلب یہ ہے کہ ان دونوں بزرگوں میں باعتبار صفات کمال کے ایسا تشابہ ہوگا کہ گویا مہدی عین عیسیٰ علیہ السلام کی ہیں جیسا کسی کا قول ہے شعر

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

تا کس نکوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اور امامک منکم میں امام سے مراد حضرت مہدی ہیں اور اس سے قبل اس حدیث میں یہ ہے کہ کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم اور امامک منکم مبتداء خبر لمرحال واقع ہوگا اس میں تو کوئی وجہ شبہ اتحاد کی بھی نہیں بلکہ مطلب صاف ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ایسی حالت میں آویں گے جبکہ تم میں مہدی بھی موجود ہونگے غرض کسی حدیث سے دونوں کا ایک ہونا ثابت نہیں (الخطاب ص ۲۴)

اس تفصیل سے پتہ چلا کہ حضرت مہدی اور حضرت مسیح کے وجود کا ایک نہ ہونا امت میں کبھی اختلافی نہیں رہا سب نے انہیں علیحدہ علیحدہ وجود قرار دیا ہے اب جو لوگ اس روایت کی رو سے جو خود اپنی جگہ ساقط الاعتبار اور مجہول راوی سے آئی ہے ان دونوں کو ایک بتاتے ہیں وہ غلط بیانی کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد کی دھوکہ دہی

مرزا غلام احمد مہدی اور عیسیٰ کو ایک بتانے کیلئے جب کوئی دلیل نہ دے سکا تو اس نے پھر شیخ محمد اکرم صابری کی ایک کتاب کا سہارا لیا کہ بروز کی بحث لے کر کسی طرح ان کے نام سے یہ بات

چلا دی جائے کہ وہ بھی دونوں کو ایک سمجھتے ہیں اس نے شیخ موصوف کے نام پر جھوٹ اور افتراء کس طرح کیا اسے دیکھئے اور سوچئے کہ وہ صلح کے دنوں میں بھی کیسی کیسی شرارت اور دھوکہ دیتا تھا مرزا قادیانی شیخ صابری کی کتاب اقتباس الانوار کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ

ایک گروہ کا برصوفیہ نے نزول جسمانی سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ نزول مسیح موعود بطور بروز کے ظاہر ہوگا چنانچہ اقتباس انوار میں جو تصنیف شیخ محمد اکرم صابری ہے جس کو صوفیوں میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے جو حال میں مطبع اسلامی لاہور میں ہمارے مخالفوں کے اہتمام سے چھپی ہے یہ عبارت لکھی ہے..... وبعضے برآئند کہ روح عیسیٰ در مہدی بروز کند و نزول عبارت از ہمیں بروز است مطابق اس حدیث کہ لامہدی الایسی بن مریم (ایام ا ح ص ۱۳۸- ر-خ- ج ۱۴ ص ۳۸۳)

مرزا غلام احمد نے اس عبارت سے یہ دھوکہ دینا چاہا کہ شیخ محمد اکرم صابری کے نزدیک مہدی اور عیسیٰ ایک ہی شخصیت ہیں اسی لئے وہ اس حدیث سے حجت پکڑتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ شیخ محمد اکرم صابری اس سے آگے یہ لکھ چکے ہیں کہ ”این مقدمہ بغایت ضعیف است“۔ نیز آپ اسی کتاب میں اس بات کو بہت ہی کمزور بات لکھ کر بتا چکے ہیں کہ امام مہدی حضرت فاطمہ الزہراءؑ کی اولاد میں سے ہونگے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز ادا کریں گے اور اس پر صوفیہ کرام کا اجماع و اتفاق بھی ہے حتیٰ کہ آپ نے شیخ ابن عربی سے بھی اس بیان کو نقل فرمادیا آپ کا بیان دیکھئے

کے فرقہ برآں رفتہ اند کہ مہدی آخر زمان عیسیٰ بن مریم اسی و اس روایت بغایت ضعیف است زیرا نکلہ اکثر احادیث صحیح و متواتر از رسالت پناہ ﷺ و درود یافتہ کہ مہدی آخر زمان از بنی فاطمہ خواہد بود و عیسیٰ باؤ اقتداء کردہ نماز خواہد کرد و جمیع عارفان صاحب تمکین بر اس متفق اند چنانچہ شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ در فتوحات مکیہ مفصل نوشتہ است کہ مہدی آخر زمان از آل رسول اللہ ﷺ من اولاد فاطمہ زہرہ ظاہر مے شود و اسم او اسم رسول اللہ ﷺ باشد

(اقتباس الانوار ص ۷۲)

مرزا غلام احمد کو جب کہیں سے بھی اس حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل نہ ملی تو اس نے ایک من گھڑت اصول بنالیا اور کہا کہ کسی حدیث کے صحیح یا غلط ہونے کے لئے ضروری نہیں کہ ائمہ حدیث کی بات مانی جائے وہ بیشک کہتے رہیں کہ حدیث لامہدی الایسی بن مریم موضوع ہے یا ضعیف ہے میں چونکہ خود عیسیٰ بن مریم ہوں اسلئے خدا نے مجھے بتا دیا ہے کہ ان کی بات نہ سنو یہ حدیث صحیح ہے اور تیرے سوا اور کوئی مہدی نہیں ہے مرزا غلام احمد کہتا ہے کسی حدیث کی صحت یا عدم صحت کے متعلق تو علمائے ظواہر اور محدثین اس کو موضوع یا مجروح ہی ٹھہراویں مگر میں اس کے مقابل اور معارض کی

حدیث کو موضوع کہوں گا اگر خدا تعالیٰ نے اس کی صحت مجھ پر ظاہر کر دی جیسے لامہدی الایسی بن مریم والی حدیث ہے محدثین اس پر کلام کرتے ہیں مگر مجھ پر خدا تعالیٰ نے یہی ظاہر کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے ((ملفوظات ج ۳ ص ۶۴))

اب ایک طرف اتنا زور کہ مہدی اور مسیح ایک ہی ہے دونوں بات خدا بھی اسے بتا چکا مگر اس کے ساتھ لچسپ بات یہ بھی ہے کہ مرزا غلام احمد نے مجبور ہو کر پھر ان دونوں کو علیحدہ بھی تسلیم کر لیا اور کہا کہ یہ دونوں دو ہیں ایک نہیں اس نے لکھا

مسیح موعود اور مہدی اور دجال تینوں مشرق ہی میں ظاہر ہوں گے

(تحفہ گوڑ ویہ ص ۸۱ ر ج ۱ ص ۱۶۷)

یہاں اس نے تسلیم کیا کہ یہ تین ایک نہیں تین تین ہیں یعنی علیحدہ علیحدہ ہیں اب اگر کوئی قادیانی ان تینوں کو ایک مانے تو اسے اپنے دماغ کا علاج کرانا چاہیے

حضرت امام مہدی کے متعلق قادیانیوں اور بزعم خود پڑھے لکھے لوگوں کے اعتراضات اور شبہات کے جوابات آپ کے سامنے ہیں اب آپ ہی دیانت دارانہ فیصلہ کریں کہ ان میں کون صراط مستقیم پر ہے اور کون راہ حق سے دور جا پڑا ہے ہماری ان تمام دوستوں سے جو حضرت امام مہدی کے بارے میں کسی شک میں ہیں مخلصانہ گزارش ہے کہ وہ پھر سے ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ملاحظہ فرماویں اور دیکھیں کہ حضور نے قرب قیامت تشریف لانے والے جس فرد فرید کی خبر دی ہے تو اس خبر کی پوری تفصیل سے بھی ہمیں مطلع کر دیا ہے تاکہ کوئی بہرہ و پیا اور مکار اس نام کی رو سے ہمارے ایمان پر ڈاکہ نہ ڈال سکے۔ اور جیسے ہی کوئی بہرہ و پیا دعویٰ کرے اسے احادیث کی رو سے بے نقاب کر کے امت کے ایمان و عقیدہ کی حفاظت کی جاسکے چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی کسی نے مہدی یا مسیح یا نبی ہونے کا دعویٰ کیا علماء اسلام نے انہیں احادیث کی رو سے بے نقاب کیا ہے یہ لوگ لاکھ تاویلات اور تحریفات کا کھیل کھیلنے کی کوشش کرتے رہے مگر آخر کار انہیں ذلت و رسوائی کا منہ اس دنیا میں ہی دیکھنا پڑا اور یہ خدا کا فیصلہ ہے کہ باطل ہمیشہ شکست سے دوچار ہوگا اور اسے حق کے سامنے کھڑے رہنے کی کبھی ہمت نہ ہوگی اللہ تعالیٰ ہمیں حق اور اہل حق کے ساتھ رکھے اور اس پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

آئیے اب مرزا غلام احمد قادیانی کے بزعم خود اس عظیم الشان نشانی پر ایک سرسری نظر ڈالیں جسے قادیانی لوگ مرزا غلام احمد کے مہدی ہونے کی تائید میں ہمیشہ پیش کرتے رہتے ہیں یورپ کے ملک جرمنی کے چھ قادیانی یہی نشانی لے کر استاذنا محترم محقق العصر حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں آئے آپ نے انکے ایک ایک شبہات اور دلائل کا اس طرح جائزہ لیا کہ جب وہ واپس گئے تو قادیانیوں کی یہ نشانی مٹ چکی تھی اور یہ لوگ بعد میں کہتے پائے گئے کہ ہم وہاں نہ جاتے تو اچھا تھا ہمارے مبلغوں نے ہمیں ذلیل کروا دیا۔ سچ ہے جب حق آ جاتا ہے تو باطل کو ذلیل ہو کر بھاگنا ہی پڑتا ہے اس میں اتنی ہمت نہیں ہوتی کہ وہ حق کے سامنے کھڑا رہ سکے۔

بیجے حضرت علامہ صاحب مدظلہ العالی کا یہ بیان غور سے پڑھئے انشاء اللہ کوئی قادیانی مبلغ یا مربی اس موضوع پر آپ کے سامنے آنے کی ہمت نہ کرے گا۔

اگلا صفحہ ملاحظہ کیجئے

کسوف و خسوف

ایک رمضان میں چاند گرہن اور سورج گرہن دونوں کو گرہن لگنے کی پیش گوئی سے مرزا غلام احمد کا غلط استدلال اور اس کا عالمانہ جواب

جو لوگ اس دنیا میں خدا کے نمائندے ہو کر آتے ہیں بسا اوقات انکے پیچھے کبھی آسمانی آوازیں سنائی دیتی ہیں یہ ان سے پہلے لوگوں کی پیشگوئیاں ہیں جو انکے آنے کی خبر دیتی ہیں یہ زمین پر انکے آسمانی جلال کا نشان ہوتا ہے جن کا سامنا کرنے کی کسی میں ہمت نہیں ہوتی لیکن کسی پیش گوئی کو خواہ مخواہ اپنے اوپر منطبق کرنا اور دجل کی راہ سے مامور من اللہ بن بیٹھنا یہ ایک ایسی آسان راہ ہے جس سے کذاب بہت جلد پہچانا جاتا ہے علمی مسائل اور کتاب و سنت کے دلائل تو بسا اوقات پڑھے لکھے لوگوں کو بھی سمجھ نہیں آتے لیکن پیشگوئیاں اور واقعات یہ وہ دلچسپ مباحث ہیں جن سے محرم جلدی پہچانا جاتا ہے۔

حضرت امام باقر (۱۳۸ھ) سے ایک کمزور سند سے ایک پیشگوئی چلی آ رہی تھی کہ امام مہدی کے وقت میں ایک رمضان میں چاند اور سورج دونوں کو گرہن لگے گا نیز چاند کو رمضان کی پہلی رات گرہن لگے گا اور سورج کو اس ماہ کے وسط میں اور ایسے گرہن اس سے پہلے جب سے خدا نے یہ دنیا پیدا کی ہے کبھی نہ لگے ہوں گے

مرزا غلام احمد قادیانی کے وقت میں ایک دفعہ تیرھویں رمضان کو چاند گرہن لگا اور اسی ماہ کی اٹھائیسویں تاریخ کو سورج گرہن تو اس وقت مرزا غلام احمد نے دعویٰ کیا کہ یہ میرے صدق کا نشان ہیں مہدی میں ہی ہوں اس نے کہا۔

لوگو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا یہ راز تم کو شمس و قمر بھی دکھا چکا

مرزا غلام احمد کا کہنا کہ رمضان کی پہلی رات سے تیرھویں رات مراد ہے اور وسط رمضان سے اٹھائیسویں تاریخ مراد ہے اور مہدی سے میں مراد ہوں یہ اسکی غلط بیانی ہے مرزا قادیانی نے پیشگوئی سے دھوکہ یہ دیا کہ امام باقر کی اس پیشگوئی میں پہلی رات سے مراد گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات مراد لے لی چونکہ چاند گرہن تیرھویں چودھویں اور پندرھویں کو لگتا ہے اسلئے اس نے تیرھویں کو پہلی رات کہا اور وسط رمضان سے مراد ان دنوں کا وسط ہے جس میں سورج گرہن ہوتا ہے اور یہ اس رمضان کی ۲۸ کو لگا ہے لہذا تیرھویں اور اٹھائیسویں کا چاند گرہن اور سورج گرہن اس پیشگوئی کے عین مطابق ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ میں مہدی ہوں

عوام گو یہ بات نہیں جانتے کہ چاند گرہن تیرھویں چودھویں اور پندرھویں کو لگتا ہے لیکن علم ہیئت جاننے والے اور علم طبعیات کے ماہرین تو جانتے ہیں کہ چاند گرہن انہی راتوں کو لگتا ہے اور سورج گرہن جب چاند ۲۷-۲۸-۲۹ کی منزلوں میں ہو آئیے اس مجلس میں حضرت امام باقر کی اس پیشگوئی کا کچھ جائزہ لیں اور دیکھیں کہ یہ پیشگوئی کسی طرح بھی مرزا غلام احمد کے دعویٰ کی تائید نہیں کرتی ہاں مرزا قادیانی کا بیچ تان کر اسے اپنے اوپر منطبق کرنا دجل اور فریب کے سوا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

آسمانی آواز اصولا کس سطح کی ہوتی ہے

آسمانی نمائندوں کی حمایت میں جو آسمانی نشان ظاہر ہوتے ہیں وہ عوامی پیرائے میں ہونے چاہئیں کہ انہیں ہر شخص سمجھ سکے جسے صرف اہل فن ہی جانیں اور وہی سمجھ سکیں اسے عوام کی رہنمائی کسی طرح نہیں کہا جاسکتا یہ صرف دنیا کے فنون اور سائنس کے اکتشافات ہیں جن تک صرف اہل فن کی رسائی ہوتی ہے یہ عوام کی بچ سے بالا ہیں لیکن دین فطرت کا کوئی ایسا انداز نہیں ہوتا کہ اس تک صرف ایک خاص طبقہ کی ہی رسائی ہو عوام لوگ اسے نہ جان سکیں چاند کو گرہن کب لگتا ہے اسے صرف علم ہیئت والے جانتے ہیں یا وہ جنہوں نے یہ بات اہل فن سے سنی ہو عوام الناس نہیں آپ کسی بھی عامی سے پوچھ لیں وہ یہ نہ بتا سکے گا کہ چاند گرہن کی تیرھویں چودھویں اور پندرھویں رات ہی کو لگتا ہے عوام صرف اتنا جانتے ہیں کہ چاند اور سورج دونوں کو گرہن لگتا ہے اور بس۔ گرہن کی راتوں کی تعیین صرف انہی لوگوں کو معلوم ہوتی ہے جو اس فن کے جاننے والے ہوں حضرت امام باقر جب یہ پیشگوئی فرما رہے تھے تو کن لوگوں کو بتا رہے تھے کہ رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن لگے گا؟ ظاہر ہے کہ وہ عوام کو ہی یہ بات بتا رہے تھے اب آپ فیصلہ فرمائیں کہ رمضان کی پہلی رات سے اس کی کوئی رات مراد ہوگی؟ وہ امت جو مظاہر فطرت کے ساتھ چلے انکی نمازوں کے اوقات پوچھنے سورج نکلنے سورج ڈھلنے غروب ہونے اور رات کے سیاہ ہوجانے سے معلوم ہوتے ہوں رمضان اور عید کا تعیین عام رویت ہلال سے ہوزکوۃ سال پورا ہونے پر فرض ہو جسے خواص و عوام برابر سمجھتے ہیں اسی پیرائے میں دین جاننے والوں کو امت امیہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

انا امة امیة لانكتب ولانحسب الشهر هكذا وهكذا وعقد الابهام فى الثالثة والشهر هكذا وهكذا
یعنی تمام الثالثین (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۴۷)

(ترجمہ) ہم امت امیہ ہیں ہم لکھنے پڑھنے کے عادی نہیں نہ ہمارے فیصلے علم حساب سے ہوتے ہیں مہینہ ۲۹ دن کا ہوگا یا ۳۰ دن کا اور اسے آپ نے تین دفعہ دونوں ہاتھ اٹھا کر بتلایا اور تیسری دفعہ انگوٹھے کو موڑ لیا یہ ۲۹ دن کی گنتی ہاتھ کے اشارے سے بتلادی

اس حدیث پر شارح مسلم امام نووی (۶۷۶ھ) لکھتے ہیں

لان الناس لو كلفوا به ضاق عليهم لانه لا يعرفه الا افراد والشارع انما يعرف الناس بما يعرفه جماهيرهم (نووی)

(شرح مسلم)

(ترجمہ) اگر لوگوں کو علم حساب کا مکلف ٹھہرایا جائے تو ان پر تنگی ہوگی اس صورت میں اصل بات کو چند لوگ ہی جانیں گے شریعت لوگوں کو اپنا تعارف اس طرح کراتی ہے کہ اسے سب لوگ جان لیں
بارہویں صدی کے مجدد حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں
امیین براء من العلوم المكتسبة (حجة اللہ بالغة ج ۱ ص ۸۸)
(ترجمہ) امیین سے مراد وہ لوگ ہیں جو محنت سے حاصل شدہ علوم سے بری الذمہ ہوں

آپ ایک اور جگہ لکھتے ہیں

مبنى الشرائع على الامور الظاهرة عند الاميين دون التعمق والمحاسبات النجومية بل الشريعة واردة باحمال
ذکرها وهو قوله صلى الله عليه وسلم انا امية امية (اليضاح ۲ ص ۴۷)
(ترجمہ) امیین کے ہاں شریعت کی بناء امور ظاہرہ پر ہے زیادہ غور و فکر اور ستاروں کے حساب پر نہیں بلکہ اس پر شرعی حکم موجود ہے کہ اسے نظر انداز کر دو اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ ہم امت امیہ ہیں

حضرت امام باقر کی پیشگوئی کن لوگوں کیلئے تھی

اب آپ ہی سوچیں کہ امام باقر کی پیشگوئی کن لوگوں کیلئے تھی عوام کیلئے یا خواص کیلئے؟ جو گرہن کی راتوں کو چاند کیلئے اور سورج کیلئے الگ الگ جانتے اور پہچانتے ہیں حضرت امام مہدی کیلئے یہ دو آسمانی نشان کن لوگوں کیلئے بتلائے جارہے ہیں؟ پیشگوئیوں کے اس اصول کے مطابق جو ہم نے ذکر کیا یہاں رمضان کی پہلی رات چاند کو گرہن لگنے کی خبر دی جارہی ہے اس پیشگوئی کے یہ الفاظ کہ جب سے خدا نے اجرام فلکی کا یہ نظام بنایا ہے ایسا کبھی واقع نہیں ہوا اس کی اور تائید کرتے ہیں واقعی چاند گرہن چاند کی پہلی تاریخ کو کبھی نہیں لگا اور نہ سورج گرہن کبھی وسط مہینہ میں لگا ہے ایسا جب بھی ہوگا پہلی دفعہ ہوگا

امت امیہ کے ہاں سورج گرہن کا عام تصور

امت امیہ کے ہاں سورج گرہن کا یہ عام تصور نہ تھا کہ یہ چاند کی ۲۷-۲۸-۲۹ تاریخ کو ہی لگتا ہے بلکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ زمین کے بڑے بڑے اہم واقعات پر لگتا ہے اتنے بے سمجھ تو وہ بھی نہ تھے کہ سمجھتے ہوں کہ زمین کے بڑے واقعات اور اہم حادثات چاند کی ۲۷-۲۸-۲۹ کو ہی واقع ہوتے ہیں دوسرے دنوں میں نہیں ایسا ہرگز نہیں انکا سورج گرہن کا یہ عام تصور بھی ہو سکتا ہے کہ امت امیہ حساب کی رو سے چاند اور سورج گرہن کی معینہ تاریخیں نہ جانتی ہو
آنحضرت کے زمانے میں بھی بعض لوگوں کا یہ خیال تھا کہ سورج گرہن زمین کے بعض اہم واقعات پر لگتا ہے یہ کوئی خاص تاریخوں کی بات نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم فوت ہوئے تو اتفاقاً سورج گرہن بھی لگا وہ اپنے خیال کے مطابق اسے اس سانحہ پر آسمانی آواز سمجھنے لگے یہاں تک کہ آپ نے انکی اصلاح فرمائی اور ارشاد فرمایا

ان الشمس والقمر من آیات الله لا ینخسفان لموت احد ولا لحياته

فاذا راتتموها فکبروا وادعوا الله وصلوا وتصدقوا یا امة محمد (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۹۶)

(ترجمہ) بیشک سورج اور چاند خدا کی قدرت کے نشان ہیں انہیں کسی کی موت کے باعث گرہن نہیں لگتا نہ یہ کسی کی آمد کا نشان ہیں جب تم چاند یا سورج میں سے کسی کو گرہن لگتا دیکھو تو اے امت محمدیہ ﷺ تم اللہ کی کبریائی بیان کرو واللہ تعالیٰ کو پکارو اور نماز پڑھو اور صدقہ دو
یہ حدیث جس سیاق میں وارد ہے اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ عرب میں عام لوگ چاند گرہن اور سورج گرہن کے فلکی نظام سے ناواقف تھے انہیں یہ تو پتہ تھا کہ چاند اور سورج کو گرہن لگتا ہے لیکن کیوں لگتا ہے وہ اس کے جغرافیائی اور ہیئت کے نظام سے واقف نہ تھے

حضور ﷺ کے زمانے کا کسوف

- (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات میں جو کامل سورج گرہن ہوا تھا محدثین اور مؤرخین کے نزدیک اس کی تاریخ متعین کرنا نہایت اہم ہے کیونکہ اسی دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا تھا وفات کے وقت حضرت ابراہیم کی عمر ۱۸ ماہ تھی۔
- (۲) مشہور ماہر فلکیات محمود پاشا مصری کی تحقیق کے پیش نظر اس کامل کسوف کی تاریخ سوموار ۲۷ جنوری ۶۳۲ء مطابق ۲۹ شوال ۱۰ صبح ساڑھے آٹھ بجے ہے
- (۳) احمد آباد شہر کے ایک ہندو پروفیسر کے حساب کی رو سے اسکی تاریخ منگل ۲۹ شوال ۱۰ھ مطابق ۲۸ جنوری ۶۳۲ء ہے۔
- (۴) مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی صاحب کا کہنا ہے کہ مذکورہ بالا بیان میں یہ اشکال ہے کہ ۲۷ جنوری ۶۳۲ء کو اتوار کا دن تھا سوموار کا نہیں اسی طرح ۲۸

جنوری ۶۳۲ء کو سوموار کا دن ہونا چاہیے منگل نہیں نیز جنوری میں سخت سردی پڑتی ہے اور صحیح روایات (ابوداؤد اور صحیح مسلم) سے پتہ چلتا ہے کہ یہ آفتاب گہن سخت گرمی کے موسم میں واقع ہوا تھا صلوة کسوف پڑھتے ہوئے بعض لوگ شدت گرمی سے بے ہوش ہو کر گر پڑے تھے انہیں ہوش میں لانے اور گرمی دور کرنے کی خاطر ان پر پانی ڈالا گیا تھا

کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم شدید الحر (رواہ مسلم عن جابر۔ فتح الملہم ج ۱ ص ۴۵۹)
(۵) مولانا بازی کے خیال میں اس کسوف کی تاریخ وقوع سوموار ۳ محرم مطابق ۲۸ اپریل ہے مدینہ منورہ میں عرض بلد کی کمی کی وجہ سے اپریل ہمارے ہاں کے جون یا مئی سے کم گرم نہیں ہوتا یا اس کی تاریخ وقوع اس سے قبل جمعرات ۲۹ ربیع الاول مطابق ۶ جون ۶۳۱ء ہوگی اس بیان کی تائید میں بعض وہ روایتیں پیش کی جاسکتی ہیں جن میں حضرت ابراہیم کی وفات ربیع الاول میں بتائی گئی ہے علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ ذکر جمہور اہل السیر انہ مات فی السنة العاشرة من الهجرة فقیل فی ربیع الاول وبہ جزم الواقدی وقیل فی رمضان وقیل فی ذی الحجة۔ (کتاب الرد علی المنطقیین لابن تیمیہ ص ۲۷۳)

اب پھر سے اصل موضوع کی جانب آئیے
حضرت امام باقر ان لوگوں کے سامنے یہ پیشگوئی فرما رہے تھے جو عوام تھے اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ سننے والوں کے ذہن میں رمضان کی پہلی رات سے کوئی رات مراد ہوگی اسے خواجوا گہن کی راتوں میں سے پہلی رات پر محمول کرنا اور اس وقت کے سب عوام کو نون ہیئت اور طبعی جغرافیہ جاننے والا سمجھنا منہ زوری کے سوا کچھ نہیں یہ ایک راہ دحل سے پیشگوئی کو اپنے اصل موضوع سے نکالنا ہے۔

رمضان کی پہلی رات چاند گرہن کیسے لگ سکے گا

چاند اور سورج گرہن چاند اور سورج اور زمین تینوں کے ایک خاص ہیئت میں آنے سے لگتے ہیں زمین کا سایہ جب چاند پر پڑتا ہے اور وہاں سورج کی روشنی نہیں پڑتی تو چاند گرہن لگا نظر آتا ہے جس ہیئت پر یہ تینوں اپنی اپنی گردش میں ہیں چاند گرہن تیرھویں چودھویں اور پندرھویں کو ہی لگ سکتا ہے اس کے خلاف کبھی نہیں ہوا اور سورج گرہن بھی ۲۷-۲۸-۲۹ تاریخوں پر ہی لگتا ہے ان کروں کی گردش اسی طرح چلی آ رہی ہے اب قیامت کے قریب اللہ تعالیٰ کی قدرت خاصہ سے کوئی اور سیارہ اس میں ایسے رخ پر آ جائے کہ چاند پر اس کا سایہ پڑے تو ممکن ہے کہ پہلی رات کا چاند نصف دکھائی دے اور یہ پہلی رات کا چاند گرہن ہو اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی دوسرا ستارہ اس مدار میں آ جائے اور اس کا سایہ چاند پر پڑے اور چاند کے تنے حصے پر سورج کی روشنی نہ اترے۔

قیامت کو جب سورج معرب سے طلوع ہوگا اور اس میں کبھی کسی نے شک اور تردد نہیں کیا تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ موجودہ نظام فلکی قیامت کے موقع پر بہت بدل جائے گا اسی طرح اگر ہم یہ مان لیں کہ امام مہدی خود علامات قیامت میں سے ہونگے تو ان کے وقت میں چاند کی پہلی رات چاند کو گرہن لگنا کوئی ناممکن بات نہ ہوگی گواہی کبھی نہ ہوا ہو جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان بنائے اور اس نظام فلکی کو قائم کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور نہ تک امام مہدی کا ظہور ہوا ہے۔

اس تمہید کی بعد ہم علی وجہ الباقین کہتے ہیں کہ یہ خسوف و کسوف جن کی خبر سنن دار قطنی میں دی گئی ہے کہ امام مہدی کے وقت میں ایک رمضان میں چاند اور سورج دونوں کو گرہن لگے گا اب تک ایسا نہیں ہوا ہے نہ زمین کے نظام فلکی میں اب تک کوئی تبدیلی ہوئی ہے مرزا غلام احمد کا یہ کہنا کہ تجھ پر یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے محض دھوکہ اور فریب ہے بلکہ اس پیشگوئی کا اب تک پورا نہ ہونا اس بات کا نشان ہے کہ امام مہدی ابھی تک نہیں آئے سو مرزا غلام احمد کا یہ دعویٰ بالکل غلط ہے کہ وہ مہدی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے برابر ہیں اسلام کی رو سے وہ شخص قطعاً مسلمان نہیں جو کسی پیغمبر کی توہین کرے مرزا قادیانی کہتا ہے۔

ایک منم کہ حسب بسارات آدم عیسیٰ کجاست تا بہ نہد یا بمنبرم
(ترجمہ) یہ میں ہوں جو بشارات کے مطابق آیا ہوں عیسیٰ بن مریم کہاں ہے جو میرے منبر پر پاؤں بھی رکھ سکے (میری برابری رکھ سکے)
مرزا قادیانی کا یہ بیان کفر ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلاشبہ تشریف پیغمبر تھے اور صاحب کتاب تھے ان کو اس طرح ذکر کرنے والا کیا اپنے لئے غیر تشریفی نبوت کا مدعی ہوگا یہ آپ فیصلہ کریں۔

جب تک دنیا ہے نظام فلکی سے ٹکراؤ ممکن نہیں

نظام فلکی میں سیاروں کی جو گردشیں ہیں اور ستاروں کی جو گزر رگا ہیں وہ شروع دنیا سے ایک ہی نہج پر چلی آ رہی ہیں یہ نظام فلکی ہر ۲۲۳ سال میں اپنا ایک دورہ مکمل کرتا ہے اور اس دورے میں جو کچھ ہوا وہی اگلی دورے میں ۲۲۳ سالوں میں پورا ہوتا ہے اس دنیا میں کئی مرتبہ

رمضان کی ۱۳ اور ۲۸ تاریخ کو چاند اور سورج گرہن ہوا ہے اور جب بھی لگے ہیں اس ۲۲۳ سال کے بعد اگلے دور میں پھر سے ایسا ہی ہوا ہے اور یہ نظام فلکی اسی طرح آج تک چلا آیا ہے جب سے دنیا قائم ہے نظام فلکی سے کوئی ٹکراؤ ممکن نہیں امام باقر کی پیشگوئی کے یہ الفاظ کیا بتاتے ہیں اس پر پھر ایک مرتبہ نظر کریں

لم تکنوا منذ خلق الله السموات والارض یہی ناکہ دنیا کے آخر میں ایک ایسا وقت آئے گا کہ نظام فلکی میں تبدیلی ہوگی کہ چاند گرہن پہلی رات کو لگے گا اور اگر یہ کبھی نہ ہوگا تو یہ پیشگوئی ہی جعلی ہے۔

رمضان کی ۱۳ (تیرہ) اور ۲۸ تاریخ کو پہلے کب کب چاند اور سورج کو گرہن لگے ہیں اسکی مفصل تاریخ آپ کو جناب مولانا سید ابوالاحمد رحمانی مونگیری کی کتاب دوسری آسمانی شہادت میں ملے گی البتہ چاند کی پہلی رات کو گرہن اب تک نہیں لگا اور اس پیشگوئی میں اسی کی خبر دی گئی ہے کہ ایسا ہوگا اب یہ معلوم نہیں کہ یہ کب ہوگا۔ والغیب عند الله تعالى

کسوف و خسوف کی اصل حقیقت کیا ہے؟

امام باقر کی یہ پیشگوئی بتاتی ہے کہ ان دو تاریخوں کا گرہن حیات مہدی کا نشان ہوگا کہ اب یہ دو مہدی ہی اب دیکھنا یہ ہے کہ اسلام میں چاند گرہن یا سورج گرہن کیا واقعی کسی کی زندگی کا نشان ہو سکتے ہیں اسکا جواب نفی میں ہے حضور خاتم النبیین ﷺ کی یہ حدیث ہم اوپر پیش کر آئے ہیں جس میں آپ نے فرمایا یہ چاند سورج اللہ کی قدرت کے نشان ہیں یہ کسی کی موت و حیات کے نشان نہیں بن سکتے

ان الشمس والقمر آیاتین من آیات الله لا ینخسفان لموت احد والاحیاء (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۹۶)

یہ حدیث ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور دیگر کئی صحابہ سے مروی ہے اور اسے امام بخاری نے اپنی صحیح کے جلد ۱ ص ۴۲ پر..... امام مسلم نے صحیح مسلم کے ج ۱ ص ۲۹۵..... امام ابوداؤد نے اپنی سنن کے ج ۱ ص ۷۶ پر..... امام نسائی نے اپنی سنن کے ج ۱ ص ۲۱۳ پر اسے نقل کیا ہے اب اس کے مقابل میں ایک انتہائی کمزور سند والی روایت کو امام باقر کے نام پر پیش کرنا اور وہ بھی حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح ارشاد کے ٹکراؤ میں..... اور پھر ایسے الفاظ میں جن کا پرانے نظام فلکی سے بھی کھلا ٹکراؤ ہو کسی صاحب علم اور خوف خدا رکھنے والے کا کام نہیں ہو سکتا یہ حرکت وہی کرے گا جو خوف خدا اور آخرت سے بے گانہ ہو جائے

مرزا غلام احمد کے دجل و فریب کیلئے اگر ہم کوئی اور دلیل نہ بھی دیں صرف اسکے اس روایت سے استدلال کرنے کو ہی لوگوں کے سامنے لائیں تو قادیانیت کے تابوت میں آخری میخ ثابت ہوگی۔ (انشاء اللہ العزیز)